www.naqshbandiaowaisiah.com

ماھنامہ

المرشد

قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی

القرآن الکریم

ترجمہ

وہ فلاح پا گیا جس نے تزکیہ کرلیا اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا پھر نماز کا پابند ہو گیا۔

الله رسول محمد

نومبر
2005

قدرتی آفات اور ہمارا کردار......!

www.naqshbandiaowaisiah.com

ماہنامہ
المرشد

بانی: حضرت العلام مولانا اللہ یار خانؒ مجدد سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ

سرپرست: حضرت مولانا محمد اکرم اعوان مدظلہ العالی شیخ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ

نومبر 2005ء شعبان/رمضان

جلد نمبر 27 * شمارہ نمبر 4

مدیر
چودھری محمد اسلم

جوائنٹ ایڈیٹر: ضمیر حیدر

سرکولیشن مینیجر: رانا جاوید احمد

کمپیوٹر ڈیزائننگ اینڈ لے آؤٹ
رانا شوکت حیات، محمد ندیم اختر

قیمت فی شمارہ 25 روپے

LRL # 41

فہرست مضامین

1-اداریہ	محمد اسلم	03
2- کلام شیخ	سیماب اویسی	04
3-اقوال شیخ	امیر محمد اکرم اعوان	05
4-زلزلہ ..... ہمیں کیا کرنا چاہیے	امیر محمد اکرم اعوان	06
5-توبہ گناہ سے رک جانے کا نام ہے	امیر محمد اکرم اعوان	14
6-ذمہ داری اور اس کا احساس	امیر محمد اکرم اعوان	21
7- سوال و جواب	امیر محمد اکرم اعوان	30
8- گوشہ خواتین	انتخاب	37
9-طب وصحت (سلسلہ وار)	ڈاکٹر محمد اقبال ظفر	39
10-ریاضی وقرآن	سعدیہ زیب	42
11-تبصرہ حیات طیبہ	وقار المصطفیٰ اویسی	43
12- پاک فوج کے جی دار جوان	عبدالقادر حسن	44
13- مکتوبات سلسلہ وار	حضرت العلام مولانا اللہ یار خانؒ	46
14-غبار راہ سلسلہ وار	امیر محمد اکرم اعوان	49
15-طریق السلوک سلسلہ وار	آسیہ اسد اعوان	52
16-اسلام کی چار بنیادیں	ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ	55

بدل اشتراک

پاکستان	250	روپے سالانہ
بھارت/سری لنکا/بنگلہ دیش		
مشرق وسطیٰ کے ممالک	100	ریال
برطانیہ-یورپ	35	اسٹرلنگ پاؤنڈ
امریکہ	60	امریکن ڈالر
فار ایسٹ اور کینیڈا	60	امریکن ڈالر

انتخاب جدید پریس-لاہور 042-6314365

ناشر-پروفیسر عبدالرزاق

رابطہ آفس = ماہنامہ المرشد ’اے-ٹی-ایم-بلڈنگ‘ پل کوریاں‘ سمندری روڈ‘ فیصل آباد-فون 041-668819

Web.Site : www.alikhwan.org.pk E.Mail : info@alikhwan.org.pk

سرکولیشن آفس = ماہنامہ المرشد‘ اویسیہ سوسائٹی‘ کالج روڈ ٹاؤن شپ‘ لاہور-فون 042-5182727

www.naqshbandiaowaisiah.com

"قرآن حکیم کو اس نیت سے پڑھو کہ میرا پروردگار مجھ سے باتیں کر رہا ہے"۔

اچھوتے انداز اور منفرد طرزِ تحریر کی حامل

تفسیر قرآن حکیم اسرار التنزیل سے اقتباس

عاد و ثمود کی تباہی کا سبب یہ تھا کہ ان کے پاس پے بہ پے اللہ کے رسول آئے اور یہ پیغام پہنچاتے رہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ عبادت سے مراد مکمل اطاعت بھی ہے محض نماز و روزہ ہی نہیں بلکہ نظام حیات اور طرز عمل بھی شامل ہے اور یہی بات سب کو مشکل لگا کرتی تھی چنانچہ کہنے لگے کہ انسان تو کوئی ہم سے بہتر نہیں سوچ سکتا ہاں اگر اللہ کو منظور ہوتا اور اسے ہمارا طریقہ پسند نہ ہوتا جو انسانوں میں سب سے اعلیٰ ہے تو وہ فرشتے روانہ کرتا غالباً وہ کوئی بہتر معاشرت یا سیاست یا نظام عدل بیان کرتے ورنہ جو کچھ آپ کہتے ہو ہم اسے تو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور عاد تو ناحق اکڑے ہوئے تھے متکبرانہ انداز میں بولے بھلا ہم سے بھی کوئی طاقتور ہوگا جس کے عذاب سے ہمیں ڈراتے ہو اور یہ تک نہ سمجھے کہ جس نے انہیں پیدا کیا ہے اور ایک طاقتور قوم بنایا ہے بھلا خود اس کی طاقت کس قدر عظیم ہوگی بلکہ عقلی اور علمی اعتبار سے جانتے تھے صرف ضد میں آ کر ماننے سے انکار کیے ہوئے تھے۔ لہٰذا ہم نے ان پر بڑے زوروں کی ہوا مسلط کر دی کہ اب ان کے بُرے دن آ چکے تھے۔ کوئی بھی دن منحوس نہیں ہے یہاں مراد ان کے زندگی کے وہ ایام ہیں جو ان کی بداعمالی کے باعث ان کے لئے منحوس ثابت ہوئے اور یہ عذاب انہیں دنیا میں سزا دے کر ذلیل و خوار کرنے کے لئے تھا کہ آخرت کا عذاب تو بہت ہی بڑی رسوائی کا سبب بھی ہوگا اور وہاں کوئی ان کی مدد بھی نہ کر سکے گا۔ ہم نے ثمود کو راستہ دکھایا مگر انہوں نے حق کے راستے پر چلنے کی بجائے اپنے اندھے پن اور ظالمانہ رویے پہ اصرار کیا اور اسے پسند کر لیا چنانچہ ان پر اس قدر تباہی اور ذلت آ پڑی یہ سب ان کے کردار کا نتیجہ تھا۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

اداریہ

8اکتوبر 2005 کو ہم ملکی تاریخ کے بدترین حادثے کا شکار ہوئے۔ اندازاً ایک لاکھ کے قریب مخلوق خدا ٹنوں ملبے تلے دفن ہوگئی۔ بے شمار عورتوں کا سہاگ اُجڑا لاکھوں بچے والدین کی شفقت ومحبت سے محروم ہوئے اور کثیر تعداد کو پھول ایسے نونہالوں کی اذیت ناک موت کا درد برداشت کرنا پڑا۔ ہنستے بستے اور سجے سنورے شہر کھنڈرات میں تبدیل ہوئے اور رواں دواں زندگی منجمد ہو کر رہ گئی۔

جدید ذرائع ابلاغ کے معاشرے پر منفی اثرات اگرچہ بے حد ضرر رساں بھی ہیں مگر اس مقام پر میڈیا کی ضرورت واہمیت واضح ہوئی کہ ساری دنیا نے تباہی وبربادی کے مناظر بچشم خود دیکھے۔ ابتداً پوری قوم پر سکتے کی کیفیت طاری ہوئی مگر اللہ کا شکر ہے کہ ہم ایک زندہ اور غیور قوم کی طرح متحد ہو چکے ہیں۔ قوم کا بچہ بچہ مضطرب ہے' امدادی کارروائیوں کے لئے ہر ممکن کوشش جاری ہے اور اندرونی وبیرونی امداد بھی جمع ہو رہی ہے۔ امتحان کی اس گھڑی میں مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد انتہائی ضروری اور بہت بڑا کام ہے مگر اصل کام نہیں ہے۔ اصل کام غور وفکر کرنا' عبرت پکڑنا اور سچی توبہ کے ساتھ رب العالمین کی بارگاہ میں واپس آ کر آئندہ کے لئے دنیا کو اس نوعیت کی تباہی سے محفوظ رکھنے کا سامان کرنا ہے۔ اس کے لئے یہ جان لینا بھی ازبس ضروری ہے کہ حالیہ تباہی وبربادی کا اصل ذمہ دار کون ہے؟

امیر المکرم مولانا محمد اکرم اعوان مدظلہ نے اس اہم سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا .... "دنیا کا نظام انسانی کردار سے بہت زیادہ مربوط ہے۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں' جو کچھ کرتے ہیں' ہمارا قول وفعل ماحول پر ایک اثر مرتب کرتا ہے جس سے پوری فضا' پوری کائنات متاثر ہوتی ہے۔ جب اعمال خراب ہوتے ہیں' کردار بگڑتے ہیں اور ظلم عام ہوتا ہے تو اس کے نتیجے میں کوئی نہ کوئی مصیبت ضرور آتی ہے ...."

آج کے انفرادی اور اجتماعی کردار پر ایک لحظ غور کیا جائے تو یہ حقیقت واضح نظر آتی ہے کہ ہم بحیثیت قوم بگاڑ کے آخری درجہ پر کھڑے ہیں۔ گویا حالیہ تباہی وبربادی ہماری بداعمالیوں کا نتیجہ اور ہمارے کردار کا ثمر تھی۔ من حیث القوم حکمران سے لے کر عام آدمی تک ہر ایک کو زلزلہ زدگان کی ہر ممکن مدد کے ساتھ ساتھ اپنے کردار وعمل پر نظر ثانی کے بعد اصلاح احوال کی مقدور بھر کوشش کرنا ہوگی ورنہ تاریخ میں رقم ہو جائے گا کہ ہم اس قدر عظیم حادثے کے مقصد کو پانے میں ناکام رہے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

کلامِ شیخ

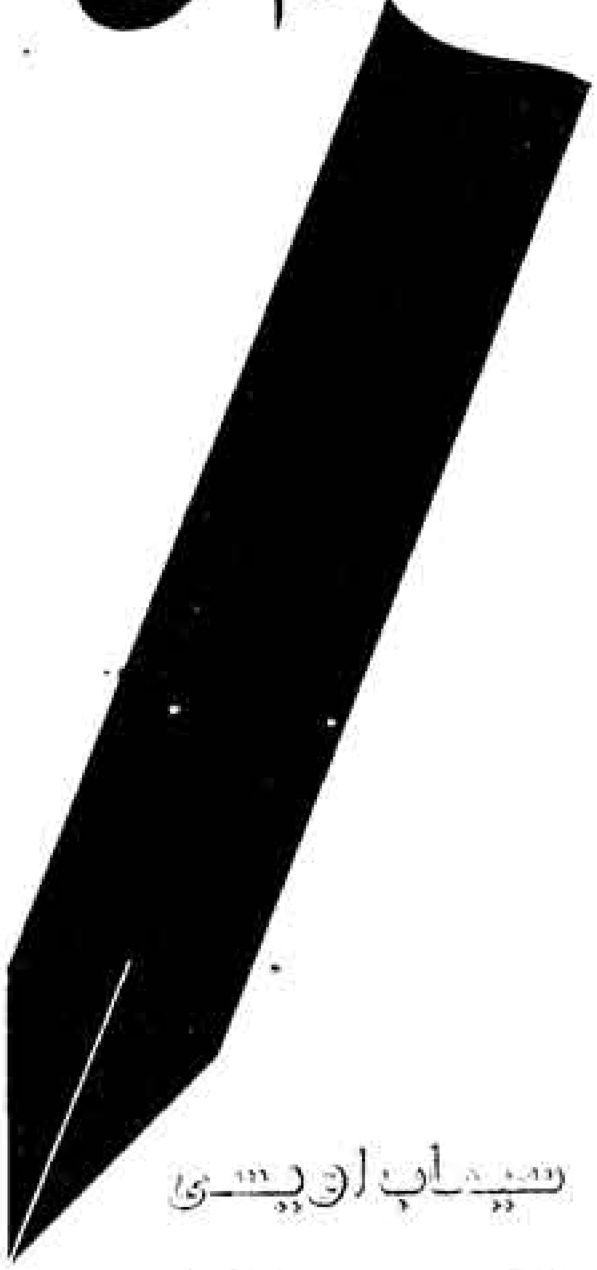

سیماب اویسی

امیر محمد اکرم اعوان، سیماب اویسی کے قلمی نام سے شاعری کرتے ہیں۔ آپ کے کلام کے مندرجہ ذیل مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔

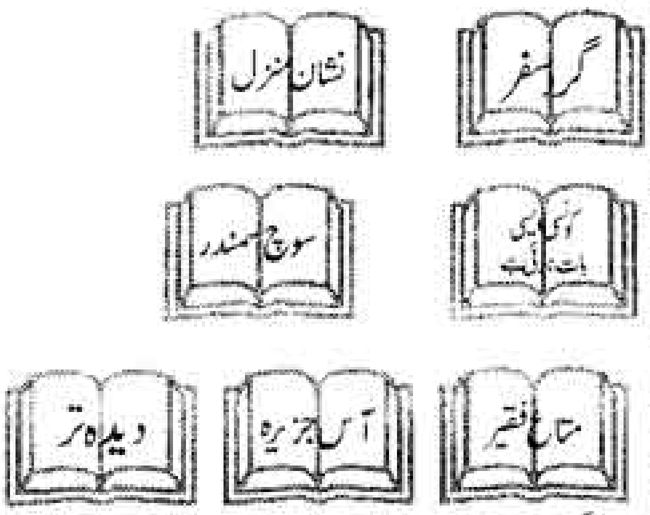

آپ کی شاعری کیا ہے؟

فرماتے ہیں:-

''میری شاعری میری کیفیات اور میرے جذبات کے اظہار کے علاوہ کچھ نہیں۔ یہ اشعار کیسے ہیں؟ ان کا معیار کیا ہے بلکہ یوں کہیے کہ یہ اشعار ہیں یا نہیں اس کی مجھے خبر نہیں اس لئے کہ میں نے یہ فن سیکھا ہے اور نہ اس کے اسرار و رموز۔ میں نے بہت سیکھا یا کم سب کچھ محض اپنے عظیم شیخ کی توجہ اور نگاہ کا حاصل ہے۔

اگر ان اشعار میں واقعی کوئی کمال نظر آئے تو یہ اللہ کی عطا اور شیخ المکرم کا فیضِ نظر ہے اور اس کے سارے سقم کی ذمہ داری میری کمزوریوں کا نتیجہ ہے۔

اللہ کرے میں جو چاہتا ہوں وہ کہہ سکا ہوں اور جو کہہ گیا ہوں وہ کسی کی سمجھ میں آسکے تو میں نے اپنا مقصد حاصل کر لیا کہ بندہ صرف بات پہنچا سکتا ہے باقی سب توفیقیں اللہ کو ہیں۔''

جہانِ تمنا

تمناؤں کا اپنا اک جہاں ہے
یہ ندی ہے جو گلشن میں رواں ہے
اگر دیکھو کبھی موسم یہاں کے
یہاں کا ایک اک لمحہ جواں ہے
اسی میں اک گل امید بھی ہے
جہاں میں اور ایسا گل کہاں ہے
خزاں اس باغ میں آتی نہیں ہے
یہ گوشہ اس کی آنکھوں سے نہاں ہے
الگ سورج ہے اس دنیا کا اپنا
ہے اپنا چاند اپنی کہکشاں ہے
حسیں دن ہیں نرالی صبح اس کی
جواں سے شام اس کی شب جواں ہے
بہت کرتا تھا باتیں اس نگر کی
کہیں سیماب کا بھی گھر یہاں ہے

www.naqshbandiaowaisiah.com

اقوالِ شیخ

☆...... جب توبہ قبول ہوتی ہے تو توفیق عبادت نصیب ہوتی ہے' اللہ کی حمد وثنا کرنے کی توفیق ملتی ہے اور ایک کیفیت نصیب ہوتی ہے

☆...... جہاں ہمیں خون دینا چاہئے تھا وہاں ہم بوسے دیتے ہیں اور جہاں ہمیں گردن کٹانی چاہئے تھی وہاں ہم سجدے کرتے ہیں

☆...... دنیا میں رہتے ہوئے کفر کا مقابلہ کرنے کا حکم ہے' کفر اور منافقت کے ساتھ چلنے کا نہیں۔

☆...... آج سب سے بے کس اسلام ہے کہ جو بندہ کسی پڑوسی کی نافرمانی نہیں کر سکتا وہ سڑک پر کھڑا ہو کر اللہ کی نافرمانی کر سکتا ہے۔

☆...... اگر عملی زندگی کی اصلاح نہیں ہو رہی تو مراقبات ومشاہدات آپ کے تصورات ہیں' ان کی حقیقت کوئی نہیں۔

☆...... قرآن حکیم کی ڈھائی ہزار تفاسیر آج تک طبع ہو چکی ہیں اور جو طبع نہیں ہو سکیں اُن کی تعداد کوئی نہیں جانتا۔

☆...... قرآن حکیم کا ایک ایک لفظ صدیوں کا زنگ دل سے اتار سکتا ہے' لاکھوں گناہوں کی بخشش کا سبب بن جاتا ہے' ایک ایک لفظ نجات کا سبب بن جاتا ہے لیکن تب جب اس کی عظمت کا احساس ہو اور اسے پوری توجہ سے سنا جائے۔

☆...... جب کسی کے دل میں خلوص کے ساتھ طلب الٰہی پیدا ہو جاتی ہے تو اللہ کریم اُسے کسی ایسے بندے سے ملا دیتا ہے جس کا سینہ روشن ہوتا ہے اور جو اس کا سینہ روشن کر دیتا ہے۔

☆...... شیطان بھی اقرار کرتا ہے کہ جو اپنے آپ کو خلوص سے تیرا بندہ سمجھے گا میں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

☆...... روئے زمین پر فساد کا ایک بہت بڑا سبب ہماری مصلحت اندیشیاں بھی ہیں۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

زلزلہ .... ہمیں کیا کرنا چاہیے!

جب اعمال خراب ہوتے ہیں' کردار بگڑتے ہیں اور ظلم عام ہوتا ہے تو اس کے نتیجے میں کوئی نہ کوئی مصیبت ضرور آتی ہے۔

یہ عذاب نہیں ہے' ہاں تنبیہ ضرور ہے کہ لوگوں کو سمجھ آئے کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں اس کی اصلاح کرنی چاہیے' ہمیں واپس آنا چاہیے' ہمیں اپنے کردار سے لے کر ایمان اور سوچوں تک کو درست کرنا چاہیے۔

حالیہ صورت حال پر امیر محمد اکرم اعوان مدظلہ کا تازہ ترین

خطاب

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی حبیبہ وآلہ واصحابہ اجمعین

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیمo

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیمo

ظھر الفساد فی البرو لبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقھم بعض الذی عملوا لعلھم یرجعونo الروم آیت نمبر ۴۰

اللّٰھم سبحنک لا علملنا الا ماعلمتنا انک انت العلیم الحکیمo

رب اشرح لی صدریoویسرلی امریoواحلل عقدۃ من لسانیo یفقھوا قولیo

مولای صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک من زانت بہ العصروا

پوری قوم کو حالیہ زلزلے نے ہلا کے رکھ دیا ہے اور اس پر ایک عجیب بات جو سننے میں آئی ہے جو ٹیلی ویژن پر بھی زیر بحث رہی وہ یہ تھی کہ کیا یہ عذاب الٰہی ہے؟

یہاں میں یہ بات عرض کرتا چلوں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے جو جو فضائل ارشاد فرمائے ہیں ان میں ایک فضیلت حضور کی یہ ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت کے بعد اجتماعی عذاب اٹھا لئے گئے اور جس طرح پہلے قوموں کی قومیں مسخ ہو جاتی تھیں' غرق ہو جاتی ہیں یا تباہ ہو جاتی ہیں وہ سلسلہ اب روئے زمین پر کہیں بھی نہیں ہوگا۔

یہ زلزلے ہوں' سمندری طوفان ہوں یا قوموں اور ملکوں کی جنگیں ہوں یا خانہ جنگی ہو اس کو قرآن حکیم نے اس انداز سے لیا ہے کہ وقتاً فوقتاً لوگوں کو تنبیہ کی جاتی ہے اور اس لئے کی جاتی ہے کہ ممکن ہے اُن کے توبہ کرنے کا' واپس آنے کا سبب بن جائے' یہ درست ہے کہ جب اعمال خراب ہوتے ہیں' کردار بگڑتے ہیں اور ظلم عام ہوتا ہے تو کوئی نہ کوئی مصیبت اس کے نتیجے میں ضرور آتی ہے۔ یہ بالکل اس طرح ہے

www.naqshbandiaowaisiah.com

جیسے کہ آدمی کھانے میں بدپرہیزی شروع کر دیتا ہے' غلط ملط کھاتا ہے تو کوئی نہ کوئی بیماری بالآخر وجود میں پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ اس کھانے کی جو بدپرہیزی ہے اس کا پھل ہوتا ہے' ثمر ہوتا ہے! اسی طرح جب عمومی کردار بگڑتے ہیں' اخلاقیات اپنی حدود سے متجاوز ہو جاتی ہیں' ایمانیات میں کمی آتی ہے' لوگوں میں طمع یا لالچ بڑھ جاتا ہے اور مظلوموں کو انصاف نہیں ملتا تو یہ ویسی صورت حال بنتی ہے کہ یہ بالکل ایک ویسا نظام ہے جیسا ایک فرد کا ہے وہی ایک قوم کا ہے' ملک کا ہے' تو اس کے نتیجے میں اس طرح کی صورت حال پیدا ہوتی ہے اور یہ ایک تنبیہ ہوتی ہے جس طرح مریض کو جب وہ طبیب کے پاس پہنچتا ہے تو وہ اس کو بتاتا ہے کہ بھئی! تم نے یہ بدپرہیزی کی' آپ نے یہ چیزیں غلط کھائیں' ان کا کھانا چھوڑ دیں یا کم کر دیں' اپنی غذا کو متوازن کریں یا اس کے بدلے یہ یہ چیزیں کھائیں۔ تو ایک مریض جب پرہیز کرتا ہے تو اللہ اسے شفا دے دیتا ہے۔ اسی طرح جب قوموں کے مزاج بگڑتے ہیں تو تنبیہ کے لئے ظہر الفساد فی البر والبحر ○ خشکی میں' سمندروں میں فساد پیدا ہوتا ہے' سمندروں میں طغیانی آتی ہے' سمندروں میں جنگیں ہوتی ہیں' سمندروں میں لوگ غرق ہوتے ہیں' زمین پر لڑائیاں لگتی ہیں اور اسی طرح سے خطرات کے طوفان بپا ہوتے ہیں کہیں زلزلہ آتا ہے' کہیں آتش فشاں پھٹتا ہے تو اللہ کریم فرماتے ہیں کہ یہ بھی انسانی کردار کا ایک اثر ہوتا ہے لذیقھم بعض الذین علموا یہ کوئی اجتماعی عذاب نہیں ہوتا اور نہ ہی سارے کردار کا احتساب کر کے کوئی اس کی سزا دے دی جاتی ہے بلکہ لذیقھم بعض الذین عملوا کہ ان کے بعض کرتوتوں کا ثمر انہیں چکھایا جائے' ان کے بعض کرتوتوں کا نتیجہ ان کے سامنے کیا جائے۔ اس سے مقصد تباہی و بربادی نہیں ہوتا مقصد یہ ہوتا ہے لعلھم یرجعون تاکہ انہیں توبہ کی توفیق نصیب ہو اور وہ بالکل اسی طرح جس طرح مریض بدپرہیزی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور پرہیز اختیار کرتا ہے اسی طرح لوگ اپنے کردار کی اصلاح کریں اور اللہ کی بارگاہ میں' اللہ کے حضور میں واپس آجائیں۔ دنیا کا نظام انسانی کردار سے بہت زیادہ مربوط ہے ہم جو کچھ کہتے ہیں' ہم جو کچھ کرتے ہیں' ہمارا قول ہو یا ہمارا فعل یہ ایک اثر پیدا کرتا ہے جس سے پوری فضا متاثر ہوتی ہے' پوری کائنات متاثر ہوتی ہے۔ اب اگر اجتماعی طور پر ہم جھوٹ بولنا شروع کر دیں (اللہ کریم اس سے بچائے) تو ایک تاریکی یا ایک ظلمت یا اس کا ایک منفی نتیجہ وہ آہستہ آہستہ پوری فضا میں پھیلتا چلا جائے گا۔ ایک بڑی جھیل میں اگر ایک چھوٹا سا کنکر بھی پھینکیں تو وہ لہریں بہت دور تک جاتی ہیں' ہلکے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر قومیں شروع ہو جائیں کہ وہ چھوٹے چھوٹے کنکر پھینکنا شروع کر دیں تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا؟ تو اگر اس سے بڑھ کر قتل عام شروع ہو جائے' خانہ جنگی شروع ہو جائے' ظلم اور زیادتی شروع ہو جائے' عین عالم جنگ میں بھی معابد کے تحفظ کا حکم دیا گیا حتی کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمان افواج کو کفار کی عبادت گاہوں پر بھی چھیڑ چھاڑ کرنے سے منع فرمایا اور اُن لوگوں کو بھی چھیڑنے سے منع فرمایا جو عبادت گاہوں میں موجود ہوں خواہ وہ وہاں بت پوج رہے ہوں یا اپنے عقیدے کے مطابق کوئی بھی عبادت کر رہے ہوں تو اُن کو نہ چھیڑا جائے۔

اب آپ اس کا اندازہ کیجئے اور آج کے حالات کا اندازہ کیجئے کہ وہ مساجد جن کے بارے ارشاد ہوتا ہے کہ ان المساجد للہ تمام مسجدیں صرف اللہ کی ہیں۔ اگر ہم یہیں سے شروع کر دیں تو ہمیں پہلے تو اللہ کی مسجد ڈھونڈنا دشوار ہو جاتا ہے۔ کوئی کسی فرقے کی ہے' کوئی کسی طبقے کی ہے' کوئی کسی محلے کی ہے' ہر ایک کی ایک ملکیت ہے وہ چاہتے ہیں تو وہاں نماز ادا کرنے کی اجازت دیتے ہیں' نہیں چاہتے تو نماز ادا کرنے کی بھی اجازت نہیں دیتے! یہ تو ایک زمانے سے آ رہا ہے اور اس سے آگے بڑھ کر مساجد میں ان لوگوں کو بھی جو اللہ کے حضور دست

[illegible] میں شہید کر دیا جائے [illegible] جاتی ہیں [illegible] ما کان لہم ان یدخلوھا الا خائفین ○ زیب نہیں دیتا کہ وہ انہیں بھی زیب نہیں دیتا [illegible] مسجد میں داخل ہوں [illegible] اللہ کی عظمت اور جلال سے لرزاں و ترساں نہ ہوں۔ یہ اللہ کا دربار ہے اللہ کی بارگاہ ہے اور عظمت الٰہی کو سامنے رکھ کر اپنی کمزوری اور اپنی بے مائیگی کو سامنے رکھ کر وہاں اس حال میں جانا چاہئے کہ آدمی کے چلنے مشکل ہو جائیں اور ایک ایک قدم سے عظمت الٰہی ٹپک رہی ہو۔ اب یہ کہ کوئی وہاں جا کر گولیاں چلائے اور نمازیوں کو شہید کر دے۔ اسی طرح لین دین میں جب بداعتدالی اور بددیانتی ہوتی ہے کہ آپ قیمت پوری لے لیتے ہیں چیز خراب دے دیتے ہیں بلکہ آپ تو اکثر یہ دیکھا گیا کہ قیمت پوری سے بہت زیادہ وصول کر لی جاتی ہے اور جو چیز دی جاتی ہے وہ صحیح سے بہت کم ہوتی ہے یا اس میں ملاوٹ ہوتی ہے۔ اسی طرح اخلاق و کردار ہے بڑے کی عزت، چھوٹے سے شفقت اور انسانیت سے انس انسان تو بنا ہی انس سے ہے اور انس جو ہے یہ محبت جو ہے یہ پوری انسانیت کے لئے عام ہے۔ امت مرحومہ کو اللہ کریم نے تمام امتوں پہ جو گزر چکی ہیں فضیلت دی۔ آنے والی امت تو کوئی ہے نہیں سب امتیں پہلے گزر چکی ہیں اور آپ ﷺ آخری نبی اور رسول ہیں اور آپ کی امت آخری امت ہے۔ وما کنتم خیر امتہ تمام امتوں میں تم بہترین امت ہو خیر امتہ کس لئے ہو؟ اخرجت للناس تمہیں اس لئے کھڑا کیا گیا ہے کہ تم دوسروں کے لئے جیتے ہو، دوسروں کے کام آتے ہو، پوری انسانی کی بہتری اور فلاح کا سوچتے ہو۔ زمانہ قدیم سے یہ تصور چلا آرہا تھا جنگ کا۔ اسلام نے اس میں بھی خوبصورت موڑ دیا اور جنگ سرے سے ختم کر دی! کوئی کسی پر آئندہ جنگ مسلط نہیں کرے گا۔ جنگ کے بدلے اسلام نے ایک نیا تصور دیا جس کا نام "جہاد" ہے۔ جہاد اور جنگ میں فرق یہ ہے کہ جنگ ہوتی تھی اگلے کو دشمن سمجھ کر اسے چھینے کے لئے، اُسے تباہ کرنے کے لئے، اُس کے مالی وسائل تباہ کرنے کے لئے، اُس کی سیاسی صورتحال تباہ کرنے کے لئے اور اُسے اس حد تک پہنچانے کے لئے کہ آئندہ مقابلے کے لئے سر نہ اٹھا سکے۔ جہاد اس کے بالکل خلاف ہے، جہاد بنیادی طور پر جس سے جہاد کیا جاتا ہے اُس سے اگلے کی بھی بھلائی مقصود ہوتی ہے اس میں کوئی ظالم ہے تو اسے ظلم سے روکنے کے لئے، کوئی خلق خدا کو تنگ کر رہا ہے، اُن کا ایمان خراب کر رہا ہے، اُن پر زیادتی کر رہا ہے انہیں گمراہ کر رہا ہے تو اس کو اس سے روکنے کے لئے طاقت استعمال کی جائے لیکن اگر وہ عین حالت جنگ میں بھی اعلان کر دے کہ میں اپنی بُری حرکتوں سے باز آتا ہوں تو تلوار رک جائے گی کہ کسی کو قتل کرنا مقصود نہیں، مقصد یہ ہے کہ انسانیت پر جو افراد ظلم توڑ رہے ہیں اُن کا ہاتھ روکا جائے اور مظلوموں کو ظلم سے بچایا جائے۔ اس کے بعد وہ اسلام قبول کرتے ہیں یا نہیں یہ معاملہ اُن کا ذاتی ہے کسی کو گن پوائنٹ پر یا بزور شمشیر اسلام قبول کرنے کے لئے مجبور نہیں کیا جائے گا۔ انسانی حقوق سب کے ہیں خواہ وہ دنیا کے کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہے یا خواہ اُس کا کوئی مذہب بھی نہیں وہ انسان ہے تو اس کے انسانی حقوق بحال ہیں۔ اسلام سب کو انسانی حقوق دیتا ہے، بنیادی طور پر زندہ رہنے کا حق ہے، اُس کی خوراک اور غذا کے اہتمام کا حق ہے، اُس کی عزت کو محفوظ کرنا، رہنا یا رکھنا اُس کا حق ہے، اُس کے بچوں کا حق ہے کہ انہیں بھی تعلیمی سہولتیں فراہم کی جائیں، اُس کے مال کا تحفظ تو یہ سارے حقوق اُن لوگوں کے لئے بھی ہیں جو صرف انسان ہیں اور انسانی حقوق اسلام نے سب کو دیئے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان ہے تو اُس کے تو حقوق بہت زیادہ ہیں، اُس کا احترام، اُس کی عزت، اُس کی آبرو، اُس کی ذاتی حیثیت اسلام میں بہت قابل احترام ہے۔ پھر عام انسانی اخلاق کے لئے بھی یہ حکم ہے کہ جس کسی نے کسی

ایک فرد کو قتل کیا اس نے گویا ساری انسانیت کو قتل کیا۔ قتل کرنے کا نتیجہ اتنا بڑا بتایا گیا ہے کہ ایک انسان کا قتل روزِ محشر انسانیت کا قتل ہوگا۔ جو ظلماً کیا جائے گا۔ اگر ظلماً کسی کو قتل کیا گیا ہے تو روزِ محشر پرسش یہ ہوگی کہ وہ ساری انسانیت کا قاتل ہے' کل کا قاتل ہے' انسان جزء ہے انسانیت کا۔ تو بروقت بتا دیا گیا اب اس ساری صورتحال کو سامنے رکھ کر دیکھیں گے تو اندازہ فرمائیں گے کہ ہمیں کرنا کیا چاہئے' عالمِ انسانیت کو کیا کرنا چاہئے' اس میں مسلمان کا کردار کیا ہونا چاہئے اور ہم کیا کر رہے ہیں کس طرف جا رہے ہیں۔ کیا آج میں آج مسلمان کو مسلمان سے محبت ہے؟ کیا مسلمان' مسلمان کا قتل نہیں کرتا؟ کیا مسلمان' مسلمان کی آبرو کا تحفظ کرتا ہے؟ کیا مسلمان' مسلمان کے مال کو لوٹ نہیں رہا؟ کیا تجارت میں ہم ایک دوسرے کو دھوکا نہیں دے رہے؟ کیا ہم کھرے ہیں لین دین کے معاملے میں؟ تو جب یہ سب چیزیں خراب ہوتی ہیں تو ہر خرابی کا ایک اثر کائنات میں پھیلتا ہے۔ جس طرح سائنسدانوں کی تحقیق ہے کہ مختلف گیسز زیرِ زمین جمع ہوتی ہیں تو اُن سے دھماکہ ہوتا ہے یا آگ بنتی ہے' وہ پھٹتی ہے' یا لاوہ بنتا ہے اور کہیں آتش فشاں پھٹ جاتا ہے' کہیں زیرِ زمین دھماکہ ہوتا ہے اور اس سے زلزلہ آجاتا ہے' کہیں سمندر میں ہوتا ہے تو اُس سے طغیانی اور سمندری طوفان آجاتے ہیں تو اسی طرح جس طرح وہ گیسز اکٹھی ہوتی ہیں اسی طرح انسانی کردار کے اثرات بھی جمع ہوتے ہیں اور پھر کہیں نہ کہیں وہ پھٹ پڑتے ہیں۔ اب یہ کہنا کہ یہ عذابِ الٰہی تھا۔ میں نے یہ بھی سنا بعض لوگوں نے کہا کہ یہ الیکشن میں دھاندلی ہوئی اس لئے عذاب آگیا۔ بھئی! کتنی عجیب بات ہے کہ الیکشن میں جو لوگ منتخب ہوئے وہ تو تخت و تاج پر سریرآرا ہیں اور جو غریب دور دراز بیٹھے تھے وہ مر گئے یہ پھر عجیب قسم ہے عذاب کی کہ جن لوگوں کو آپ غلط کہہ رہے ہیں وہ تو ٹھیک ہیں اور جنہیں اس بات کی خبر بھی نہ تھی وہ مارے گئے! یہ عذاب نہیں ہے' ہاں تنبیہ ضرور ہے' انتباہ ضرور ہے کہ لوگوں کو سمجھ آئے کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں اس کی اصلاح کرنی چاہئے' ہمیں واپس آنا چاہئے' ہمیں اپنے کردار سے لے کر اپنے ایمان اور سوچوں تک کو درست کرنا چاہئے اور یہ بہت بڑی نعمت ہے اللہ کریم کی۔ انسان اپنے تمام علم کے باوجود انسان اپنی تمام دانش کے باوجود' انسان اپنی تمام توانائیاں صرف کر کے بھی عظمتِ رسول اللہ ﷺ کی انتہا کو نہیں پا سکتا۔ اب کیسے پا سکے گا کہ اللہ کی رحمت وسیع تر ہے۔

ان رحمتی وسعت کل شیء۔ تمام کائناتوں سے وسیع تر ہے اور ایک ایسی ہستی جسے مجسم رحمت بنا کر اس نے مبعوث کر دیا وما ارسلنک الا رحمۃ العالمین ۔ اللہ کریم رب العالمین ہے۔ عالمین میں اللہ کریم کی ایک ذات کو چھوڑ کر باقی ساری کائناتیں عالمین میں موجود ہیں۔ اللہ کے سوا جو کچھ ہے وہ سب عالمین میں موجود ہے اس لئے اللہ رب العالمین ہے' تمام عالمین کا خالق ہے' مالک ہے' پالنے والا ہے اور نبی کریم ﷺ رحمت العالمین ہیں۔ جتنی رحمت عالمین پر اللہ کی ہوتی ہے وہ ساری مجسم ہو کر ایک وجود عالی بن گیا محمد رسول اللہ ﷺ۔ تو حضور اکرم ﷺ کی بعثت سے لے کر قیامِ قیامت تک آپ کی نبوت موجود ہے' آپ کی برکات موجود ہیں' آپ کا دین موجود ہے' جو کتاب آپ پر نازل ہوئی وہ موجود ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ یہ صورت حال رہے گی۔ اب اس پر بھی اگر ہم پر مصیبتیں آتی ہیں' تباہیاں آتی ہیں تو اس کا سب سے بڑا سبب رحمت سے دوری ہے! جس طرح صحت سے دوری بیماری کا سبب ہوتی ہے' بیماری جتنی آتی ہے اتنی صحت خراب ہو جاتی ہے اسی طرح جتنی اس طرح کی آفات آتی ہیں وہ نشاندہی یہ کرتی ہیں کہ ہم رحمتِ الٰہی سے اتنے دور ہیں۔ جتنا حصہ قوم کا متاثر ہوتا ہے وہ بھی اللہ کریم فرماتے ہیں سارا نہیں بلکہ بعض چیزوں کا نتیجہ انہیں دکھایا جاتا ہے کہ اگر رحمت سے دور رہو گے تو یہ نتیجہ ہوگا تو

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہمیں سوچنا یہ چاہئے کہ ایک شخص اگر ایک مکان سے اپنا ایک بازو نکالتا ہے اور اُس پر اولے برستے ہیں تو اُسے چاہئے کہ بازو اندر کھینچ لے کہ باہر تو اولے برس رہے ہیں اور اگر سارے کا سارا ہی باہر نکل جاتا ہے تو پھر سارے پہ برسیں گے۔ تو یہ ہمارا وہ کردار ہے جس پر قرآن حکیم نے حکم دیا تھا............ کیسی عجیب بات ہے یا **ایھا الذین امنو اُدخلو فی سلم کافہ** 'یہ بات اگر کافر سے کہی جاتی تو سمجھ میں آنے والی بات تھی۔ عجیب بات یہ ہے کہ یہ اُس سے کہی جا رہی ہے جو ایمان کا مدعی ہے' جو اپنے آپ کو مومن کہلاتا ہے' جو کلمہ پڑھتا ہے' اللہ کے رسول ﷺ کو مانتا ہے' اللہ کی کتاب کو مانتا ہے' آخرت کو' فرشتوں کو' حشر نشر کو تمام ضروریات دین کو مانتا ہے تب اُسے کہا جائے گا **ایھا الذین امنو** اے ایمان والو **اُدخلو فی سلم کافہ** سارے کے سارے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ یہ نہیں کہ زبان کہتی رہے میں مانتا ہوں اور کردار اسلام کے احکامات کی خلاف ورزی کرتا رہے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ مومن کو حکم دیا جا رہا ہے کہ سارے کے سارے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی زبان تو کہہ رہی ہے میں مسلمان ہوں' میں مانتا ہوں ضروریات دین کو' اس پر میرا ایمان اور یقین ہے لیکن اُس کا کردار اس کا ساتھ نہیں دے رہا' اُس کے اعمال اُس کا ساتھ نہیں دے رہے' اُس کی سوچیں اُس کا ساتھ نہیں دے رہیں' انسانی سوچوں کا بھی ایک اثر ہوتا ہے۔ آپ اُسے ظاہری طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ ایک آدمی ہر وقت کڑھتا رہتا ہے' کسی کی بُرائی سوچتا رہتا ہے' غصے میں رہتا ہے تو یہ رفتہ رفتہ اُس کی جسمانی صحت کو خراب کر دیتا ہے! تو سوچوں کا اثر اگر اتنا شدید ہوتا ہے کہ مادی وجود کو متاثر کرتا ہے تو وہ اس روحانی نظام کو کیوں متاثر نہیں کرتا ہوگا جو اس سے نازک تر اور حساس ترین ہے۔ اگر ہم برائی سوچتے بھی رہیں گے کہ دوسرے کو تباہ کر دیں' اُس کا نقصان ہو جائے گا' اُس کا یہ ہوگا اُس کا وہ ہوگا............ اب دیکھنے کی بات یہ ہے کہ ملک بھر میں الحمد للہ ہر بندے نے یہ کمر باندھ لی ہے کہ جن بھائیوں پر مصیبت آئی ہے' جن ماؤں' بہنو' بیٹیوں پر مصیبت آئی ہے' جن بچوں پر مصیبت آئی ہے اُن کی مدد کی جائے اور یہ ایک انتہائی مبارک قدم ہے اور یہی وہ توبہ ہے جو قبولیت کو پاتی ہے۔ توبہ ایک لفظ نہیں ہے کہ توبہ کر لی اور توبہ ہوگی۔ توبہ ایک کردار ہے جسے برائی سے بھلائی کی طرف پلٹ دیا جائے۔ توبہ کا مفہوم یہ ہے کہ جو کردار غلط تھا اُسے چھوڑ دیا جائے اور جو کردار صحیح ہے اُسے اپنا لیا جائے۔ اب یہ بہت بڑی ہمدردی ہے' بہت بڑا دردِ دل ہے اور یہ ایمان کی دلیل ہے لیکن اس میں بھی بعض بدنصیب ایسے ہوں گے کہ جو امداد اکٹھی کریں گے اُن مصیبت زدگان کے نام پر لیکن خود کھا جائیں گے' بعض ایسے ہوں گے جو یہاں سے بھیجیں گے اور آگے مستحقین کی بجائے جو تکڑے لوگ ہوں گے وہ لوٹ کر کھا جائیں گے۔ تو اس میں بھی پھر کچھ ایسے عناصر پیدا ہو جائیں گے جو ہماری توبہ کو بھی مکمل نہیں ہونے دیں گے۔ توبہ کسی سے زبردستی نہیں کرائی جاتی بلکہ یہ ایک خاص تربیت کا نتیجہ ہوتا ہے کہ پہلا مدرسہ والدہ کی گود ہوتی ہے' والدین خود دین سے واقف ہوں اُن میں خود اللہ کریم سے محبت ہو' رسول اللہ ﷺ سے محبت ہو' دین سے محبت ہو تو اُن کا رویہ' اُن کی بول چال' اُن کا کردار غیر محسوس طریقے سے بچے کو تعلیم کرتا جاتا ہے۔ پھر جب وہ مدرسے میں آتا ہے تو ہماری بدنصیبی یہ ہے کہ ہمارے مدارس ہمیں سب کچھ بتاتے ہیں سوائے ہمارے اپنے کہ ہم کون ہیں اور ہمیں کیا ہونا چاہئے۔ ہمیں سائنس بتاتے ہیں' ہمیں کمپیوٹر سکھاتے ہیں' ہمیں جدید تکنیک سے اور ماڈرن ٹیکنالوجی سے آشنا کرتے ہیں' ہمیں مختلف زبانیں سکھاتے ہیں' ہمیں مختلف چیزیں دنیا بھر کی باتیں بتاتے ہیں لیکن جہاں تک میں کہہ سکتا ہوں کم از کم ہمارے پاکستان کا نصاب تعلیم بچے کو یہ نہیں بتاتا کہ تم کون ہو۔ تم مسلمان ہو تو مسلمان کون ہوتا ہے' اُس کی سوچ کیا ہوتی ہے' فکر کیا ہوتی ہے'

www.naqshbandiaowaisiah.com

اُس کا ایمان ویقین کیا ہوتا ہے' اُس کا کردار کیا ہوتا ہے اور وہ کتنا مفید ہے اپنی قوم کے لئے اور اغیار کے لئے اور نسل انسانی کے لئے۔ مسلمان تو ایک ایسا فکر ہے کہ جو پوری انسانیت کے لئے اپنی زندگی صرف کرتا ہے اور سب کی بہتری اور بھلائی چاہتا ہے۔ ہمارے بچے اگر ماسٹر بھی کر جاتے ہیں' پی۔ ایچ۔ ڈی بھی کر جاتے ہیں تو بڑے دکھ کی بات یہ ہے کہ انہیں اپنے آپ کے بارے آشنائی نظام تعلیم نہیں دیتا!.....

الحمدللہ علماحق کی کاوشوں سے دینی ادارے موجود ہیں اور بڑی محنت سے ایسے بچوں کو جن کے پاس وسائل نہیں ہوتے' ایسے بچوں کو جن کا کوئی دنیا میں نہیں ہوتا اور ایسے بچوں کو بھی جو مرضی سے وہاں جانا چاہتے ہیں' ہر طرح کے بچوں کے لئے اُن کو آغوش وا ہے اور بڑی محنت سے بڑی محبت سے انہیں اللہ کی کتاب' اللہ کے حبیب ﷺ کے ارشادات اور دین سکھاتے ہیں لیکن بڑے دکھ کی بات یہ ہے کہ وہ صرف دین سکھاتے ہیں حالانکہ علم جو ہے وہ دین و دنیا کے علوم کو بنا کر بنتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے...... العلم یعنی علم جو ہوگا ال لگا کر معرفہ کر دیا گیا کہ جسے علم کہیں گے' علم جو ہوگا العلم علم الادیان وعلم الابدان۔ علم کیا ہے؟ علم ہے نارمیٹو سائنسز کا علم۔ جسے آپ دین کہتے ہیں اخلاقی حدود و قیود جو نظر آنے والی نہیں ہیں' کردار کی حدود و قیود جو بظاہر نظر نہیں آتیں لیکن نظر آنے والی دیواروں سے زیادہ مضبوط دیواریں ہوتی ہیں۔ اسی طرح ایمان کی حدود و قیود یہ ساری کیا ہیں یہ نارمیٹو ہیں۔ یہ نظر نہیں آتیں مگر یہ بڑی مضبوط دیواریں تعمیر کرنا پڑتی ہیں ایک انسان' ایک فرد کے اندر۔ اسی طرح آدھا علم یہ ہے اور آدھا علم ہے فزیکل سائنسز...... جو نظر آنے والی چیزیں ہیں علم الابدان کہ بدن کی حفاظت' انسانی تعلقات' بدن کے اجسام سے تعلقات' اُن کا تحفظ انہیں قتل و غارت گری سے بچانا' انہیں ظلم سے بچانا' انہیں انصاف دلانا' اُن کے حقوق کا تحفظ یہ پورا جو ہے علم الابدان کے زمرے میں آتا ہے مجھے افسوس ہے کہ اب اس کا ترجمہ عجیب سا کر دیا جاتا ہے بلکہ ہمارے سکول کی دیوار پر بھی لکھوا دیا گیا ہے کہ "دین کا علم اور طب کا علم" اب طب تو بڑی چھوٹی سی چیز ہے یہ علم الابدان کا معنی تو پورا نہیں کرتی۔ علم الابدان سے پورے دنیوی علوم مراد ہیں' دنیا کا ہر معاملہ مراد ہے اور آپ اندازہ فرمائیے! کہ بدر میں جب مکہ کے مشرکین قید ہو کر مدینہ منورہ آئے اور پھر بعد میں جب فیصلہ ہوا کہ فدیہ لے کر قیدیوں کو آزاد کر دیا جائے میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ایک اس کی آخری بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ لوگ فدیہ دیتے رہے جاتے رہے' کچھ لوگ آخر میں ایسے بچ گئے جن کے پاس دینے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ اب یہ معاملہ بارگاہِ رسالت پناہی میں پیش ہوا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر ان میں کچھ لکھنا پڑھنا جانتے ہوں تو مدینہ کے بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں اور انہیں آزاد کر دیا جائے' ان کا فدیہ ہو جائے گا۔ اب آپ سوچئے کہ مشرکین مکہ نے مدینہ منورہ کے بچوں کو دین سکھانا تھا! دنیاوی علوم سکھانے تھے تو اتنی بڑی تاکید اس لئے فرمائی گئی کہ جتنا دین سیکھنا ضروری ہے اتنا ہی ضروری ہے دنیا میں جینے کا ڈھنگ سیکھنا۔ دین اپلائی کہاں کرے گا؟ جو سمجھتا ہے' دین جانتا ہے' اُسے دین اپلائی کرنے کے لئے امور دنیا بھی جاننا چاہئیں! ہماری ایک بدنصیبی یہ ہے اگرچہ اب اس میں تبدیلی آ رہی ہے اور دینی مدارس جو اچھے اور معیاری ہیں انہوں نے دنیاوی علوم کو بھی ساتھ سکھانا شروع کر دیا ہے لیکن جتنی ضرورت ہے اُس سے بہت کم ہے۔ ہمیں چاہئے یہ کہ ہمارا جو نصابِ تعلیم حکومت کا ہے اُس میں اس طرح سے دین کو سمویا جائے کہ جو بچہ سکول' کالج سے فارغ ہو کر نکلتا ہے بحیثیت مسلمان اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہو اور جو لوگ دینی اداروں میں پڑھتے ہیں وہ بھی دنیاداری

www.naqshbandiaowaisiah.com

کا علم اتنا جانتے ہوں کہ ادارے سے باہر جا کر کہیں سروس کر سکیں' کاروبار کر سکیں' روزگار کر سکیں' اپنی دنیا سدھار سکیں اور دین کے معاملے میں انہیں سپشلائزیشن ہونی چاہئے کہ وہ لوگ یا حدیث میں سپشلائزیشن کریں' تفسیر میں کریں' فقہ میں کریں کسی نہ کسی دینی شعبہ میں انہیں ڈاکٹریٹ کرنی چاہئے تا کہ ہر مسلمان' ہر چھوٹا بڑا' پوری قوم کا ہر فرد اپنی ذمہ داریاں جانتا ہو اور اس کی بہت زیادہ تفصیل وتشریح' اس کے علل واسباب جاننے والا ایک پی ایچ ڈی بھی موجود ہو۔ لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ ادھر جو دنیاوی تعلیم ہے اس میں دین نہ ہونے کی وجہ سے یہ ادھوری ہے اور ادھر جو دینی تعلیم ہے اس میں دنیاوی علوم کی کمی ہے۔

لعلکم یرجعون مقصد یہ نہیں ہوتا کہ انہیں عذاب دے کر تباہ کیا جائے۔ وہ قادر ہے چاہے تو ساری کائنات کو ایک پل میں تباہ کر دے۔ قیامت کا جب صور اسرافیل پھونکا جائے گا تو ایک صور کی آواز سے ساری دنیا تباہ ہو جائے گی آسمان پھٹ جائیں گے' سمندر ابل کر خشک ہو جائیں گے' وہ قادر ہے جو چاہے کرے۔ تو یہ عذاب الٰہی نہیں ہے بلکہ تنبیہ ہے اللہ کی طرف سے چھوٹی سی کہ لوگو سنبھل جاؤ جو کچھ تم کر رہے ہو اس کا نتیجہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اب تو آپ نے ایک علاقے میں دیکھا' یہ سارے ملک میں ساری دنیا میں بھی ایسا ہو سکتا ہے' ساری انسانیت بھی تباہی کی نذر ہو سکتی ہے وہ اس لئے کہ کردار ایسے ہو گئے ہیں۔

اب دوسری طرف برائی کی تعلیمات ہیں' بداخلاقی کی تعلیمات ہیں۔ بڑی عجیب بات ہے نبی کریم ﷺ کی پیشن گوئیوں میں یہ بھی موجود ہے کہ "فتنوں کی بارش ہوگی" بعض علما اس کی یہ توجیح بھی کرتے ہیں جو بڑی حد تک درست ہے کہ ہمارے ہاں یہ جو ٹیلی ویژن کا سسٹم اور اس طرح کے نیٹ ورک آ گئے ہیں اور یہ جو الیکٹرونکس میڈیا آ گیا ہے تو اس نے ہر گھر کو جس طرح بارش برستی ہے شہروں پر اس طرح ہر گھر پہ برائی کی تعلیمات' اخلاق سے گری ہوئی باتیں' بے حیائی' تصویروں میں اور منعکس کر کے ہر گھر پہ وہ برسائی جا رہی ہیں۔ اب ایک طرف جسے نبی کریم ﷺ نے فتنوں کی بارش قرار دیا وہ برس رہی ہے۔ اس کا مفہوم شائد اس سے زیادہ ہو مگر ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ فتنے واقعی بارش کی طرح برس رہے ہیں تو اب اگر ٹیلی ویژن پر اس طرح کی باتیں ہو رہی ہوں۔ ہمارا ٹیلی ویژن نہ کرتا ہوگا لیکن آپ غیر ملکی ٹیلی ویژن کا کیا کریں گے کہ دنیا ایک گلوبل ورلڈ بن گئی ہے اور پوری دنیا کی نشریات آتی ہیں۔ پھر اب ٹیلی ویژن سے بات آگے چلی گئی اب کمپیوٹر کے انٹرنیٹ نیٹ ورک پر چلی گئی ہے اور انٹرنیٹ نیٹ ورک پر ایسی ایسی بے حیائی نشر کی جا رہی ہے اور پھیلائی جا رہی ہے اور جو نہیں چاہتے اُن تک بھی پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ بندہ سوچ بھی نہیں سکتا ایسی باتیں۔ اب ایک طرف سے فتنوں کی بارش اس طرح برس رہی ہے دوسری طرف ان کا سد باب کرنا جو تھا' بارش سے بچنے کا ہمارے پاس جو خیمہ یا تمبو تھا آدھا آدھا ہم نے بانٹ لیا ہے' آدھا قوم کے ایک حصے کے پاس ہے' آدھا دوسرے حصے کے پاس ہے تو دونوں اس سے نہیں بچ رہے! ضرورت اس امر کی تھی کہ دینی تعلیمات کو' اخلاقیات کو' اور ایمانیات کو اس سے زیادہ عام کیا جاتا جتنی بے حیائی عام کی جا رہی ہے لیکن حقائق سے آنکھیں بند کئے ہم بہت پیچھے ہیں' ہم ابھی تک ٹیلی ویژن کو اس چھوٹے سے بکس کو حلال وحرام کی بحث میں ڈالے ہوئے ہیں' کمپیوٹر کا تو شائد ابھی تک خیال کسی کو نہیں آیا' مجھ تک یہ بات نہیں پہنچی کہ کسی نے کمپیوٹر سے منع کیا ہو حالانکہ اب ساری برائی ٹیلی ویژن سے کمپیوٹر پر چلی گئی ہے اُس کے بارے میں نے نہیں سنا یا مجھ تک بات نہیں پہنچی کہ کسی نے کہا ہو لیکن کیا مشینیں توڑ دینے سے ٹیلی ویژن توڑ دینے سے یا کمپیوٹر کا ایک سیٹ توڑ دینے سے یہ باتیں ختم ہو جائیں گی؟

www.naqshbandiaowaisiah.com

اس کا جواب یہ نہیں ہے اس کا جواب یہ ہے کہ آپ اخلاقیات کی تعلیم کو' کردار سازی کی تعلیم کو' ایمانیات کو' قرآن حکیم کی تعلیم کو اور آقا نامدار ﷺ کی تعلیمات کو اس سے زیادہ عام کریں۔ مسلمانوں کا فرض یہ ہے کہ جتنا غیر مسلم بے حیائی کو پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے' مسلمان ایمانیات کو' اخلاقیات کو' تعلیمات آقا نامدار ﷺ کو اس سے زیادہ پھیلانے کی کوشش کریں۔ اپنے نصاب تعلیم میں شامل کریں اور علما حضرات مدارس جو چلا رہے ہیں اُن میں اُن بچوں کو دنیا میں رہنے کا سلیقہ بھی سکھائیں' انہیں روزگار کی تعلیم بھی دیں' انہیں معاملات کی تعلیم بھی دیں' انہیں دنیا میں کیسے ایک دوسرے سے برتنا ہے اس کی تعلیم بھی دیں' انہیں تجارت کے اصول سکھائیں' انہیں میڈیکل سائنس سکھائیں' انہیں طب و جراحت سکھائیں' انہیں جدید آلات جو میڈیکل کے ہیں اور سائنٹیفک ہیں اور ترقی یافتہ ہیں ان سے ان کو آشنا کریں تاکہ جو لوگ مدارس سے آئیں وہ ایک مسلمان ڈاکٹر' ایک مسلمان حاکم' ایک مسلمان مجسٹریٹ' ایک نہایت ہی دین کو جاننے والا' باعمل مسلمان' صحیح سوچ والا بھی ہمیں دے سکیں تو زلزلہ سے ہمیں سبق یہ حاصل کرنا چاہئے کیونکہ یہ سبق دینے کے لئے ہے' ڈرانے یا دھمکانے کے لئے نہیں ہے۔ یہ سبق دینے کے لئے قرآن حکیم کے الفاظ میں **لعلھم یرجعون** تاکہ وہ واپس آ جائیں برائی سے اور بھلائی اختیار کریں۔ تو اب اس کا سدباب یہ ہے کہ ہم اپنے کردار کا انفرادی طور پر جائزہ لیں' قوم کا ہر فرد حکمران سے لے کر عام آدمی تک اپنے کردار کا جائزہ لے۔ ہم محض ایک دوسرے کو کوسنے میں لگے رہتے ہیں' ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں لگے رہتے ہیں محض ایک دوسرے کو نیچا دکھانے میں لگے رہتے ہیں' یہ ساری وہ فضول باتیں ہیں جو بنیاد بنتی ہیں ایسے کردار کی' ایسے اعمال کی جن پر ہمیں سختی سے متنبہ کیا جاتا ہے' تنبیہہ کی جاتی ہے تو اس سے سبق یہ حاصل کرنا چاہئے' بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہوں نے سبق حاصل کر لیا اور دریا دلی سے مصیبت زدگان کی مدد کے لئے دامے' درمے' سخنے جو کچھ ہو سکتا ہے اُن کے لئے کر رہے ہیں' کوئی صاحب قلم ان کے لئے اپنا قلم استعمال کر رہا ہے' کوئی شاعر اپنی شاعری میں اس دکھ کو سمو رہا ہے' کوئی خطیب اپنے انداز میں بات کر رہا ہے' کوئی دولت مند اپنی دولت سے ان کی مدد کر رہا ہے' جوان بچے اپنے جوانیاں لے کر سرگرداں ہیں کوئی بے گور و کفن لاشوں کو دفنا رہا ہے' کوئی زخمیوں کو اٹھا رہا ہے' کوئی بیماروں کو دوا پہنچا رہا ہے' کوئی بھوکوں کو خوراک پہنچا رہا ہے' کچھ دینے والے ہیں کچھ لے کے جانے والے ہیں کچھ پہنچانے والے ہیں' اسی طرح پورا ملک ہماری فوج' ہمارے سویلین ادارے سارے لائق تحسین ہیں جو اس کام میں حصہ لے رہے ہیں لیکن یہ وقتی اور جذباتی نہیں ہونا چاہئے' یہ تبدیلی لمحاتی نہیں ہونی چاہئے' حادثہ ہوتا ہے تو وقتی طور پر تو ہم بڑا اثر لیتے ہیں' اُس کی طرف دوڑتے ہیں لیکن چند دن بعد اسے بھول جاتے ہیں اور پھر وہی پہلا کردار واپس آ جاتا ہے' ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ یہ ایک بہت بڑا سبق ہے اور اس سے ہمیں اصلاح احوال کی کوشش کرنا چاہئے کہ آئندہ ہم ایسے کردار کو نہ اپنائیں جس کا سبب تباہی ہوتا ہے۔

اللہ کریم سب لوگوں کی کاوش اور کوشش قبول فرمائے اور اللہ عزم و ہمت دے' قوم کو سلامت رکھے' اس ملک کو سلامت رکھے اور ہمیں یہ قوت و طاقت عطا فرمائے اور یہ شعور عطا فرمائے کہ ہم رحمت عالم ﷺ سے اللہ کی بے پناہ رحمتیں وصول کریں اور اس کی تنبیہات اور اُس کی سختی سے محفوظ رہیں۔ اللہ کریم سب کے اعمال و کردار کو حسن عطا فرما دے' ہمیں برائیوں سے نجات دے اور اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

www.naqshbandiaowaisiah.com

المرشد سے انتخاب

توبہ گناہ سے رک جانے کا نام ہے!

توبہ کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی سے جو بھی غلطی، جو بھی کوتاہی، جو بھی خرابیاں ہو چکی ہیں اُن سب کو چھوڑ کر اطاعت الٰہی کا پکا پکا عہد کر لے۔ سب سے بڑی بدنصیبی یہ ہے کہ انسان اپنے گناہوں کا جواز تلاش کرتا رہے کہ میں جو کر رہا ہوں میں ہی صحیح ہوں ایسے بندے کو توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔

امیر محمد اکرم اعوان
دارالعرفان منارہ، ضلع چکوال

بسم اللہ الرحمن الرحیمo

واستغفِروا ربکم ثم توبوا الیه. ان ربی رحیم ٌ وَّ دُود ٌo

بارھویں پارے سورۃ ھود میں حضرت شعیب علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا ذکر خیر چل رہا ہے اور اس سے پہلی آیہ کریم میں انہوں نے اپنی قوم کو بتایا کہ پہلی قوموں کے حالات سے اور اُن کے اعمال اور اُن کے نتائج سے تم واقف ہو میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں اُس تباہی اور اُسی عذاب کا شکار تم لوگ بھی نہ ہو جاؤ، جیسے قوم نوح علیہ السلام اور ھود علیہ السلام کے ساتھ ہوا یا صالح علیہ السلام کی قوم کے ساتھ جس طرح سلوک ہوا اور وما قومُ لوطٍ منکم ببعیدٍ o اور قوم لوط علیہ السلام کا واقعہ تو تم سے زیادہ دور نہیں ہے جنہیں اللہ کریم نے تباہ کر دیا تھا اُن کی بستیاں الٹ دی تھیں اور اُس پر پتھروں کی بارش ہوئی تھی تو تم جو بھی کر چکے ہو جو بھی بیت چکا ہے، جو بھی ہو چکا ہے، اُس کا حل یہ ہے۔

واستغفروا ربکم o اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرو، وہ گناہ کیسا بھی ہے ظلم ہے، کفر ہے، شرک ہے، بڑے سے بڑا کوئی گناہ جو صادر ہو چکا ہے یا چھوٹے سے چھوٹی غلطی تم کر چکے ہو اُس کا علاج ایک ہی ہے واستغفِروا ربکم۔ اپنے پروردگار سے اپنی تمام کوتاہیوں کی مغفرت طلب کرو۔ ثم توبوا الیه o اور پھر اُس کی اطاعت کا پکا پکا عہد اور ارادہ کرلو۔ توبہ کیا ہوتی ہے؟ توبہ کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی سے جو بھی غلطی جو بھی کوتاہی جو بھی خرابیاں ہو چکی ہیں اُن سب کو چھوڑ کر اطاعت الٰہی کا پکا پکا عہد کر لے اور عملاً اُس پہ کار بند ہو جائے اپنی پوری کوشش اُس پر عمل کرنے کی کرے۔ اگر تم اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور آئندہ کے لئے اطاعت کا عہد کر لو اور ارادہ کر لو تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔

اِن ربی رحیم ٌ و دود ٌo کہ میرا پروردگار بہت ہی مہربان اور رحم کرنے والا ہے، جو کوئی اُس سے مغفرت طلب کرتا ہے یہ اُس کی شان کریمی سے بعید ہے کہ اُسے خالی لوٹائے، وہ بہت بڑا رحم کرنے والا ہے اور جو کوئی اُس کی اطاعت کا عہد کر لیتا ہے تو وہ ودود ہے محبت کرنے والا ہے، وہ اُس بندے سے پیار کرتا ہے، محبت کرتا ہے، ایسا رشتہ استوار کر لیتا ہے کہ ہمہ وقت وہ بندہ اُس کی رحمت کے زیرِ سایہ رہتا ہے۔

اب اس میں دو باتیں بندے کی طرف سے ہیں اور دو باتیں اللہ کریم کی طرف سے ہیں بندے کی طرف سے اپنے گناہوں کی

www.naqshbandiaowaisiah.com

مغفرت کی طلب ہے کہ بندہ پوری دیانت پوری امانت پورے خلوص کے ساتھ اپنی خطا کار زندگی کو سامنے رکھتے ہوئے یہ گزارش پیش کرے کہ اے اللہ مجھ سے جو کچھ ہوا غلط ہوا اور میں تیری بخشش کا طلبگار تیرے دروازے پہ کھڑا ہوں' اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ یقیناً میرا اللہ رحیم ہے اُس کی رحمت اور اُس کے کرم سے یہ بعید ہے کہ کوئی خطا کار اُس کے دروازے پہ حاضر ہو اور وہ اُسے خالی لوٹا دے یہ اُس کی اپنی شان کریمی ہے اور اُس کی اپنی عظمت ہے گناہ بڑے سے بڑا بھی ہوسکتا ہے لیکن کوئی بھی گناہ ایسا نہیں ہے جو اللہ کی بخشش اور اُس کی رحمت کو عاجز کر دے۔ دوسری بات بندے کی طرف سے ہے کہ اپنی آئندہ زندگی میں وہ یہ عہد کر لے پورے خلوص کے ساتھ کہ اے اللہ میں تیری اطاعت کروں گا' تیرے حکام کو مانوں گا' تیرے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لایا ہوں اور اُسے نبی اور رسول سمجھ کر اُس کی غلامی کروں گا۔ چونکہ نبی اور رسول کی اطاعت جو ہوتی ہے وہ غیر مشروط ہوتی ہے' کوئی شرط نہیں لگائی جاسکتی کہ میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت کروں گا تو مجھے آپ علیہ السلام کیا دیں گے' نہیں' نبی کا مقام یہ ہے کہ وہ مطاع ہوتا ہے اللہ کی طرف سے، نبی کی عظمت یہ ہوتی ہے کہ اُس کی اطاعت کی جائے، فرمایا جو شخص یہ عہد کر لے اُسے دو جہانوں کی سب سے بڑی نعمت مل جاتی ہے اور وہ ہے اللہ کی محبت اللہ کی دوستی اور اللہ ودود ہے اللہ دوستی کرتا ہے' اللہ محبت کرتا ہے' محبت کرنے والا ہے' اس میں کمی یا کمزوری انسان کی طرف سے آتی ہے۔

بڑی بدنصیبی تو یہ ہے کہ ہم ہر گناہ کا بھی غلط یا صحیح جواز تلاش کرتے رہتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں یہی صحیح ہے اور درست ہے حالانکہ ہم یا ہماری پسند معیار حق نہیں ہے معیار حق اللہ کا حکم ہے، اللہ کے نبی ﷺ کا حکم ہے جو اُس بارگاہ کو پسند ہے وہی حق ہے اور جو وہاں نامقبول ہے وہ درست نہیں ہوسکتا۔ سب سے بڑی بدنصیبی یہ ہے کہ انسان اپنے گناہوں کا جواز تلاش کرتا رہے کہ میں جو کر رہا ہوں میں ہی صحیح ہوں ایسے بندے کو توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔ بدعات کے بارے کہتے ہیں کہ نا کہ بدعت کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اُسے توبہ نصیب نہیں ہوتی۔ بدعت ہوتی ہے کوئی ایسا کام جسے اللہ نے دین نہ بتایا ہو' کوئی ایسا کام جسے اللہ کے نبی ﷺ نے فرض سنت واجب مستحب دین کا حصہ نہ بتایا ہو' بندہ اپنی طرف سے ایک رسم ایجاد کر لے اور اُس پہ اصرار کرے کہ یہ عبادت ہے یہ دین ہے وہ بدعت ہو جائے گی۔ ورنہ ہزاروں کام ایسے ہیں جو عہد نبوی ﷺ میں نہیں ہوتے تھے آج ہوتے ہیں اسباب ہی کو دیکھ لیجئے اُس زمانے میں گاڑیاں نہیں تھیں آج ہیں لوگ سواری کرتے ہیں اُس زمانے میں گھوڑے اونٹ کی سواری کرتے تھے لیکن گھوڑے اور اونٹ کی سواری بھی عبادت نہ تھی اور گاڑی کار اور بس اور جہاز کی سواری بھی عبادت نہیں ہے دین کا حصہ نہیں ہے، زندگی کے وسائل میں سے ایک وسیلہ ہے۔ اب اُس میں حلت اور حرمت کی بات آئے گی کہ جائز طریقے سے کی یا ناجائز طریقے سے کی' اپنے خرچ پر کی یا دوسرے کا مال اُس میں کھایا یعنی اُس میں' اُس وسیلے کو اختیار کرنے میں' حلال ذرائع استعمال ہوئے یا حرام ہوئے' وہ بدعت نہیں ہوگی بلکہ اُس میں حلت وحرمت کی بات آئے گی' لیکن اگر کوئی یہ کہہ دے کہ جہاز پر سواری کرنا جو ہے یہ عبادت ہے، دین کا حصہ ہے تو یہی بدعت بن جائے گی۔ اس طرح ہم اپنے روزمرہ کے امور میں بہت سے کام کرتے ہیں شادی بیاہ میں کرتے ہیں موت اور جنازے میں کرتے ہیں ایسے کام جن کا ثبوت عہد نبوی ﷺ میں نہیں ملتا' ہم نے اپنے طور پر انہیں ایجاد کر لیا اور اُس کے ثواب کے قائل ہو گئے ہیں یہ کرنا عین ثواب ہے اور جو نہیں کرے گا وہ گنہگار ہے۔ تو جس کام کا ثبوت عہد نبوی ﷺ میں نہیں ملتا' قرآن وسنت میں نہیں ملتا' متقدمین میں سے نہیں ملتا' اُسے اپنے طور پر بطور عبادت گھڑ لینا یہ بدعت ہے۔ اب اُس بدعت کی مصیبت یہ ہے' ویسے تو ایک سیدھا سا اصول ہے کہ کل بدعتہ ضلالہ. ہر بدعت گمراہی ہے۔ وکل ضلالتہٗ فی النار. اور ہر گمراہی دوزخ کی طرف جاتی ہے۔ مصیبت اس کی یہ ہے کہ بندہ جس کام کو عبادت اور نیکی سمجھ رہا ہے اُس سے وہ توبہ کیوں کرے گا! اگر کوئی ایک شخص کسی بھی

www.naqshbandiaowaisiah.com

کام کو گناہ سمجھ کر کرتا ہے غلطی سمجھ کر کرتا ہے تو اُس کی توبہ کی تو امید کی جا سکتی ہے کہ اُس کے ذہن میں یہ بات موجود ہے کہ جو میں کر رہا ہوں یہ غلط ہے میں خطا کر رہا ہوں تو کسی وقت اُسے توبہ بھی نصیب ہو سکتی ہے لیکن ایک بندہ غلط کر رہا ہے کام جو کر رہا ہے وہ ثواب نہیں گناہ ہے لیکن وہ اُسے عبادت سمجھ کے کر رہا ہے تو وہ اُس سے توبہ کب کرے گا! تو علما حق فرماتے ہیں کہ بدعت کی سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ اُسے توبہ نصیب نہیں ہوتی۔ تو اس طرح کے جو امور ہم نے زندگی میں ایجاد کر لئے ہوتے ہیں جن کا کوئی ثبوت دین میں نہیں ملتا۔ ہم چوری کرتے ہیں ہمارے ذہن میں یہ بات دل میں یہ موجود ہوتی ہے کہ میں نے خطا کی ہے غلط کیا' اب اُس چوری کو چور بھی حلال نہیں سمجھتا۔ ہم جوا کھیلتے ہیں ہمارے ذہن میں موجود ہے کہ میں غلط کر رہا ہوں ڈاکہ کرتے ہیں' قتل کرتے ہیں' ان سارے امور کے بارے کرنے والے کو تو اعتماد ہوتا ہے کہ میں گناہ کر رہا ہوں لیکن اب ایک اور تماشہ بن گیا' آج لوگوں کو مساجد میں شہید کر دیا جاتا ہے اور قتل کرنے والا یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ میں بڑا نیکی کا کام کر رہا ہوں! یعنی ایسا دور آ گیا ہے کہ بے گناہ لوگوں کو بازار میں سر بازار شہید کر دیا جاتا ہے وہ جانتے نہیں مجھے کس نے مارا ہے کیوں مارا ہے مارنے والا نہیں جانتا میری گولی کس کو لگی وہ کون تھا' اب اس میں کونسی ہمت اور کونسی بہادری اور کونسی نیکی ہے؟ لیکن شاید انہیں اُن کے پیشوا یا اُن کے رہنما جن پر وہ اعتماد کرتے ہیں وہ کہتے ہوں گے یہ ثواب کا کام ہے کہ کر گزرو۔ یہ شیعہ کی امام بارگاہ ہے یہاں لوگوں کو قتل کر دو' یہ سنیوں کی مسجد ہے یہاں لوگوں کو قتل کر دو' تو میرے خیال میں قاتل جو ہے وہ شاید نیکی سمجھ کر رہا ہو تو اب جو ظلم کو خود نیکی سمجھ کر رہا ہے وہ توبہ کیسے کرے گا! یعنی جب گناہ کو نیکی سمجھ لیا جائے تو توبہ کی توفیق نصیب ہی نہیں ہوتی اُس کو خیال ہی نہیں آتا اُس سے توبہ کرنے کا۔

نبی کریم ﷺ نے عین جہاد میں حکم دیا کہ کافروں کے عبادت خانے بھی اُجاڑے نہ جائیں کافروں کے جو پجاری یا عبادت خانوں میں رہنے والے لوگ خواہ بتوں کی پوجا کر رہے ہوں انہیں پریشان نہ کیا جائے۔ اب بھلا کس کے پاس جواز ہے کہ وہ مسلمانوں کی عبادت گاہوں میں قتل کروائے اور پھر اُسے ثواب بھی اور عبادت بھی قرار دے تو یہ ایسا دور آ گیا ہے کہ

یہاں ہم اپنے گناہوں کو اپنی خطاؤں کو بھی نیکی کا اور اسلام کا لیبل لگا دیتے ہیں جس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ توبہ کی توفیق ہی نہیں ہوتی اور نیکی سے توبہ کون کرے گا! جس کام کو کوئی عبادت سمجھ بیٹھا ہے اُس سے توبہ کون کرے گا! لیکن نجات کا راستہ یہ ہے کہ اپنی ہر خطا سے توبہ کی جائے۔

واستغفروا ربکم۔ اُس پروردگار کو جو تمہارے لاکھوں گناہوں کے باوجود تمہاری پرورش کر رہا ہے تمہیں روزی دے رہا ہے' تمہیں صحت دے رکھی ہے' تمہیں نظر دے رکھی ہے' عقل و شعور دے رکھا ہے' بے شمار نعمتیں دے رکھی ہیں' اُس پروردگار کو راضی کرنے کے لئے اپنے جرائم کو غلط طور پر جائز مت سمجھو لیکن گناہ، گناہ ہے اور اُس کا علاج اللہ کی بخشش ہے لیکن یہ اس طرح نصیب نہیں ہوتی کہ میں آپ کے لئے کرتا رہوں آپ کسی اور کے لئے کرتے رہیں یہ تو اللہ کریم کے ساتھ ذات کا معاملہ ہے کہ فرد اپنی ذات کو لیکر اُس کے حضور میں کھڑا ہو جائے آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو تکبیر کہہ کر تکبیر اولی جب کہتے ہیں "اللہ اکبر" تو ساری کائنات کو کاٹ کر الگ رکھ دیتے ہیں' بیوی بچے گھر بار کاروبار، مال و دولت دوست دشمن ہر چیز فراموش کر کے بندہ اللہ کے حضور پیش ہو جاتا ہے اور اللہ سے ہم کلام ہوتا ہے اللہ سے ہم سخن ہوتا ہے اللہ کی بارگاہ میں اپنی گزارشات پیش کرتا ہے۔ جس طرح یہ منظر ہے حضوری کا کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا نماز پڑھنے والے کے آگے سے مت گزرو اور آپ ﷺ نے وجہ یہ ارشاد فرمائی۔ **فانھم نیا جی ربہ**' وہ اپنے پروردگار سے اپنے دل کی بات آہستہ آہستہ سرگوشیوں میں کہہ رہا ہے وہ جانے اُس کا رب جانے اُس کے سامنے مت آؤ' اُس کی توجہ بٹ جائے گی وہ بھٹک جائے گا اُس بات سے لہذا اُس کے سامنے سے مت گزرو۔ بلکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ایک ارشاد کا یہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

مفہوم بھی ہے کہ دوسری طرف اگر آگ ہو اور بندے کو پتہ ہو کہ نمازی کے آگے سے گزرنا کتنا جرم ہے تو یقیناً وہ آگ سے گزر جائے گا اور اُس کے آگے سے نہیں گزرے گا کہ ایک بندہ رب جلیل سے محوِ گفتگو ہے آپ کون ہوتے ہیں کہ آپ درمیان میں سے گزریں۔

یہ جو حضوری اسلام نے عطا کی ہے اور ہر مسلمان کو عطا کی ہے یہ کسی الف۔ب۔ج کی کسی مولوی کسی پیر کسی پارسا کا حصہ نہیں ہے ہر مسلمان کے لئے اب یہ الگ بات ہے کہ ہم اس سے بھی فائدہ نہ اٹھا سکیں اور اپنے بدن کو باندھ کر کھڑا کر دیں لیکن اپنے خیالات کو منتشر رکھیں اپنے دل کو بازار میں رکھیں دماغ سودے خریدتا اور بیچتا ہو اور زبان صرف رٹے رٹائے الفاظ دہرا رہی ہو اور ہم اٹھ بیٹھ رہے ہوں تو یہ ہماری بدنصیبی ہے لیکن حق بات یہ ہے کہ نماز کے لئے جب بندہ کھڑا ہو تو کلی طور پر کائنات سے منقطع ہو کر اللہ کریم سے محوِ گفتگو ہو جائے ایسے جیسے ایک میں ہوں اور ایک میرا رب ہے اور کچھ ہے ہی نہیں۔ اگر اس کیفیت میں بڑے سے بڑا گنہگار اپنے پروردگار سے یہ عرض کرے کہ اے اللہ میں بڑے گناہ کر چکا ہوں تو فرمایا وہ رحیم ہے اُس کی رحمت کو تم عاجز نہیں کر سکتے تمہارے گناہ اُس کی رحمت کو بے بس نہیں کر سکتے بڑے سے بڑے گناہ وہ معاف کر دیتا ہے لیکن اس معافی کے ساتھ دوسری شرط بھی ہے جو کر چکے ہو وہ تو بخشوا لیئے لیکن آئندہ نہ کرنے کا عہد بھی کرو۔ بخشش کے دو راستے ہیں پہلا یہ کہ جو خطائیں ہو چکی ہیں اُن سے بخشش طلب کی جائے اور توبہ الی اللہ۔ پھر اُس کے ساتھ یہ وعدہ بھی کرو کہ میں آئندہ پورے خلوص کے ساتھ پوری کوشش کروں گا کہ میں تیری اور تیرے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نافرمانی نہ کروں۔ اب اگر یہ دوسرا وعدہ بھی آپ کرلیں تو ایک آپ ہیں اور ایک آپ کا پروردگار ہے ایک آپ ہیں اور ایک آپ کا رب ہے' کوئی تیسرا بندہ نہیں' کوئی تیسری مخلوق نہیں' کوئی تیسری ہستی نہیں' بندہ ہے اور اُس کا رب ہے، پروردگار ہے وہ بات کر رہا ہے، یا اللہ میں نے بے پناہ گناہ کئے ہیں اُس کی رحمت اُسے ڈھانپ لیتی ہے پھر وہ دوسری بات کرتا ہے یا اللہ آج کے بعد صدق دل سے عرض کر رہا ہوں میں پوری کوشش محنت کروں گا کہ تیری اور تیرے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نافرمانی نہ کروں۔ اس کے جواب میں اللہ دوستی کرنے والا ہے' محبت کرنے والا ہے' وہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے اللہ اُس سے محبت کرنے لگتا ہے اور اللہ جس سے محبت کرنے لگتا ہے اُسے حفاظت الٰہیہ نصیب ہو جاتی ہے' گناہوں سے بچنے کی توفیق نصیب ہو جاتی ہے' محفوظ ہو جاتا ہے تو بات تو یہ ایک لمحے کی ہے یہ کوئی صدیوں کی بات نہیں ہے یہ کوئی سالوں کی محنت نہیں ہے مہینے یا ہفتوں کی بات نہیں ہے یہ تو ایک لمحے کی بات ہے کہ جب کسی کو یہ احساس ہو جائے کہ میں غلطی کر چکا ہوں بہت گناہ کر چکا ہوں تو کسی کو بھی درمیان میں نہ لائے اور ذاتی طور پر اللہ کے حضور میں پیش ہو جائے اور یہ کہہ دے فرد ہو یا قوم' حضرت شعیب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پوری قوم کو خطاب کر رہے ہیں فرما رہے ہیں سارے توبہ کرو' سارے بخشش مانگو' سب جمع ہو جاؤ' اپنی بات اللہ کے سامنے پیش کرو کہ اے اللہ ہم بہت گناہ کر چکے ہیں وہ بخشنے والا ہے رحم کرنے والا ہے گناہ بخش دے اور اُس سے وعدہ کرو کہ اے اللہ آئندہ خلوص دل سے پوری کوشش کروں گا کہ تیری اور تیرے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت کروں تو وہ تم سے دوستی کر لے گا۔

اب جسے آپ ولایت کہتے ہیں وہ اللہ کی دوستی کا نام ولایت ہے نا! ہم کہتے ہیں فلاں ولی اللہ ہے اُسے ہم نیک سمجھتے ہیں عالم سمجھتے ہیں باعمل سمجھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ ولی اللہ ہے لیکن یہ تو صرف ہمارا اندازہ ہے' بعض اوقات ہم خود کو سمجھتے ہیں میں ولی اللہ ہوں اس کی کوئی سند تو نہیں ہے لیکن اللہ جو ہے اُس کی طرف سے سند ہے کہ وہ ہر مومن کا ولی ہے یعنی ہر مومن ولی اللہ ہے۔ اللّٰہ ولی الذین امنوا۔ اللہ مومنوں کا دوست ہے' مستند بات ہو گئی' اب ایمان کیا ہے؟ کہ اللہ کی ولایت نصیب ہو جائے' اللہ کی دوستی نصیب ہو جائے' ایمان کا اظہار انہی دو باتوں سے ہوتا ہے کہ جو بھی اللہ کی عظمت کا اقرار کر لیتا ہے پھر اُسے اپنی خطاؤں پر شرمندگی کا احساس ہوتا ہے کہ میں نے اس عظیم بارگاہ کی نافرمانی کی، تو توبہ کرتا ہے اللہ سے وعدہ کرتا ہے کہ میں آئندہ ایسا نہیں

www.naqshbandiaowaisiah.com

کروں گا جو ہو چکا خدایا بخش دے آئندہ میری خلوص دل سے بھرپور کوشش ہوگی کہ میں ایسا نہ کروں۔ بڑے عجیب واقعات ہوتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ سفر حج پہ تشریف لے گئے اور ایک زمانہ تھا کہ جب راتوں کو حرم خالی ہوتا تھا۔ میں نے بھی جب پہلا حج کیا تو اُس زمانے میں بھی طواف کی جگہ بھی بہت تھوڑی سی تھی بیت اللہ کے گرداگرد جہاں اب بھی جہاں وہ ایک دائرہ سا بنا ہوتا تھا اُس میں کھمبے اور بتیاں لگی ہوتی تھیں اور گرداگرد روشیں بنی ہوتی تھیں سارا صحن زرد رنگ کی گیٹیوں سے بھرا ہوتا تھا اور لوگ تھانوں کے تھان کپڑے آب زم زم میں تر کر کے وہاں پھینک دیتے تھے اور اب بھی جہاں مقام ابراہیم علیہ السلام ہے وہ سفید پتھر جس پہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قدم مبارک نقش جہاں رکھا ہے بیت اللہ سے جتنا دوری پہ ہے تقریباً اتنا ہی دوری پہ پورا گرداگرد گول دائرہ ہوتا تھا اور اتنا ہی رش ہوتا تھا کہ لوگ اُس میں طواف کرتے تھے۔ اب زمانہ بدل گیا ہے اب تو بیت اللہ شریف کے سارے صحن میں طواف ہو رہا ہوتا ہے گرداگرد مسجد میں طواف ہو رہا ہوتا ہے دوسری منزل پہ ہو رہا ہوتا ہے چھت پہ ہو رہا ہوتا ہے اُس کے بعد پھر عمارت کے باہر گرداگرد سڑک پہ بھی طواف کرنے والے پھر رہے ہوتے ہیں اتنی مخلوق جمع ہو جاتی ہے اُس وقت شاید اتنے وسائل سفر کے' اتنی آسانیاں نہیں تھیں' لوگ تھوڑے ہوتے تھے' ہم نے بھی جب الحمد للہ پہلا حج کیا تو ہم رات کو عموماً ایک ڈیڑھ بجے کوشش کرتے تھے کہ بیت اللہ شریف میں جائیں تو دو چار پانچ لوگ ہوتے تھے طواف کرنا بھی مزے کا ہوتا تھا اور حجر اسود کو بوسہ دینے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی تھی۔ تو اُس زمانے میں بھی شاید بیت اللہ خالی ہوتا ہوگا تو یہ لوگ بھی کوشش کرتے تھے کہ ایسے وقت میں ہمیں وہاں حاضری نصیب ہو جائے جب کوئی مخل ہونے والا نہ ہو تو جب وہ تشریف لے گئے تو انہوں نے دیکھا کہ اُن سے پہلے ایک شخص طواف کر رہا ہے مطاف میں پھر رہا ہے اور بڑے درد سے کہہ رہا ہے لبیک اللھم لبیک۔ اُس کے دل سے ہوک اٹھ رہی ہے۔ اچانک انہوں نے ایک گرجدار آواز سنی ہاتف کی آواز تھی اور وہ کہہ رہا تھا کہ نکل جاؤ میرے گھر سے اور اس میرے گھر کو اپنے قدموں سے آلودہ نہ کرو' چلے جاؤ یہاں سے' تو وہ لرز گئے' رُک گئے' جہاں تھے وہیں اُن کے قدم جم گئے' اب وہ بندہ اس بات سے بے نیاز ہے وہ اپنے لگا ہوا ہے اللھم لبیک لاشریک لک لبیک۔ وہ پھر رہا ہے اور یہ کھڑے ہیں' لرز رہے ہیں' آواز ہے کہ آئے جا رہی ہے' تو وہ جب چکر کاٹ کر ان کے قریب سے گزرنے لگا تو انہوں نے پکڑ لیا روک لیا اور پوچھا بھئی یہ جو ہاتف کی آواز آ رہی ہے تم نہیں سُن رہے ہو تو اُس نے کہا حضرت مجھے تو کہا جا رہا ہے' میں تو مخاطب ہوں اس آواز کا' آپ اس کے مخاطب نہیں ہیں' آپ نے سن لی تو میں کیسے نہیں سن رہا ہوں جس کو خطاب کیا جا رہا ہے' جس سے کہا جا رہا ہے' میں بھی سن رہا ہوں' آپ سے بہتر سن رہا ہوں' تو انہوں نے فرمایا پھر تو غضب الٰہی سے ڈرتا نہیں ہے' تو چاہتا ہے کہ دنیا پہ کوئی عذاب نازل ہو جائے' کیوں چلا نہیں جاتا یہاں سے؟ تو اُس نے کہا حضرت اور کوئی دروازہ دکھا دیں اس جیسا میں وہاں چلا جاؤں گا' اور کوئی ہے ہی نہیں' میں جاؤں کہاں؟ تباہ کر دے' عذاب نازل کر دے اس کی مرضی' بخش دے اُس کی مرضی' میرے پاس دوسرا دروازہ نہیں ہے' تو حضرت فرماتے ہیں کہ وہ تو بات کر کے چل پڑا اور میں نے دیکھا کہ جھڑک کی بجائے اللہ کی رحمت کے انوار نے اُسے گھیر لیا اور وہ خود ابن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا کہ رحمت الٰہی کے انوار نے اُس شخص کو گھیر لیا۔ اس نیت اس خلوص کے ساتھ اُس کے حضور حاضر ہو جائے' مسجد میں ہو' وہ بیت اللہ میں ہو' وہ جنگل میں ہو' وہ صحرا میں ہو' وہ پہاڑ پہ ہو' وہ دریا میں ہو' وہ جہاز پہ ہو' فضا میں ہو' جہاں بھی ہے جس لمحے یہ احساس ہو جائے کہ جو میں نے کیا وہ غلط تھا اُس لمحے اللہ کے حضور حاضر ہو جائے تو اللہ تو ہر وقت ہر جگہ موجود ہے، بندہ غیر حاضر ہے، جب اُسے احساس ہو جائے جس لمحے ہو جائے اُس لمحے حاضر ہو جائے اور یہ کہہ دے کہ اے اللہ میں نے غلط کیا' اللہ رحم کرنے والا ہے اُس کی رحمت اُسے نصیب ہو جاتی ہے اور یہ عہد کر لے کہ آئندہ اے پروردگار عالم میں خلوص دل سے پوری کوشش کروں گا کہ تیری اور تیرے نبی علیہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

الصلوۃ والسلام کی نافرمانی نہ کروں اللہ اُس سے دوستی کر لیتا ہے اور جسے دوستی نصیب ہو جائے اس سے بڑھ کر کوئی مانگنے کی چیز نہیں رہ جاتی۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

دوستی کا مزا دوستی کا نشہ ایسا ہے کہ بندہ دو عالم سے مستغنی ہو جاتا ہے اُس کی نظر جمالِ باری پہ جمی رہتی ہے اور دونوں جہانوں کی کوئی نعمت اُس کے جمال جیسی نہیں ہو سکتی وہ بے مثل ہے، بے مثال ہے۔

محمود غزنوی رحمتہ اللہ تعالے علیہ عظیم سلطان تھا اور اللہ کا مقبول بندہ تھا ساری عمر جس کی جہاد میں گزری بڑا عجیب اتفاق ہے کہ اگلے دن میں نے ایک جنگل میں سلطان مرحوم کا ایک کیمپ دیکھا' ایک چوکی دیکھی۔ آثار ملے' کیا عجیب لوگ تھے کہاں غزنی اور کہاں یہ ویرانے' گھوڑوں کا سفر تھا لیکن کفر کے مقابلے کے لئے اور ہندوستان میں سب سے زیادہ پوجے جانے والے بڑے بت کو توڑنے کے لئے غزنی سے ستر بار ہندوستان پہ حملہ آور ہوا اور اُس بت کو توڑ کر دم لیا۔ تو انہوں نے اثنائے سفر کسی چرواہے کو دیکھا اُس سے باتیں کیں نوعمر سا لڑکا تھا انہیں اچھی لگی اُس کی بات اس سے دوستی ہو گئی سلطان کی' اُسے ساتھ رکھ لیا۔ اب وہ نوعمر سا چرواہا ہے اور ہمہ وقت سلطان کے ساتھ ہے سلطان کھانا کھاتے ہیں تو وہ ساتھ ہے' باہر تشریف لاتے ہیں تو وہ ساتھ ہے' آرام کرنے جاتے ہیں تو اُسے ساتھ کا کمرہ ملا ہوا ہے' تو جو پرانے درباری تھے اور وہ سلطان کے باپ دادا سے خدمت کرتے آرہے تھے انہیں بڑی عجیب بات محسوس ہوئی کہ ہمارے باپ دادا ان کے باپ دادا کی خدمت کرتے گزر گئے اور ہم نے دنیا کے سفر ان کی ہم رکابی میں کئے ایک عالم کو فتح کر ڈالا جانیں گنوائیں بیٹے شہید کروائے ہمارے بزرگ بھی خادم ہم بھی' ہمیں تو کسی وقت حضوری نصیب ہوتی ہے یہ ایک عام سا لڑکا ہے چرواہا اور یہ ہم وقت سلطان عالی کے ساتھ ہے، تو انہوں نے کسی نہ کسی طرح اپنا دکھ سلطان تک پہنچایا کہ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ہماری تو نسلیں سلطان کی نسلوں کی خدمت کرتے بیت گئیں' ہمیں تو کسی لمحے کبھی کسی خاص موقع پر حضوری نصیب ہوتی ہے یا کسی مشورے کے لئے طلب کیا جاتا ہے اور یہ ایک نوعمر سا چرواہا ہے عجیب سا لڑکا ہے یہ ہمہ وقت سلطان کے ساتھ ہے۔ سلطان نے اُس بات کا جواب دینے کی بجائے فتح کے بعد جب دارالخلافہ پہنچے تو اُس فتح کے جشن کا اعلان فرما دیا تمام اراکین سلطنت کو تمام وزراء کو تمام جرنیلوں کو دعوت دی گئی اور جو مالِ غنیمت آیا تھا اُس میں سے مختلف چیزوں کے نام لکھ کر یا چیزیں مہیا کر کے سجا دی گئیں کہ آج جشن فتح ہے اور یہ سارے انعامات ہیں اور جس کو جو چیز پسند آئے وہ اُس پہ ہاتھ رکھ دے وہ اُس کی ہے' کہیں خوبصورت گھوڑوں کی فہرست ہے کہیں زر و جواہر کی فہرست ہے کہیں خوبصورت اسلحہ کی اور زرہ کی اور تلواروں کی فہرست ہے کہیں خوبصورت جاگیروں اور باغات کی فہرست ہے کہیں محلات اور مکانوں کی فہرست غرض جو جو چیزیں' کہیں اعلیٰ ترین لباس کی کہیں مال و دولت کی تو وہ الگ الگ فہرستیں لگا دی گئیں کہ جسے جو چیز پسند ہو وہ اُس پہ ہاتھ رکھے اُسے وہ دولت مہیا کر دی جائے گی۔ اب دعوت کے بعد جتنے اہل دربار اٹھے سب نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق کوئی نہ کوئی چیز پسند کر لی کسی نے گھوڑے کسی نے جاگیر کسی نے مال و دولت کسی نے اسلحہ تو جو چیز جس کو پسند تھی جو مزاج تھا اُس پہ ہاتھ رکھ دیا۔ ایاز اپنی جگہ سے اٹھا اور اُس نے سلطان کے کندھے پہ ہاتھ رکھ دیا کہ میرے لئے یہ دولت کافی ہے۔ تب سلطان نے انہیں بتایا کہ دیکھو یہ جتنی چیزیں تم نے لی ہیں میرے دربار میں ان کی کمی نہیں ہے اور انشاء اللہ اور فتوحات ہوں گی اور غنیمت آئے گی اور مال آئے گا اور سب ویسے بھی تم میں تقسیم ہوتا ہے لیکن یہ ایک ہی بندہ ہے جس نے ان ساری نعمتوں کو ٹھکرا کر سلطان کے کندھے پہ ہاتھ رکھ دیا اب جس کا سلطان ہے سلطنت تو ساری اُس کی ہے' تم نے تو ایک چیز کا انتخاب کیا اور یہ تو ساری سلطنت لئے بیٹھا ہے۔

اگر دنیوی حکمران کی دوستی اتنی عظیم ہے تو کسی سے پروردگار عالم دوستی کر لے تو دو عالم اُس کے ہیں کائنات اُس کی ہے خدائی اس کی ہے جس کا خدا ہے کائنات اُس کی ہے جس کا خالق کائنات ہے ایک عام

www.naqshbandiaowaisiah.com

آدمی ایک فقیر آدمی ایک خطا کار واہ کیا خوب بات کہی جا رہی ہے یہ پارساؤں سے نہیں کہا جا رہا، یہ نیکو کاروں سے علماء سے نہیں کہا جا رہا، یہ بڑے بڑے بزرگوں سے نہیں کہا جا رہا، یہ بات تو گنہگاروں سے ہو رہی ہے، خطا کاروں سے ہو رہی ہے، بدکاروں سے ہو رہی ہے کہ آؤ اللہ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور یہ وعدہ کرلو کہ اے اللہ آج کے بعد خلوص دل سے میری پوری کوشش ہوگی کہ تیری اور تیرے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی نافرمانی نہ کروں تو تمہیں اللہ کی دوستی نصیب ہو جائے گا، عجیب بات ہے کہتے ہیں اسلام پہ چلنا بڑا مشکل ہے اسلام بڑا مشکل مذہب ہے کیا مشکل ہے؟ ہاں ہم اپنے لئے خود مشکلیں پیدا کرتے ہیں اپنے آپ کو خطاؤں کا عادی کر لیتے ہیں اور خود کو بدلنا نہیں چاہتے۔

اسلام میں تو جتنی چھوٹ اللہ نے دی ہے اور اس امت کو جتنی دی ہے اُس کا احاطہ ممکن ہی نہیں اور یہ تو نعمت تقسیم ہو رہی ہے شعیب علیہ السلام کے زمانے میں' اب زمانہ ہے محمد رسول اللہ ﷺ کا' آج اگر کوئی دامن مصطفوی ﷺ سے وابستہ ہو جائے' اپنی زندگی کے گناہوں کا اقرار کرلے اور اللہ سے بخشش چاہے' اور یہ عہد کرلے کہ اے اللہ میں تیرے اور تیرے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی نافرمانی نہیں کروں گا تو اُسے اللہ کی دوستی نصیب ہو جاتی ہے' وہ ولی اللہ ہو جاتا ہے بس اتنی سی بات ہے ولی اللہ بننے میں اور ولایت سے محروم رہنے میں' ایک قدم ہے اُدھر ہے تو پھر صدیوں کی دوری پڑ جاتی ہے اور ایک قدم ہے کہ راست کی کی طرف آ گیا تو ایک لمحے میں سارا معاملہ طے ہو گیا۔ اللہ کریم ہمیں احساس گناہ بھی عطا فرمائے توبہ کی توفیق عطا فرمائے بخشش مانگنے کی توفیق عطا فرمائے اپنے اور اپنے حبیب ﷺ کی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے اور محبت الٰہیہ کا چسکا ڈال دے۔

وآخر دعونا ان الحمدللہ رب العلمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خواب

جو شاعرِ مشرق نے تھا خواب حسین دیکھا
وہ قائداعظمؒ کے ہاتھوں سے ہوا پورا
اس وعدے پہ خالق نے' یہ پاک وطن بخشا
کہ دینِ محمد ﷺ کا' ہم بول کریں بالا
لگتا ہے بظاہر یہ' کہ خواب ہوا پورا
تعبیر کو گر دیکھیں' تا حال ہے مستورہ
مغرب کی غلامی سے' آزاد ہوئے نہ ہم
ہر آن کھڑے' بیٹھے' بھرتے ہیں انہی کا دم
اربابِ سیاست تو' مغرب کے ہیں دلدادہ
اپنایا ہوا سب نے' اغیار کا ہے جادہ
کہ طرزِ معیشت بھی' کافر کی ہے اپنائی
ہم چھوڑ کے دیں رب کا' کہلاتے ہیں ہر جائی
تعلیم وسیاست میں اسلوب ہیں مغرب کے
جادو وہ چلا ان کا مرعوب ہوئے ان سے
آقا ﷺ کی غلامی سے کردار ہو تابندہ
ہوں خواب ہمارے بھی تعبیر سے شرمندہ
اب عہد وفا اپنا تو یاد اویسی کر
کہ عظمت رفتہ ہے' اس بات میں ہی مضمر

☆......انجینئر عبدالرزاق اویسی ٹوبہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

ذمہ داری اور اس کا احساس

اسلام حلیے سے اور شکلوں سے نہیں کردار سے ناپتا ہے اور بہت بڑا کام یہ ہے کہ واقعی اُس کے دل میں انوارات الٰہی ہوں واقعی اُسے منازل و مقامات قرب نصیب ہوں لیکن اُس کا رہن سہن اپنے معاشرے اور اپنی حیثیت کے مطابق ہو اور یہ بہت مشکل ہے۔ آسان کام نہیں ہے' بڑے بڑوں کے ہوش گم ہو جاتے ہیں' بے اختیار ہو جاتے ہیں! عام آدمی کی زندگی جینا صاحب حال ہوتے ہوئے سب سے مشکل کام ہے لیکن اُس زندگی میں وہ ترتیب جو اُسے اسلام عطا کرتا ہے ہونی چاہیے۔ عبادت کے وقت عبادت' مزدوری کے وقت مزدوری کام کے وقت کام اور آرام کو قربان کر کے مزید کام کریں۔

الحمدللہ رب العلمین. والصلوۃ والسلام علیٰ حبیبہ

محمد والہ واصحابہ اجمعین o

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمن الرحیم o

عزیزانِ گرامی! اسلامی بنیادی طور پر کیا فلاسفی ہے؟ کیا نظریہ ہے اور کس چیز پر انحصار کرتا ہے؟ اللہ کریم کی یہ کائنات رواں دواں تھی' لوگ زندگی گزار رہے تھے' لوگوں کے پاس ذرائع معاش بھی تھے اچھے یا بُرے' کھاتے پیتے بھی تھے' گھر بھی بساتے تھے' اولادیں بھی ہوتی تھیں حکومتیں بھی تھیں ممالک بھی تھے۔ زندگی کا ہر کام لوگ کرتے تھے' لیکن اُس میں عالمی سطح پر ملکی سطح پر قومی سطح پر اور ذاتی سطح پر کوئی ترتیب نہیں تھی۔ کوئی ایسا نظام نہیں تھا جو نوع انسانی کو یکجا کر سکے' نوع انسانی کو ایک دوسرے کے لئے مفید ثابت کر سکے۔ اسلام نے آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے نوع انسانی کو ترتیب عطا کی۔ اب ظاہر ہے ہر ترتیب کے لئے کوئی بنیاد ہوتی ہے' ایک نقطہ ایک مقام بنیادی ہوتا ہے۔ جیسے آپ دیکھتے ہیں آپ کے ملک میں ایک فوج کی ترتیب ہے لیکن حکومت اُس کا بنیادی اور مرکزی نقطہ ہے' جس سے وہ شروع ہوتی ہے اور جس پر ختم ہوتی ہے۔ انسان کے لئے اللہ جل و علیٰ نے اپنی ذات اپنی معرفت اور اپنے ساتھ ایمان کو بنیاد قرار دیا۔ اس ایک نقطے نے ساری مخلوق کو یکجا کر دیا۔ ساری انسانیت کو ایک مقام پر کھڑا کر دیا۔ تم کس کے بندے ہو' اللہ کے۔ میں کس کا بندہ ہوں' اللہ کا' وہ کس کا بندہ ہے' اللہ کا' انسانوں میں مغائرت ختم ہو گئی۔ اب جس جس نے اس نقطے کو قبول نہیں کیا اور اللہ پر ایمان نہیں لایا تب سے اب تک دیکھ لو تاریخ انسانی گواہ ہے کہ کفار کی زندگیوں میں کبھی کوئی ترتیب درست نہیں بیٹھی۔ ہمیشہ ہر فرد الگ جیتا ہے ہر شخص اپنے مفادات کے لئے محنت کرتا ہے اور ہر شخص اپنی الگ زندگی جیتا ہے!

ایمان کے بعد آپ ارکان اسلام کو دیکھیں عبادات کو دیکھیں' ہر جگہ ایک ترتیب موجود ہے لاکھوں آدمی حج کے اجتماع پہ جمع ہوتے ہیں عرفات میں امام تو ایک ہوتا ہے' حرم میں امام تو ایک ہوتا ہے۔ اب اُس ایک آدمی کے اشارے پر لاکھوں آدمی رکوع سجود کر رہے ہیں اُن میں کوئی کہے کہ اسے رکوع سجدے کرنے دو میں جماعت میں تو شامل ہوں تو اپنی فرصت میں جب چلا جائے گا میں کر لوں گا رکوع سجود' تو اُس کی نماز ہو جائے گی؟ حج ادا ہو جائے گا؟ آپ یہاں نماز پڑھتے ہیں ایک امام ہے' سینکڑوں مقتدی ہیں' اب کوئی کہتا ہے میری ذرا طبیعت نہیں ٹھیک تو میں تھوڑی دیر اونگھ لیتا ہوں پھر بعد میں میں اسی طرح کر لوں گا جس طرح اس نے رکوع سجود کیا اُس کی نماز ہو جائے گی جماعت سے؟ ایک ترتیب ہے اُس کے لئے ایک وقت ہے ایک طریقہ کار ہے جو کرے گا کرے گا

www.naqshbandiaowaisiah.com

جو نہیں کرے گا رہ جائے گا۔ تمام عبادات کو رمضان کو زکوٰۃ کو فرائض کو واجبات کو سنن کو دیکھ لیں ایک خوبصورت ترتیب ہے اور ہر چیز موتیوں کی طرح پروئی ہوئی ہے۔

مومن کی زندگی ایک ایسی ترتیب میں پرو دی گئی ہے جو اللہ نے بنائی ہے اور جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے ہر بندہ مومن اتنا اہم ہے اتنا قیمتی ہے کہ اُس کا نظام اوقات اللہ رب العزت ترتیب دیتے ہیں اُسے کب سونا ہے کب جاگنا ہے کیا کرنا ہے کیا نہیں کرنا۔ اتنی عظمت ہے ہر مومن کے لئے کہ اللہ اور اللہ کا رسول ﷺ اُسے نظام حیات عطا فرماتے ہیں۔ اب اس کا احساس خود اُسے ہو یا نہ ہو۔ پوری حیات طیبہ ﷺ میں دیکھ لیں۔ ترتیب نظام اوقات' ذمہ داریاں اور کام موجود ہے اور آج تک کی امت مرحومہ کی تاریخ پہ نظر دوڑایئے جہاں یہ ترتیب خراب ہوئی وہاں سے امت کا زوال شروع ہو گیا اور جب کسی بندہ حق نے اللہ کی توفیق سے پھر یہ ترتیب قوم کو لوٹا دی وہاں سے پھر اقبال مندی کی طرف چل پڑے! عجیب بات یہ ہے کہ ذکر اذکار کو' اللہ اللہ کرنے کو یا کہہ لیجئے تصوف کو زیادہ آسان لفظوں میں کہہ لیجئے تو فقیری کو ایک ایسا تصور دے دیا گیا ہے کہ یہ کوئی الگ سی مخلوق ہوتی ہے اور ناکارہ سے لوگ ہوتے ہیں بلکہ انہیں تو آبادیوں میں ہونا نہیں چاہئے یہ تو جنگلوں میں بسیں' جانوروں کے ساتھ رہیں' یہ تصور ہمارے ہاں ہندوازم سے آیا ہے۔ ذاکر' صوفی اللہ اللہ کرنے والا دوسروں سے بہت بہتر انسان ہوتا ہے۔ ذکر کی برکت یہ ہوتی ہے کہ اپنے ہم عصروں میں وہ ممتاز ہوتا ہے ایمان ویقین کے اعتبار سے بھی اور اپنی کارکردگی کے اعتبار سے بھی اور کسی لباس سے مختص نظر نہیں آتا کہ لمبا سا چغہ پہنو دو ٹوپی پہنو اوپر پگڑی باندھو اوپر ایک چادر دے دو تو پیر صاحب ہو گئے اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دیکھا یہ جاتا ہے کہ اتباع شریعت میں وہ دوسروں سے کتنا ممتاز ہے' دوسروں کی بہتری کے لئے وہ دوسروں سے کتنا آگے ہے' دنیا کی خیر کے لئے وہ دوسروں سے کس قدر آگے ہے' اوقات کار میں وہ کتنا کام کرتا ہے اور دوسرے لوگ کتنا کام کرتے ہیں کیا خصوصیات ہیں اُس کی۔

کائنات میں بے مثل بے نظیر ہستی محمد رسول اللہ ﷺ کی ہے لیکن آپ ﷺ کی بود و باش ایسی تھی کہ باہر سے لوگ ملنے آتے تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین خصوصاً سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اشارہ فرماتے کہ یہ حضور ﷺ تشریف رکھتے ہیں ورنہ نئے آنے والے کو دقت ہوتی تھی کہ آپ ﷺ کا رہن سہن آپ ﷺ کا لباس آپ ﷺ کا اٹھنا ویسا ہی ہوتا تھا جیسا عام صحابی کا تو کوئی ایسا امتیازی نشان نہیں تھا کہ کوئی خاص قسم کی پگڑی ہو خاص اوپر ٹوپی ہو خاص چادر لپیٹی ہو جس طرح آجکل کا رواج ہے۔ گرمی سے مر رہے ہیں اور چھ چھ چادریں لپیٹ رکھتی ہیں کہ پیر صاحب ہیں جی برقعہ بنا رکھا ہے۔

اسلام حلیے سے اور شکلوں سے نہیں کردار سے ناپتا ہے اور بہت بڑا کام یہ ہے کہ واقعی اُس کے دل میں انوارات الٰہی ہوں واقعی اُسے منازل ومقامات قرب نصیب ہوں لیکن اُس کا رہن سہن اپنے معاشرے اور اپنی حیثیت کے مطابق ہو اور یہ بہت مشکل ہے۔ آسان کام نہیں ہے' بڑے بڑوں کے ہوش گم ہو جاتے ہیں' بے اختیار ہو جاتے ہیں! عام آدمی کی زندگی جینا صاحب حال ہوتے ہوئے سب سے مشکل کام ہے لیکن اُس زندگی میں وہ ترتیب جو اُسے اسلام عطا کرتا ہے ہونی چاہیے۔ عبادت کے وقت عبادت' مزدوری کے وقت مزدوری کام کے وقت کام اور آرام کو قربان کر کے مزید کام کریں۔ اگر ترتیب نکال دی جائے تو ایک آوارہ گروہ بن جاتا ہے جس کی کوئی حیثیت نہیں بنتی۔ میں نے عرض کیا نا کہ صوفیا کی اکثریت اوسان کھو بیٹھتی ہے اور وہ تو مکلف نہیں رہتے۔ پیروکار بھی اُس کو طریقہ حیات بنا لیتے ہیں۔ لیکن یہاں اللہ کا احسان ہے نہ حضرت رحمتہ اللہ علیہ پر سکر وارد ہوا اور نہ اللہ نے مجھ پر کیا، اللہ کا احسان ہے کہ ہم باہوش ہیں' مکلف ہیں اور زندگی کی ترتیب کے مکلف ہیں اور اُس کے مطابق بسر اوقات کرتے ہیں۔

یہ درست ہے کچھ لوگ سیکھنے والے ہوں گے کچھ سکھانے والے ہوں گے لیکن سب کی ایک ترتیب ہے۔ جیسے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر دو آدمی بھی سفر پر نکلو تو اُن میں سے ایک کو امیر مقرر کر لو۔ جہاں کہیں دو

ساتھی بھی ہیں وہاں بھی ایک ذمہ دار ہونا چاہیے اور ایک اُس کا ساتھی ہو یا دس ہیں بارہ ہیں' چار ہیں پھر ان کے عمل سے ان کے لوگوں کے ساتھ سلوک سے اُن کے کردار سے لوگوں نے اس نعمت کو قبول کرنا ہے' ایک آدمی خود اپنا کردار پیش نہیں کرتا اور بڑے بڑے وعظ کرتا ہے تو اُس سے کوئی فرق نہیں پڑتا باتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ ہاں لوگوں کو نظر آئے کہ یہ آدمی سچا ہے کھرا ہے دیانت دار ہے امین ہے تو وہ چیز انہیں متوجہ کرتی ہے۔ کیسی عجیب بات ہے کہ آپ کو ایک ترتیب دی گئی کہ ہر ذمہ دار شخص ہر مہینے اپنی رپورٹ بھیجے گا۔ اس کی کیا ضرورت ہے؟ ضرورت یہ ہے کہ یہ پتہ چلتا رہے کہ کہاں کتنا کام ہو رہا ہے اور اگر کام ہو رہا ہے تو مرکز اُس میں کیا اُس کی خدمت کر سکتا ہے۔ وہاں اُسے کسی قسم کی دقت ہے' اُسے کتابیں چاہئیں اُسے کوئی اطلاعات چاہئیں انفارمیشن چاہیے کیا اُس کی ضرورت ہے' کیا اُس کے مسائل ہیں' کتنا کام ہوا ہے اور کتنا نہیں ہوا۔ اب کل کی ڈاک میں ایک ساتھی کی ستمبر سے لیکر دسمبر تک کی رپورٹیں آئیں اوپر نام اور نیچے دستخط اب جب ستمبر اکتوبر نومبر دسمبر کی بیٹھ کر آپ ایک دفعہ لکھ کر انہیں الگ الگ لفافوں میں ڈالیں گے تو ایک دن کے چھ لفافے آئے اور اُن میں صرف وہ ایک فارم ہے اوپر نام ہے اور جگہ کا نام ہے نیچے دستخط ہیں یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ یہ تو یہی بات ہوئی کہ شام کو اٹھیں گے جی فارغ ہوئے تو پانچوں نمازوں کی اٹھک بیٹھک کر لیں گے اور باجماعت کا ثواب مل جائے گا۔ یہ تو مقصد نہیں ہے' آپ ایک کاغذ سیاہ کر کے بھیج دیں اور وہ خانہ پُری ہو جائے اس سے کیا حاصل!

اب اس سے میں نے جو سمجھا وہ یہ ہے کہ ان حضرت نے کام نہیں کیا روٹین میں جو ذکر ہوتا ہے جو آ گئے دو آ گئے دو کو کرا دیا یا چار آ گئے چار کو کرا دیا یا کوئی نہ آیا تو نہ کیا بس۔ روٹین میں وقت گزرتا رہا خیال آیا کہ بھئی وہ رپورٹیں لیٹ ہو گئیں پانچ چھ اکٹھی لکھ کے بھیج دیں تو یہ کوئی خانہ پُری تو مقصد نہیں ہے۔ گذشتہ کئی مہینوں سے ہر اجلاس پہ یہ شکایت ہوتی ہے کہ جی وہ رپورٹیں مجازین کی اور امراء کی نہیں پہنچتی ہیں۔ عجیب بات ہے! اگر نہیں پہنچتی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بندہ مہینے میں ایک فارم کی خانہ پُری کر کے بھیج نہیں سکتا، وہ کام کیا کرتا ہوگا۔ یعنی جس بندے میں اتنا تحمل ہے کہ مہینے میں ایک بار اپنے حالات یا جو کچھ اُس نے کیا ہے کارکردگی کا ایک فارم پر کر کے ڈاک میں نہیں ڈال سکتا۔ کم و بیش اوسطاً اگر اوسط نکالی جائے تو غالباً تین کے لگ بھگ روزانہ کے خط ہوتے ہیں جن کے جواب میں خود دیتا ہوں' خط پڑھتا بھی ہوں جواب بھی دیتا ہوں۔ وہاں بھی لوگوں کو شکایت ہوتی ہے کہ آپ لمبا نہیں لکھتے اور جب خود لکھتے ہیں تو بعض اوقات آٹھ آٹھ صفحے لکھے ہوتے ہیں اور ان میں کام کا ایک فقرہ ہوتا ہے باقی سارا قصہ کہانی ہوتا ہے۔ آٹھ صفحوں میں سے ایک بات کام کی ملتی ہے کہ میری طبیعت خراب ہے یا بیٹا بیمار ہے یا مجھ پر مقدمہ بن گیا ہے کوئی ایک کام کی ایک بات ہوتی ہے تو باقی آٹھ صفحے ہوتے ہیں اور تمہید یہ کرتے ہیں احسان کرتے ہیں مجھ پر تمہید یہ کرتے ہیں کہ میں اتنے عرصے سے ذکر کر رہا ہوں بھئی! چھوڑ دو کر رہے ہو۔ جو ذکر نہیں کرتے وہ بھی خط تو لکھتے ہیں جواب تو انہیں بھی دیا جاتا ہے۔ اتنے عرصے سے بیعت ہوں یہ احسان کرتے ہیں کہ ہم نے آپ پر احسان کر رکھا ہے اس لئے آپ ضرور جواب دیں۔ اس کے باوجود کبھی میں نے بھی شکایت کی ہے؟ روزانہ ناشتے کے بعد پہلا کام یہ ہوتا ہے کہ روزانہ کی ڈاک روزانہ نکال دی جائے۔ تو آپ کی طبیعت پہ مہینے میں ایک فارم پُر کرنا بار گراں گزرتا ہے تو پھر کیا کام کر رہے ہیں آپ؟ اب آپ کام نہیں کر رہے تو اللہ کریم آپ کو جنت الفردوس عطا کرے ہمیں اُس پہ کیا اعتراض ہے لیکن ہمارے کس کام کے! جنت میں جائیں تو جائیں ہمیں اس سے کیا غرض۔ دین کے کسی کام آئے' انسانیت کے کسی کام آئے امت کے کسی کام آئے! یہ تو کسی کو جو ذکر نہیں کرتے اللہ اُن سب کو جنت بھیج دے تو کون ہے جو اُسے منع کرے گا۔ اُس کے لئے صرف ایمان شرط ہے اُسنے کافر کے لئے منع کیا ہے کہ کافر کو نہیں بخشوں گا جو کفر پر مرے گا لیکن مرنے سے پہلے وہ بھی توبہ کر جائے تو اُس کی صرف توبہ اُس کی بخشش کے لئے کافی ہے اُس کی بخشش کو تو کوئی نہیں روک سکتا وہ جسے چاہے بخشے جتنا چاہے بخشے۔ سوال یہ ہے کہ جو ذمہ داریاں تھیں جو

www.naqshbandiaowaisiah.com

اللہ کریم نے اور اللہ کے حبیب ﷺ نے ہمارے ذمے لگائیں ہیں اُنمیں سے ہم نے کیا ادا کیا۔

ہندوانہ تہوار ہے ''بسنت'' اب اُس کے لئے تو کراچی تک سے اور پشاور تک سے ٹرینیں لاہور جمع ہو رہی ہیں کہ وہاں بسنت منایا جائے گا وہ تو کسی پر احسان نہیں کر رہے۔ ہزاروں روپے ایک ایک فرد خرچ کر کے آئے گا۔ رات ٹیلی ویژن پر دکھا رہے تھے نوجوان بچیاں بھی آ رہی ہیں کراچی سے نہ کسی کو پردے کا ڈر ہے نہ کسی کو اعتراض ہے نہ کسی کا کوئی مسئلہ ہے تو بسنت ایک تہوار تو ہندوؤں کا ہے اُس تہوار کے لئے ہم اگر اتنا اہتمام کر سکتے ہیں یا یہ کہا جاتا ہے کہ جی خوشی کا ایک اظہار ہے کرنا چاہئے۔ حالانکہ اس کی بنیاد مسلمانوں کے قتل عام پر رکھی گئی تھی یہ تہوار جو ہے یہ ایجاد تب ہوا تھا جب مسلمانوں کا قتل عام کر کے ہندوؤں نے شروع کیا تھا یہ لمبی تفصیل ہے میں اُس میں جانا نہیں چاہتا اُس پر شروع ہوا تھا۔ اس طرح ''اپریل فول'' مناتے ہیں اُس کی بنیاد بھی ٹیپو سلطان شہید رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ دھوکے پر رکھی گئی تھی۔ یکم اپریل تھی جب جعفر از بنگال' صادق از دکن میر صادق نے فوج کو تنخواہ لینے کا حکم دے دیا اور انہیں گھر بھیج دیا سلطان کو اُس سے بے خبر رکھا اور انگریزوں کو حملے کا اشارہ کر دیا تو انگریز منایا کرتے تھے ''فرسٹ اپریل فول'' ہم بھی مناتے ہیں۔ مجھے اُن کے منانے پہ اعتراض نہیں ہے ہر ایک نے اللہ کریم کے پاس جانا ہے اور جو کچھ کر رہا ہے اپنے لئے کر رہا ہے جواب دے گا۔ میں تو صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ان رسومات کے دلدادہ اُس کی پابندی اوقات سے نہیں چوکتے تو یہ اللہ اللہ کرنے والے کیوں اپنی ذمہ داریوں سے چوکتے ہیں۔ اہل اللہ کی کرامات میں جو بات سرفہرست ہے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین ہوں یا آئمہ کرام یا اولیاءِ عظام وہ یہ ہے کہ دنیا حیران ہو جاتی ہے کہ اس شخص کی زندگی اتنی تھی اس نے کام اتنا کیا جو صدیوں میں نہیں ہو سکتا۔ آئمہ فقہ میں سے ایک امام صاحب کی وصیت تھی کہ میرے غسل کے لئے جو پانی گرم کیا جائے اُس کے نیچے جو آگ جلائی جائے وہ اُن تراشوں کی جلائیں جو میں نے زندگی بھر قلمیں تراشیں اور اُن کے جو تراشے بچے اور اُن کی تصنیفات کو زندگی پر پیدا ہونے سے لیکر مرنے پر تقسیم کیا گیا تو اٹھارہ صفحے فی یوم آئے بچپن گزرا جوانی گزری تعلیم حاصل کی پھر لکھنا شروع کیا اور اتنا لکھا تفاسیر' احادیث' فقہ' اتنا لکھا کہ اٹھارہ صفحے فی دن پوری زندگی پر آئے۔ یعنی اُن کی زندگیوں میں اللہ کریم برکت دے دیتے ہیں۔ برکت سے یہ مراد ہوتی ہے کہ وقت تھوڑا ہوتا ہے اور کام بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔

خود اگلے دن سٹیلائٹ پہ ایک پروگرام چل رہا تھا اُن لوگوں کا جنہوں نے بہت کارہائے نمایاں کئے اُن میں سرفہرست اہل مغرب یہ کہہ رہے تھے کہ واحد ہستی ہے محمد رسول اللہ ﷺ جس نے صرف تئیس برسوں میں پوری روئے زمین کو انقلاب آشنا کر دیا۔ یہ کافر بھی قبول کر رہے تھے کہ صرف

Just In Twenty Three Years یہ الفاظ تھے اُن کے
Just In Twenty Three Years
He Chancgedthe Whole World

صرف تئیس برسوں میں روئے زمین کو ایک انقلاب آشنا کر دیا اور ایک تبدیلی پیدا کر دی انسانوں میں۔ دیکھا یہ جاتا ہے کہ کس کو وقت کتنا ملا اور اُس نے کام کتنا کیا اور کام کی توفیق وہ اُسے دیتا ہے جو خلوص سے کرنا چاہتا ہے۔

مجھے اس چیز سے بڑی کوفت ہوتی ہے کہ جب ہر مہینے کے اُس آپ کے اجلاس کے بعد کی رپورٹ میں یہ بات سرفہرست ہوتی ہے کہ "Monthely Reports" منتھلی رپورٹس نہیں آ رہی ہیں۔ بھئی! کیا عجیب بات ہے اب وہ کام نہیں کرنا چاہتے۔ یا کرتے نہیں ہیں جب کرتا ہی کچھ نہیں بندہ تو رپورٹ کیا بھیجے گا! آپ اپنا روزگار کریں آپ اپنے بچے پالیں' آپ اپنا کاروبار کریں لیکن چوبیس گھنٹے میں سے کوئی دس منٹس چوبیس منٹس ہی سہی وہ اپنے مشن پہ دین پہ بھی لگائیں تو سہی اگر ایک مہینہ آپ چوبیس چوبیس منٹ روزانہ لگاتے رہیں تو اُس کی کچھ تو اُس میں یا رکاوٹ ہوگی یا اُس کی ترقی ہوگی یا اُس میں کچھ تو ہوا ہوگا۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

آپ نے کیا کھویا کیا پایا وہ بتائیں تو سہی ۔ تا کہ اُس کے مطابق مزید لائحہ عمل بنایا جائے یا آپ کو بتایا جائے یا کچھ کوشش کی جائے ۔ ایک حیوان بھی زندگی جیتا ہے روزی پیدا کرتا ہے بچے پیدا کرتا ہے مر جاتا ہے خاندان اُس کا تسلسل قائم رہتا ہے اگر یہی کچھ انسان نے بھی کر کے مر جانا ہے تو انسان میں اور حیوان میں فرق کیا ہے!

دوسری بات یہ ہے کہ یہ کوئی ایسی تنظیم نہیں ہے کہ جو لوگوں کو طے کرنا چاہتی ہے اور اُن پر مسلط ہونا چاہتی ہے یہ تو لوگوں کی خیر خواہ ہے اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا چاہتی ہے اور اللہ کے غضب سے بچانا چاہتی ہے یہ کام محبت سے ہوتا ہے یہ کام جبر سے یا حسد سے یا دوسرے کو مغلوب کرنے کے نظریے سے نہیں ہوتا ۔ اللہ کی مخلوق سے آپ کو محبت ہوگی تو آپ چاہیں گے کہ اس کا بھلا ہو ۔ ہم چاہتے ہیں میری اولاد کا بھلا ہو ہمیں اُسی سے محبت ہے ہم چاہتے ہیں احباب کا بھلا ہو اُن سے محبت ہے اور یہ چاہنا کہ اللہ کی ساری مخلوق کا بھلا ہو ۔ یہ اظہار محبت ہے' محبت سے ہو گا ۔

صوفیا نے بڑے بڑے مجاہدے کرائے اور ہمارے سلسلے میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جن سے اُن کے اساتذہ نے دو دو سال ایک ایک لطیفے پہ لگوائے دو سال میں ایک لطیفے کا سبق دیتے تھے پھر دو سال بعد دوسرا ۔ یہ توفیق اللہ نے حضرت رحمتہ اللہ علیہ کو عطا کی یا وقت کی ضرورت تھی کہ ہم نے چند دنوں میں لوگوں کو نہ صرف لطائف بلکہ فنا بقا تک جاتے دیکھا اس کے بعد بھی گواہ ہیں اور تھوڑے سے عرصے میں اس دعوت ذکر کو روئے زمین پر پھیلتے دیکھا اُس کے ہم چشم دید گواہ ہیں ۔ ایک آدمی دور دراز دیہات میں ایک گاؤں میں بیٹھا ہے' دیہاتی آدمی ہے' کاشت کار ہے اور اُس کی بات روئے زمین پہ سُنی جاتی ہے ۔ تھوڑے سہی لیکن کوئی ملک ایسا نہیں' جہاں لوگ لبیک نہیں کہتے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ ہمارے بہت سے پیر خانے ایسے ہیں جو یہ میرے ساتھ بھی یہ بات ہوئی ہے کہ عجیب بات ہے یار یہ ایسا کام ہے اسے اتنی دور تک پھیلا دینا یہ کیسے ممکن ہے یہ تو لوگ چھپ کے کرتے ہیں ایک سیاسی نعرے کو پھیلانا'

کسی دوستی دشمنی کی بات کو پھیلانا اور بات ہے لیکن یہ تو بہت مشکل کام ہے مگر یہ آپ سب کے سامنے ہوا اور ہو رہا ہے الحمدللہ تو ہر ایک کو اُس کا اپنا نصیب ملے گا جو اُس کی کارکردگی ہے جتنا خلوص ہے اور جتنا عمل ہے عمل کا وزن خلوص سے ہوتا ہے ۔ تو میرے بھائی! آپ صرف تقریروں کا انتظار نہ کیا کریں دنیا دار عمل ہے اور اُس پر جو ذمہ داری جس کے ذمے ہے خدا کے لئے اُسے پوری دیانتداری سے پورا کریں ۔ ورنہ ہماری کوتاہی سے جو لوگ اس نعمت سے محروم رہ گئے شاید اُن کی جواب طلبی ہمیں دینا مشکل ہو جائے گی ۔

الحمدللہ! ہمیں کسی سے دولت کی' کسی سے کسی سیاہی عہدے کی' کسی وزارت کی' کسی امارت کی ضرورت نہیں ہے' کسی بڑائی کا کوئی شوق نہیں ہے ایک ذمہ داری ہے خادم ہیں ایک بارگاہ کے اور اُس بارگاہ سے جو نوکری ملی ہے وہ ادا کرنی ہے تو میرا دل یہ چاہتا ہے کہ آئندہ مجھے کوئی یہ نہ کہے کہ جی احباب نے اپنی ماہانہ اطلاعات فراہم نہیں کیں یہ میری آرزو ہے میرا دل چاہتا ہے کہ ایسا ہو ۔

''المرشد'' کے لئے ہماری کوشش ہوتی ہے کہ یہ دنیوی باتوں سے یکسر پاک رہے اور اول و آخر دین کی بات کرے ۔ ورنہ شاید اس میں صرف ہم اشتہارات ہی چھاپنا شروع کر دیں تو کتنی آمدن ہو جائے ۔ دنیوی مضامین قصے کہانیاں ایک آدھ افسانہ شروع کر دیں تو کتنے غیر متعلقہ لوگ بھی اسے خرید کر پڑھیں ۔ چونکہ ناول افسانے جھوٹ تو ہر کسی کو پسند ہوتا ہے پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں' اُس کے لئے وقت بھی دیتے ہیں ۔ آپ کسی ماہانہ میگزین کو اٹھا کر دیکھیں پھر اُس کے اشتہاروں کا اندازہ کریں لاکھوں روپے اخباروں میں اور ماہانہ میگزین میں آمدن ہی اشتہاروں کی ہوتی ہے ۔ ورنہ جو پرچہ بکتا ہے وہ تو بمشکل اپنی چھپائی اور کاغذ کے اخراجات بھی پورے نہیں کرتا کہ جو آمدن لوگ اس سے حاصل کرتے ہیں اُس کا اصل بلکہ ایک الگ شعبہ ہوتا ہے مارکیٹنگ کا جو اشتہار جمع کرتا ہے اور پیسے اکٹھے کرتا ہے تو اگر پیسہ مطلوب ہو تو ''المرشد'' میں بھی یہ سب کچھ کیا جا سکتا ہے کہ ماہانہ میگزین ہے اس میں طرح طرح

www.naqshbandiaowaisiah.com

کے اشتہار شامل کئے جائیں۔ کچھ دو چار کہانیاں کوئی تاریخی کہانی کوئی افسانہ کوئی ناول کوئی ایک آدھ تقریر بھی چھاپ دی جائے تو وہ بھی رنگا رنگ ایک رسالہ بن جائے گا اور کروڑوں روپے کی آمدن ہو جائے گی۔ اُس آمدن کو ہم کیا کریں گے؟ کروڑوں روپے آنے سے اگر ایک انسان بدل جائے تو اُس کا ٹارگٹ وہ ہے۔ اُس کا ٹارگٹ روپیہ نہیں ہے اُس کا ٹارگٹ یہ ہے کہ ایک انسان تو بدل جائے کسی کے پلے تو کوئی بات پڑے کسی تک اللہ اور اللہ کے رسول اللہ ﷺ کی بات پہنچے۔

اسی طرح تعلیم کا نظام ہے ہم بڑی ہمت سے اُسے برقرار رکھے ہوئے ہیں الحمدللہ ورنہ ایک جہان اُس کے خلاف ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ اب اُس میں احباب کی شراکت اتنی ہے کہ اُس میں بچے اتنے ہوتے ہیں جو اپنا سالانہ خرچ بھی پورا نہیں کرتے اور اُس کا بہت سا حصہ مجھے دینا پڑتا ہے تو بچے تو سب کے پڑھ رہے ہیں کہیں نہ کہیں۔ لاہور جو ادارے بنے تھے جب تک وہ ضرورت مند رہے تب تک انہیں مرکز ادا کرتا رہا جب وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوئے تو تب ان لوگوں نے اُچک لئے۔ اب جو وہ کماتے ہیں وہ یہ دو چار کرنل، بریگیڈیئر کھا جاتے ہیں اور اپنا موج میلہ کر رہے ہیں۔ کیسی عجیب بات ہے ایک بین الاقوامی تنظیم سے دو چار بدمعاشوں نے چھین لئے اور ہر کوئی بے فکر ہے۔ ایک دردِ سر ہے کہ اُن کے ساتھ میں جھگڑا کرتا رہوں باقی مجھ سے تو کبھی کسی نے پوچھا بھی نہیں کہ اس میں کیا ہوا کیا نہیں ہوا' حالانکہ انہیں اب تک یہ خطرہ تھا کہ یہ ساتھیوں سے کہے گا اور وہ ہمیں مار پیٹ کریں گے۔ سمجھتے ہی نہیں ہیں لوگ' مار پیٹ کرانا تو میرا کام نہیں ہے۔ مجھے تو اللہ نے محبت بانٹنے کا حکم دیا ہے نفرتیں اور لڑائیاں بانٹنے کا نہیں لیکن لوگوں کا اپنا اپنا خیال اپنا اپنا نظریہ ہے۔ ایک حق ہے مرکز کا ایک حق ہے تنظیم کا ایک حق ہے دارالعرفان کا اُس کی ایک ملکیت ہے اُس پر آپ ناجائز قابض ہیں اُس کا جتنا دفاع ہو سکے گا وہ میری ذمہ داری ہے' جو میرے بس میں ہے وہ میں کرتا رہوں گا۔ اب ڈاکو چور ہر ایک سے چھین لیتے ہیں۔ لیکن کیا یہ ساری جماعت کی ذمہ داری نہیں ہے صرف میری ہے اور اُس پہ جو عدالتی اخراجات اٹھتے ہیں وہ مجھ سے لیے جاتے ہیں اور جو وہ کرتے ہیں وہ اداروں کی آمدن سے کرتے ہیں۔ آپ لوگوں نے کبھی اُس میں دلچسپی لی؟ پوچھا' کیا ہو رہا ہے کیا نہیں ہو رہا؟ جماعت تو آپ کی بھی ہے مرکز تو آپ کا بھی ہے اور یہ زندگی بے حسی سے نہیں جی جاتی اور یہ دنیا بے حسی سے قائم نہیں رہتی اور دین بے حسی سے باقی نہیں رہتا آدمی جانوروں کی طرح ہو جاتا ہے۔

الحمدللہ اللہ نے توفیق دی ہے اور جتنی سکت ہے اور جہاں تک توفیق ہے ہماری تو ذمہ داری ہے ہم تو بھاگ نہیں سکتے لیکن آپ کے لئے بھی میں دعا کرتا ہوں کہ آپ کو بھی اللہ احساس ذمہ داری دے۔ مجھے سخت کوفت ہوتی ہے جب میں یہ سنتا ہوں کہ فلاں صاحب مجاز ہے ایک امیر ہے اُس نے ابتدا تک نہیں کی' چھ مہینوں میں کیا فائدہ ہوا۔ اگر کوئی کام کرے تو وہ تو مہینہ بھی بے تابی سے گزارے کہ میری کارکردگی جائے میں بتاؤں میں نے یہ تیر مارا ہے۔ آدمی کا ایک مزاج ہوتا ہے کہ اُسے کوئی بھی کامیابی ہو تو وہ چاہتا ہے کہ میں یہ بیان کروں۔ اس نہ آنے سے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ لوگ کام نہیں کرتے۔ اب یہ الگ بات ہمیں تو سب عزیز ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ اللہ کے بندے ڈھیلے ڈھالے جیسے بھی ہوں اللہ کے عذاب سے بچ جائیں انہیں محبت الٰہی نصیب ہو قرب الٰہی نصیب ہو اللہ سب کی خطائیں معاف کرے اور سب کو مقامات قرب عطا کرے لیکن یاد رکھیں کہ..........

نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو ایک صحابی وضو کروا رہے تھے آپ ﷺ وضو فرما رہے تھے وہ پانی ڈال رہے تھے تو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے حق میں دعا کر دیجئے کہ میں جنت میں بھی اسی طرح آپ ﷺ کی خدمت پر مامور اور آپ ﷺ کے ساتھ رہوں۔ آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا اگر یہ چاہتے ہو تو تہجد سے میری امداد کرو' میری مدد کرو۔ یہ نہیں کہ حضور ﷺ اُس کے تہجد کے محتاج تھے لیکن شریعت ہے ہی ایک ترتیب کا نام۔ فرمایا میں تو یہ کرم کروں گا تم اپنی استعداد بھی تو ظاہر کرو۔ کم از کم تہجد تو آئندہ پابند کر لو' زندگی بھر تہجد نہ چھوڑنا' کچھ تو تم بھی کرو۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہر آدمی کی اپنی ذمہ داری کی ایک حیثیت ہوتی ہے اور اللہ کریم حاضر و غائب تمام احباب کو توفیق دے غیر ملکی احباب کو بھی چاہئے کہ وہ بھی اپنی کارگزاری کی رپورٹ بھیجا کریں۔ یورپ وغیرہ سے آجاتی ہے باقی احباب جو جہاں ہے ای میل سے بھیج دے جو دور ہے ملک سے باہر ہے۔ ای میل یورپ سے ای میلسے رپورٹ آجاتی ہے۔ میں پرنٹر سے نکال کر دفتر والوں کو دے دیتا ہوں۔ پتہ چلتا ہے کہ ان کی کارکردگی کتنی ہے کتنے مراکز ہیں کتنے لوگ ذکر کرتے ہیں کہاں انہیں کوئی تکلیف پیش آئی کہاں اللہ نے کامیابی دی کام ہو رہا ہے، اُس سے پتہ چل جاتا ہے۔ رات برطانیہ والوں کی ای میل تھی کہ جی کل ہمارا اتوار کو ماہانہ اجتماع ہے اور شام کو ہم رپورٹ بھیج دیں گے۔ الحمدللہ میرے خیال میں برطانیہ کا کوئی ایسا شہر نہیں جس میں انہوں نے مرکز نہ بنا دیا ہو اور بہت بڑی جماعت ترتیب دے دی ہے۔ سال ڈیڑھ سال کے عرصہ میں بے شمار لوگ اللہ اللہ کر رہے ہیں۔ کفرستان میں ایک روشنی کی کرن انہوں نے جلا رکھی ہے ایک شمع جلا رکھی ہے۔ محنت کرتے ہیں تو بتانا بھی چاہتے ہیں اُس کے لئے دعا بھی چاہتے ہیں۔ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ آپ پاکستان سے ایک لفافہ نہ بھیجیں تو کوشش کیجئے محنت کیجئے اور زندگی میں اللہ کے کسی ایک بندے کو اللہ سے آشنا کر دیجئے تو یہ بھی ایک بہت بڑا کام ہے۔ کچھ چیزوں کا کردار یہ ایسا عجیب سا انحصار ہوتا ہے کہ کوتاہی ہم کرتے ہیں اور گمراہ دوسرے ہو جاتے ہیں اُس کی جواب دہی ممکن نہیں ہوگی۔ گناہ نہ کرنے کا حکم ہے لیکن اگر کوئی باز نہ آئے تو پھر یہ حکم بھی ہے کہ اگر خود باز نہیں آتے تو سر عام نہ کرو' دعوت گناہ نہ بنو۔ کہ تمہیں دیکھ کر دوسرے بھی کریں کم از کم اتنا حیا تو کرو کہ وہ جرم چھپ کر کر لو۔ اس سے کیا ہوگا؟ جرم کی سزا تو ملے گی جرم تو کیا لیکن ایک اور سزا اپنے لئے اختیار نہ کرلو کہ دوسرا بھی تمہیں دیکھ کر گناہ کرے اور پھر جتنی سزا اُسے ملے وہ بھی تم پر آئے۔ تو بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کا انحصار کسی شخص پر ہوتا ہے ایک مسکین بھوکا مر جاتا ہے اور اُس کا رزق ہمارے پاس ہے وہ بھوکا مر رہا ہے ہم نے اُسے نہیں دیا تو اس کا جواب دینا آسان نہیں ہوگا۔ اگر ایک آدمی گمراہ ہو رہا ہے اور ہمارے پاس ایک اللہ کی امانت ہے ہم اُس تک پہنچائیں تو سہی قبول کرتا ہے الحمدللہ نہیں کرتا تو آپ کا حق تو ادا ہو گیا تو اسے صرف اس بات میں نہ رکھیے کہ میرے اتنے منازل ہو گئے دیکھیے اس بات سے کہ اللہ کی مخلوق میں سے کتنے بندوں کو بچانے کا سبب ہم بن گئے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری مثال ایسی ہے جیسے جنگل میں کسی نے آگ جلا رکھی ہو اور پروانے دیوانہ وار اُس میں گر رہے ہوں اور کوئی شخص اُس کے پاس کھڑا ہو جو لپک لپک کر انہیں آگ میں گرنے سے بچا رہا ہو۔ انسانیت میں آپ ﷺ نے فرمایا میری مثال ایسی ہے کہ جو دوزخ میں گرنا چاہتے ہیں میں بھاگ بھاگ کر انہیں پکڑ پکڑ کر کھینچ رہا ہوں اور قرآن نے بھی آپ ﷺ کے اس وصف کی تعریف فرمائی۔

کنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا o تم تو دوزخ میں گرنے والے تھے اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو سبب بنایا اور آپ ﷺ نے اُن لوگوں کو اُچک لیا بچا لیا۔ تو اللہ کریم توفیق دے۔ میرے بھائی اپنے کام میں باقاعدگی پیدا کرو اپنے معمولات میں باقاعدگی پیدا کرو اور اپنے اذکار میں باقاعدگی پیدا کرو۔ اپنے رزق کو حرام سے بچاؤ' زبان کو جھوٹ سے بچاؤ' فرائض سے تو مفر ہی نہیں' فرائض کے ساتھ نفلی عبادات کا اہتمام کرو' اذکار کا اہتمام کرو اور کوئی دن تلاوت قرآن سے خالی نہیں ہونا چاہئے خواہ چند آیتیں پڑھو لیکن قرآن حکیم کو ضرور پڑھا جائے۔ زبان کو درود شریف سے تر رکھو دنیا و آخرت کے لئے اس سے بڑا کوئی وظیفہ نہیں ہے اور اس سے بڑی کوئی دعا نہیں ہے۔ جب بھی یاد آئے جہاں بھی یاد آئے درود شریف پڑھتے رہو۔

اللہ کریم آپ کی مدد کرے یہ یاد رکھو انقلاب کو آنا ہے اور وہ آئے گا۔ سیلاب اور انقلاب راستے نہیں دیکھتے' راستے بنایا کرتے ہیں اس سر زمین پر حق و باطل کا معرکہ بپا ہوگا۔ حق غالب ہوگا اور نہ صرف پاکستان بلکہ برصغیر سارا اسلامی ریاست بنے گا۔ مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کب ہوگا' کیسے ہوگا یہ اُس کی پسند میں یہ جانتا ہوں کہ جو یہ درد لے کر دنیا سے

www.naqshbandiaowaisiah.com

چلا بھی گیا کہ میں اُس عظیم انقلاب کی تیاری کر رہا ہوں دنیا سے چلا بھی گیا تو اللہ اسے اس میں شامل کر لے گا۔

نبی کریم ﷺ نے بشارت دی ہے کہ آخر وقت میں "غزوۃ الہند" میں جو لوگ شریک ہوں گے وہ بلا حساب جنتی ہوں گے۔ آپ ﷺ نے پہلی جماعتوں کو بشارت دی۔ غزوہ احد والوں کو بشارت دی۔ آپ ﷺ نے بشارت دی کہ قسطنطنیہ پر جو اسلامی لشکر فتح کا جھنڈا لہرائے گا وہ بلا حساب جنت میں داخل ہوگا اور آپ ﷺ نے بشارت دی کہ غزوہ ہند میں جو مجاہدین شریک ہوں گے وہ لوگ ہوں گے جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔

علامہ ابن کثیر رحمتہ اللہ تعالےٰ نے ایک حدیث نقل فرمائی ہے کہ حشر کو کچھ لوگ اٹھیں گے' بدن دریدہ کپڑے خون آلود اسلحہ پاس اور وہ بجائے میدان حشر اور حساب کتاب کی طرف آنے کے جنت کی طرف بڑھیں گے اور تلوار کے دستے سے دروازہ کھٹکھٹائیں گے تو رضوان کہے گا کہ حضور آپ قبر سے اٹھ کر ادھر آ گئے' آپ کو تو ادھر جانا ہے ابھی تو میزان عدل باقی ہے اعمال تولے جائیں گے پھر آپ کو پل صراط سے گزرنا ہے پھر وہاں سے گزر کر اس طرف آئیں گے وہاں کا پروانہ لائیے اور ضرور آیئے۔ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ بندہ اللہ کی طرف مخاطب ہو جائے گا بار الہا ہم گمراہ تھے بے عمل تھے گنہگار تھے تو نے ہم پر رحم فرمایا اپنا نبی ﷺ مبعوث فرمایا' ہمیں دولت ایمان عطا فرمائی' ہمیں مال دیا اولاد دی گھر دیئے' جان دی لیکن تو نے ہمیں یہ توفیق بھی دی کہ تیری خاطر ہم نے گھر چھوڑ دیئے بیٹے نچھاور کر دیئے' جان بچتی تھی اس کے بھی پرخچے اڑا دیئے' ہم نے بچا کے کچھ نہیں رکھا۔ آج یہ تمہارا فرشتہ ہمیں حساب کتاب کی باتیں سناتا ہے' تو ہی بتا کہ ہم نے کیا بچا کے رکھا ہے کہ اُس کا حساب کتاب دیں تو حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ رضوان کو حکم ہوگا کہ جنت کے سب دروازے ان کے لئے کھول دو یہ ان کی پسند کہاں جانا چاہتے ہیں کہاں رہنا چاہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو بلا حساب داخل ہوں گے اور یہ انقلاب انشاءاللہ آئے گا' بہت بڑا معرکہ ہوگا مومن سرخرو ہوں گے فاتح ہوں گے اور صرف پاکستان یا بنگلہ دیش ہی نہیں یہ سارا برصغیر اسلامی ریاست بنے گا اور روئے زمین پر اسلام کی سربلندی کی بنیاد بنے گی۔ اللہ ہمیں نصیب کرے یہ اُس کی عطا لیکن زندگی ساتھ نہ دے تو ہم اس منزل کے سفر میں تو مریں۔

ومن یھا جر فی سبیل اللہ جو بھی اللہ کی طرف ہجرت کرتا ہے اگر پہلے قدم پر بھی موت آ جائے تو اُسے اجر ہجرت کا ملتا ہے جو بھی اس خلوص سے محنت کرتا ہے موت آ بھی جائے تو اس کا نقصان نہیں ہوگا اُسے انہی میں شامل کیا جائے گا تو میں یہ چاہتا ہوں کہ ہم سب اس خلوص سے محنت کریں کہ اللہ ہم غزوۃ الہند کے سپاہی ہیں ہم سے وہ کام لے۔ اللہ کرے ہمیں اس میں شمولیت نصیب ہو تو اس سے بڑا اعزاز کیا ہے لیکن ہو سکتا ہے زندگی ساتھ چھوڑ جائے اور وہ وقت بعد کا ہو تو بھی ہم اس راستے میں تو دم توڑیں۔ تو مقصد کو سامنے رکھ کر کام کیجئے اللہ کریم آپ کو توفیق دے۔

وآخر دعونا ان الحمدللہ رب العلمین

انا للہ وانا الیہ راجعون

- حضرت امیر المکرم مدظلہ کے برادر نسبتی اور سلسلہ عالیہ کے پرانے ساتھی ملک خدا بخش صاحب (منارہ) کے صاحبزادے ملک عبدالقیوم صاحب آزاد کشمیر میں فوجی خدمات ادا کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرما گئے ہیں۔
- مدیر المرشد چوہدری محمد اکرم صاحب کے والد گرامی چوہدری احمد دین صاحب گزشتہ دنوں گلاسگو (برطانیہ) میں وفات پا گئے ہیں۔
- کلر سیداں (راولپنڈی) سے سلسلہ عالیہ کے ساتھی ماسٹر محمد اظہر صاحب خالق حقیقی سے جا ملے ہیں۔
- دینہ (جہلم) سے سلسلہ عالیہ کے ساتھی صوبیدار محمد اکرم صاحب کے والد گرامی وفات پا گئے ہیں۔
- بہاولپور سے سلسلہ عالیہ کے ساتھی انوار الحق صاحب کی اہلیہ محترمہ وفات پا گئی ہیں۔
- بہاولپور سے سلسلہ عالیہ کے ساتھی محسن علی قمر صاحب پی۔اے۔ایف والے خالق حقیقی سے جا ملے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کو جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ ساتھیوں سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہر چیز کی حیات ہوتی ہے۔ ایک درخت کی جڑ سوکھ جائے تو آپ اسے جتنی زرخیز زمین میں لگا دیں اس میں اس زرخیزی کو جذب کرنے کی استعداد ہی نہیں رہتی۔ اس نے لینا ہی جڑ سے ہے۔ اسی طرح دل سب چیزوں کو وصول کرنے کا راستہ ہے جب یہی مردہ ہو جائے' جب یہ بگڑ جائے' اسی میں قبولیت کی استعداد نہ رہے تو یہ انسان کے بگاڑ کی بنیاد ہوتی ہے۔

اقتباس از ''کنز الطالبین''

تاجران : کاٹن یارن اینڈ پی سی یارن

تعاون

شیخ ناصر' شیخ عبدالستار گلی نمبر 1 بالمقابل رحمان مارکیٹ

منٹگمری بازار' فیصل آباد فون 041-617057-611857

www.naqshbandiaowaisiah.com

سوال و جواب

☆ امیر محمد اکرم اعوان ☆

دارالعرفان منارہ، ضلع چکوال 11-07-2005

سوال:- محمد رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ جنت بہت خوبصورت ہے ہم دنیا کی عارضی خوبصورتیوں میں محو ہو کر اُس کو کیوں بھول جاتے ہیں؟ نیز جنت کی حقیقت کیا ہے؟

جواب:-

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم.

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

گزارش یہ ہے کہ جنت کی خوبصورتی جنت کی آسائشوں اور جنت کی دائمی زندگی اور اُس میں اللہ کے انعامات کا ذکر قرآن حکیم میں بھی بے شمار جگہ ہے' بلکہ قرآن کریم نے تو یہ تک فرمایا ہے۔

و فی ذالک فلیتنافس المتنافسونo کہ انسان نے اگر لالچ ہی کرنا ہو تو اُسے جنت کا کرنا چاہئے۔ دنیا میں تو کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جو یقینی طور پر آرام ہی پہنچا سکے دنیا کی جن نعمتوں کے پیچھے ہم بھاگتے ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ حاصل ہو کر مصیبت بن جائیں دولت حاصل کر لیں تو اُسے ڈاکو لوٹ لیں' مکان بنا لیں تو ہو سکتا ہے اُسے آگ لگ جائے' گر جائے' یعنی کوئی بھی چیز دنیا کی ایسی نہیں ہے جس کا نفع یقینی ہو۔ اُس میں ایسے مواقع بھی آتے ہیں کہ آدمی یہ سوچنے پہ مجبور ہو جاتا ہے کہ کاش یہ میرے پاس نہ ہوتی پھر میں ان مصیبتوں میں نہ پڑتا۔ دنیا کا تو ایک اپنا نظام ہے لیکن جنت کی نعمتیں دائمی ہیں' ابدی ہیں اور ان میں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اضافہ تو ہو سکتا ہے اُس میں کمی کا کوئی اندیشہ نہیں۔ روز اول جو کسی کو ملے گا تو اللہ پاک احسان فرمائے تو وہ اس میں زیادتی تو فرما دیتا ہے لیکن جو عطا کرے گا اُس میں کمی نہیں ہوگی۔ یہ ساری باتیں اپنی جگہ ہیں لیکن جنت کی حقیقت کیا ہے' یہ بات سمجھنے کے لائق ہے۔

جنت دراصل ایک سرکاری رہائش گاہ ہے اللہ جل شانہٗ کی طرف سے اُس کے اُن بندوں کے لئے جنہوں نے اُس کی اطاعت کی یا جنہیں بھی اُس نے بخش دیا اُس کی مرضی کہ کس کے لئے اُس کی بخشش کا معیار کیا ہے' وہ مالک ہے ایک بات اُس نے بتا دی کہ جو دنیا کی زندگی میں ایمان نہیں لائے گا اور کفر پر مرے گا وہ بخشش کے لائق نہیں یہ بھی اُس کا اپنا فیصلہ ہے اور اُس نے قرآن حکیم میں بھی اس کا اعلان کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے بھی کر دیا اُس کے علاوہ جو بھی ایمان پہ مرتا ہے خطا کار ہے' گناہگار ہے' وہ کریم ہے اُس کی خطائیں معاف کر دے اُس کے گناہ معاف کر دے اُسے بخش دے' تو جو بھی بخشا جائے گا اُن لوگوں کے لئے ایک سرکاری رہائش گاہ ہے اللہ کریم کی طرف سے۔

اب جس طرح ہمارے ہاں فوج کی چھاؤنیاں ہیں یا بارکیں ہیں فوجیوں کے لئے ہیں اُن میں اگر کوئی سہولت ہے یا آرام ہے تو اُن کے لئے ہے اور اگر کوئی فوج میں نہیں ہے اور وہ چاہے کہ میں وہاں جا کر رہوں تو وہاں اُس کے لئے تو کوئی طریقہ نہیں ہوتا اسی طرح سرکاری رہائش گاہیں ہیں کوئی صدر کے لئے ہے کوئی وزیراعظم کے لئے ہے کوئی سیکرٹریوں کے لئے ہیں کوئی گورنر کے لئے ہے تو اب ان رہائش گاہوں میں رہنے کے لئے اگر کوئی صدارتی محل میں رہنا چاہتا ہے تو اُسے ملک کا صدر بننا ہوگا۔ صدر بن جائے گا تو خود بخود اُس کو اُٹھا کر وہاں لے جائیں گے بڑے عزت و احترام سے اور کوئی صدر نہیں

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہے اور وہ چاہے کہ میں صدارتی محل میں رہوں تو اُسے تو قریب سے کوئی گزرنے بھی نہیں دے گا۔

اس طرح جنت بھی اللہ کے بندوں کی رہائش گاہ ہے لیکن جنت مقصد نہیں ہے مقصد وہ بات ہے جس کے لئے اُسے رہائش گاہ میں رہنے کا موقع ملا اور وہ مقصد ہے اللہ سے محبت اللہ کی اطاعت اللہ پر یقین' اللہ پر اعتماد' قربِ الٰہی' مقصد بہرحال ذات باری ہے اور جنت میں بے شمار نعمتیں ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں' کسی کان نے سُنی نہیں' دنیا میں جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔

دنیا میں اگر کوئی پھل ہے اور وہ بہت اچھا ہے اُسی نام کا پھل اگر جنت میں ہے تو اُس سے کروڑوں اربوں گنا زیادہ اچھا زیادہ لذیذ ہوگا۔

کلما رزقو منھا من ثمرۃ رزقاً قالو ا ھذا الذی رزقنا من قبل ۔ جب انہیں کوئی کھانے پینے کی چیزیں ملیں گی تو وہ نام سے شکل سے ایسی متشابہ ہوں گی کہ وہ کہیں گے کہ یہ تو ہمارے پاس دنیا میں بھی تھے۔ یہ جو آم تھے یا سیب تھے۔ یہ چیزیں تھیں لیکن دیکھنے کی حد تک جب وہ کھائیں گے تو انہیں پتہ چلے گا کہ نہیں دنیا میں سیب اور تھے اور یہ اور ہیں جنت کے پھل بھی یا نعمتیں کروڑوں گنا لذیذ ہوں گے۔ یہ ساری باتیں اپنی جگہ لیکن جنت کی نعمتوں میں بھی سب سے بڑی نعمت جو ہوگی وہ اللہ کریم کا دیدار نصیب ہوگا۔ اہل جنت کو ہر ایک کی حیثیت کے مطابق دیدار باری ضرور نصیب ہوگا۔ کبھی کسی کو روزانہ کبھی کسی کو ہفتے میں کبھی کسی کو مہینے میں کبھی کسی کو سال میں لیکن بہرحال ہر جنتی کو براہ راست اللہ کریم کا دیدار ہوگا اور اُس میں جو لذت ہوگی کہ اگر کسی کو سال میں ایک بار بھی نصیب ہوا تو سال بھر اُس کی لذت ضائع نہیں ہوگی بڑھتی رہے گی' بڑھتی رہے گی۔

جنت اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے اور اُس کی بخشش سے اور اُس کے کرم سے اور اُس کی اطاعت سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں صرف اللہ کی رحمت سے داخلہ ہوگا۔ مفہوم اس طرح سے ہے الفاظ شائد مختلف ہوں۔ حضرت عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے عرض کی کہ "یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ بھی؟" فرمایا "میں بھی" تو انہوں نے عرض کیا کہ "آپ ﷺ تو ساری کائنات کے شافع ہوں گے اور گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے ہوں گے" تو آپ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا کہ "یہ بھی تو اللہ ہی کی رحمت ہے' جس نے مجھے شافع محشر بنا دیا"۔ تو یہ بھی تو اُس کی رحمت اور اُس کا کرم ہے۔ تو جنت کی قیمت ادا کر کے کوئی نہیں داخل ہو سکتا۔ چونکہ ہم جتنی بھی عبادت کریں' جتنی بھی محنت کریں' جتنے بھی نوافل پڑھیں ہم اتنی عبادت نہیں کر سکتے جتنا احسان اُس کا عبادت کرنے سے پہلے ہم پر ہے فرمایا۔

یا یھا الناس اعبدو ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقونo اے لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمہیں بنایا۔ تمہارے آباؤ اجداد کو بنایا یعنی بے شمار نعمتیں تم پہلے وصول کر چکے ہو تمہارا وجود تمہارے اعضاء وجوارح تمہارے دل کی دھڑکنیں تمہارا دماغ تمہارے اندر ایک پورا جہان آباد اور تم ہی نہیں تمہارے آباؤ اجداد نسلاً بعد نسلاً اتنے انعامات حاصل کر چکے ہو کہ تمہاری عبادتیں اُس کا شکر بھی ادا نہیں کر سکتیں۔ ہاں عبادت کا ایک پھل ہے لعلکم تتقون۔ تاکہ تمہارا رشتہ اللہ سے مضبوط ہو جائے تمہیں تقویٰ نصیب ہو جائے اور تمہارے دل میں اللہ کی یاد بس جائے اس طرح بس جائے کہ ہر کام کرتے وقت تمہیں اللہ یاد آئے اور تم یہ سوچنے پہ مجبور ہو جاؤ کہ یہ کام اللہ کریم کو پسند ہے یا نہیں ہے۔ اگر پسند نہیں نہ کرو۔ پسند ہے تو کسی طریقے سے کرنا اللہ کو پسند ہے اور ظاہر ہے طریقہ وہ ہوگا جو نبی کریم ﷺ نے اختیار فرمایا یا اختیار فرمانے کا حکم دیا۔ تو عبادات کا حاصل جو ہے وہ یہ ہے کہ اللہ سے تعلق مضبوط ہو جائے اور جہاں بھی قرآن کریم میں اکثر آپ دیکھیں گے یہی الفاظ دہرائے گئے لعلکم تتقون تاکہ تمہارا رشتہ اللہ کریم سے براہ

راست استوار ہو جائے۔

فضائل اعمال میں اکثر روایات علماء حق لے لیتے ہیں ایک روایت میں نے یہ بھی دیکھی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص ہوا تو بنی اسرائیل میں تو گوشہ نشینی اور علیحدگی کا رجحان تھا۔ الگ تھلگ ہو جاتے دنیا سے الگ ہو جاتے گوشہ نشین ہو جاتے۔ قرآن کریم فرماتا ہے اللہ کریم کا ارشاد ہے کہ ہم نے انہیں گوشہ نشینی کا حکم نہیں دیا تھا لیکن انہوں نے اسے اپنالیا اور اُس کے بعد کیا ہوا۔

وما رعوا ھا حق رعایتھا۔ جو کچھ اُس میں کرنا چاہیے تھا وہ نہ کر سکے۔ تو وہ آبادی چھوڑ کر سمندر کے اندر کوئی چھوٹا سا جزیرہ تھا اُس پر چلا گیا۔ وہاں پھل تھے چشمے تھے وہ پھل کھاتا چشموں سے پانی پیتا' وضو کرتا اور چار سو سال اُس نے یاد الٰہی میں اور عبادت میں گزار دیے۔ چار سو سال عمر پائی تھی اُس میں گزار دیے حتیٰ کہ فرماتے ہیں کہ جب ملک الموت آیا۔ موت کا وقت آیا تو اُس نے ملک الموت سے گزارش کی کہ اس حالت میں میری روح قبض کرو کہ میں سجدے میں ہوں اور اللہ کی تسبیح پڑھ رہا ہوں تا کہ قیامت کو میں سجدے میں اٹھوں اور اللہ کی تسبیح پڑھ رہا ہوں۔ تو اس حال میں اُس کی روح قبض ہوئی اور اسی روایت میں ہے کہ جبرائیل امین علیہ السلام نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں جب اوپر جاتا ہوں یا زمین پہ آتا ہوں تو میں دیکھتا ہوں کہ اُس کا وجود اُسی طرح سجدے میں پڑا ہے۔ سرد و گرم زمانہ نے اُس پر کوئی اثر نہیں کیا' دھوپ اور بارش اُسے کچھ نہیں کہتے' نہ وہ خراب ہوا ہے نہ گلا سڑا ہے اُسی طرح جزیرے میں سربسجود ہے تو فرمایا جب قیامت قائم ہوگی اور اُس کی باری آئے گی میزان پر تو ارشاد باری ہوگا۔

اذھبوا بعبدی الیٰ جنتی برحمتی۔ کہ میری رحمت اور بخشش سے میرے اس بندے کو جنت میں داخل کر دو تو حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ سوال کرے گا کہ یا اللہ آپ کی رحمت تو بے شک بہت وسیع ہے لیکن آپ نے مجھے بڑی طویل عمر دی۔ چار صدیاں دنیا میں بڑا لمبا عرصہ ہوتا ہے تو میں نے چاروں صدیاں آپ کی یاد پہ نچھاور کر دیں اور سجدے میں اور عبادت میں اور تیری یاد میں بسر کر دیں بہن بھائی عزیز و اقارب رشتہ دار دنیا کی نعمتیں اور دنیا کی عیش و عشرت کو چھوڑ چھاڑ کے۔ تو کچھ تو میرے اُس چار سو سالہ عبادت کا بھی معاوضہ ہوگا۔ فرمایا بے شک ہے حکم ہوگا کہ اس کے اعمال کو میری نعمتوں کے مقابل ترازو پہ رکھو۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں پہلی دفعہ ہی آنکھ کی اور نظر کی نعمت ایک پلڑے میں رکھی جائے گی جو چار سو سال اُس نے استعمال کی اور دوسرے پلڑے میں اُس کی نمازیں اور اذکار اُس کے جو ہیں وہ کم پڑ جائیں گے۔ ارشاد ہوگا کہ تم تو ایک نعمت کی قیمت ادا نہ کر سکے تمہارے پاس تو بے شمار ہیں۔ تو جتنی کمی ہے اتنا عرصہ اسے جہنم میں بھیج دو۔ جو کچھ ادا نہیں کر سکا اُس کی سزا پائے گا تو حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اُس وقت پکار اٹھے گا کہ یا اللہ مجھ پر رحم فرما تو ارشاد ہوگا کہ اگر رحمت کا طلبگار ہے تو جنت میں بھیج دو اور حساب کتاب چاہتا ہے تو جہنم میں بھیج دو' اپنا پورا کرے۔

تو عبادات سے جنت نہیں ملتی چونکہ عبادات ہم اتنی بھی نہیں کر سکتے جتنی نعمتیں پہلے لے چکے یہ اُدھار مزدوری نہیں ہے بلکہ یہ اُدھار ادا کرنے والی بات ہے جو ہم سے ساری زندگی ادا ہو نہیں سکتا اتنا کچھ ہم پہلے لے چکے ہیں قوت گویائی ہی کو دیکھ لیں قوت سماعت کو دیکھ لیں' وجود کے ایک ایک ذرے میں کیا کیا خوبیاں ہیں عقل کو' دماغ کو' سوچوں کو' دل کو کس کس چیز کو ہم دیکھیں۔ ہاں عبادات کا حاصل یہ ہے کہ جب ہم اُس کی یاد کو دل میں بساتے ہیں یا اُس کی بارگاہ میں سربسجود ہوتے ہیں تو اُس کی بارگاہ میں اپنی گزارشات پیش کرتے ہیں۔ تو اُس سے ایک رشتہ بنتا چلا جاتا ہے جو ہر ملاقات میں مضبوط ہوتا جاتا ہے' بے تکلفانہ ہوتا جاتا ہے اور وہی مقصود ہے اُس رشتے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمیں اللہ کی عظمت کا یقین زیادہ سے زیادہ گہرا ہوتا چلا

www.naqshbandiaowaisiah.com

جاتا ہے۔ اُس پر بھروسہ کرنے کو دل چاہنے لگتا ہے اور پھر جب دنیوی کام کرتے ہیں دنیا میں ہم نکلتے ہیں تو کوئی لالچ یا دنیا کی کوئی خواہش ہمیں اپنی طرف نہیں کھینچتی بلکہ ہمیں اللہ کی حضوری کا اور اُس کی ملاقات کا جو شوق اور جذبہ اُس سے بنتا ہے عبادت سے Devlope ہوتا ہے وہ غالب رہتا ہے تو مقصد حضور حق سے اپنا تعلق قائم کرنا ہے اور اُس تعلق اور اُس رشتے کی بنا پر اللہ کی رحمت ہوتی ہے مغفرت ہوتی ہے اور بخشش ہوتی ہے تو عبادات سے چونکہ خالصتاً رب العلمین سے تعلق پیدا ہوتا ہے' اس لئے عبادات میں خلوص شرط ہے یعنی اگر عبادات ہی میں آمیزش ہوگی ملاوٹ ہوگی وہ کھری نہیں ہوگی' تو اُس سے آگے رشتہ کیسے بنے گا' تعلق کیسے بنے گا!

دوسری دو شرطیں ہیں عبادت کی ہر وہ کام عبادت ہے جس کا حکم اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے دیا ہے۔ جس کا حکم اللہ نے نہیں دیا اللہ کے نبی ﷺ نے نہیں دیا وہ کام عبادت نہیں ہے۔ اگر حکم موجود ہے تو دوسری شرط ہے کہ اُس طرح سے وہ کام کیا جائے جس طرح نبی کریم ﷺ نے کیا یا کرنے کا حکم دیا یہ دو شرطیں بنیادی ہیں عبادت کی ایک تو اللہ کا حکم ہو اور دوسرے اُس طریقے سے اُس حکم کی بجا آوری کی جائے جس طریقے سے رسول اللہ ﷺ نے تعلیم فرمائی۔ تو پھر نماز یا ذکر یا تلاوت یہ چیزیں تو ہیں ہی عبادت۔ دنیا کا ہر کام عبادت بن جاتا ہے کہیں مرنا پڑتا ہے تو وہ عبادت ہے کہیں مارنا پڑتا ہے تو وہ عبادت ہے لیکن اپنی پسند سے نہیں' اپنے غصے نکالنے کے لئے نہیں' اپنے دنیاوی دکھوں کے لئے نہیں' اللہ کے لئے۔ اور کہیں جان دینی پڑتی ہے کہیں جان لینی پڑتی ہے تو وہ بھی عبادت بن جاتی ہے۔ شادی کرتے ہیں سنت ہے نبی کریم ﷺ کی' سنت پہ عمل کرتے ہیں عبادت ہو جاتی ہے بیوی سے حسن سلوک کرتے ہیں عبادت ہو جاتی ہے۔ بچوں کو اچھے طریقے سے پالتے ہیں' محنت کر کے حلال رزق کما کر اُن کو کھلاتے ہیں' کمانا الگ عبادت ہے' بچوں کو کھلانا الگ عبادت ہے۔ معاملات کو بہن بھائیوں کے ساتھ' والدین کے ساتھ رشتہ داروں کے ساتھ' دوستوں کے ساتھ' عامتہ الناس کے ساتھ آپ شرعی طریقے سے پیار محبت سے اور احترام کی حدود میں رہتے ہیں کسی پر زیادتی نہیں کرنا چاہتے تو عبادت ساری زندگی عبادت بن جاتی ہے اس لئے ارشاد ہے کہ "مومن کی دنیا بھی دین ہے" جو دنیا کے کام جب اللہ کے حکم اور نبی کریم ﷺ کی اطاعت میں کرتا ہے تو جو چند رسومات کرتا ہے وہ بھی حصول دنیا کے لئے کرتا ہے۔ فلاں دیوی کی پوجا کرو تو بیماری سے شفا ہو جائے گی اور فلاں دیوتا پہ کوئی چیز چڑھاؤ تو بیٹا پیدا ہوگا۔ یعنی اُس کی خواہشات دنیا کی ہوتی ہیں۔ اگر کوئی عبادت کے نام پہ رسم اپناتا ہے تو وہ بھی دنیا ہی کے لئے تو کافر کا دین بھی دنیا ہوتی ہے اور مومن کی دنیا بھی دین ہوتی ہے۔ تو یہ ایک پیمانہ ہے جس سے ہم اپنے کردار کو دیکھ سکتے ہیں۔ جانچ سکتے ہیں۔ دعا کرنا کسی بزرگ سے دعا کرانا یہ سارا بجائے خود عبادت ہے۔

نبی کریم ﷺ کے پاس ہزاروں لوگ حاضر ہوئے کہ ہمارے لئے فلاں کی دعا فرمائیے فلاں کی دعا فرمائیے کسی نیک جگہ پر دعا کرنا۔ اب ظاہر ہے کہ ہم باہر کھڑے ہو کر دعا کرتے ہیں ایک اُس کا اپنا ایک اثر لیکن جب ہم مسجد میں آ جاتے ہیں اور مسجد میں دعا کرتے ہیں تو ایک فرق تو ہے۔ ایک عام جگہ سے مسجد کا رتبہ اور مسجد تجلیات باری یا رحمت باری کا ایک حال مختلف ہے۔ اس طرح کسی اللہ کے نیک بندے کے پاس بیٹھ کر خود دعا کرتے ہیں تو بھی اُس میں فضیلت ہے۔ کسی سے کراتے ہیں تو بھی لیکن یہ سب اُن حدود کے اندر ہے جو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے مقرر فرمائیں ہدایت اللہ کے پاس ہے۔

یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا۔ فرمایا قرآن ہے تو کتاب ہدایت لیکن بہت سے لوگ اس سے گمراہ ہو جاتے ہیں اور بے شمار لوگ اس سے ہدایت پاتے ہیں تو وہ اپنے اندر' بندے کے اپنے اندر ایک

www.naqshbandiaowaisiah.com

بات ہوتی ہے جس قدر ردِ عمل ہوتا ہے انسان بھی ایک عجیب مخلوق ہے اور تھوڑا سا اسے اختیار دیا گیا ہے اُس میں بھی یہ پتہ نہیں کتنا کچھ بھر جاتا ہے۔ اگر اس سے زیادہ اختیار ہوتے تو پتہ نہیں یہ دنیا میں کیا اُودھم مچاتا۔ اپنی مرضی سے پیدا نہیں ہو سکتا اپنی مرضی سے اپنی شکل نہیں بنا سکتا اپنی مرضی سے اپنی عقلی استعداد نہیں بنا سکتا اپنی مرضی سے اپنی صحت برقرار نہیں رکھ سکتا' بیمار ہونا پڑتا ہے مجبوراً اپنی مرضی سے جی نہیں سکتا' مجبوراً مر جانا پڑتا ہے۔ ایک ہی اختیار ہے اس کے پاس انا ھدینٰہ السبیل اما شاکراً و اما کفوراً. ہم نے اُسے واضح راستہ بتا دیا وہ شکر کرے تو اُسے اختیار ہے اور ناشکری کرے تو اُس پہ بھی اختیار ہے کر کے دیکھ لے۔ بس اتنی سی بات انسان کے بس میں ہے۔ باقی سانس لینا بھی اُس کے اپنے بس میں نہیں آ جائے، آ جائے' نہ آئے تو پھر اپنے زور سے زبردستی نہیں لے سکتا اتنے سے اختیار پہ پتہ نہیں یہ کیا کیا گل کھلاتا ہے اللہ کا شکر ہے کہ اُس نے نوع انسانی کو کچھ زیادہ بااختیار نہیں بنا دیا ورنہ شاید تگڑے لوگ تو دھوپ پہ بھی پابندی لگا دیتے کہ جو اتنے پیسے دے گا اُسے سورج کی روشنی ملے گی یا وہ اتنے پیسے دے گا تو اُس کے گھر میں ہوا چلے گی تو اللہ کی نعمتوں پہ بھی پابندی لگ جاتی۔ جو اتنی ہماری خدمت کرے گا اُس کی کھیتی پہ بارش ہوگی ورنہ نہیں برسنے دیں گے۔ یہ اختیارات اللہ کا شکر ہے کہ اُس نے انسانوں کو نہیں دیے۔ جب جلسہ ہو رہا تھا "بعثت رحمت دو عالم ﷺ کا" تو بادل آ گئے بارش شروع ہوگئی اب بہت سے وہ لگے ہوئے تھے ان کے ٹی وی والوں کے کیمرے شیمرے بھی اور اُن کے انسٹرومنٹ بہت سے تو وہ بے چارے بہت پریشان ہوئے۔ اچھے موٹے موٹے قطرے گر رہے تھے تو بھاگے اُس پہ چیزیں دینے کے لئے تو میں نے اٹھ کر اُس تمبو سے باہر دیکھ کر دعا کی کہ بار الہا تھوڑی دیر تحفظ دے دے تو اللہ کا احسان ہوا کہ وہ تھوڑی دیر جلسہ گاہ پہ بارش رُک گئی۔

نبی کریم ﷺ کے زمانے میں حضور ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے منبر پہ جلوہ افروز ہوئے جمعے کا دن تھا تو ایک دیہاتی نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہمارے مویشی ہلاک ہو گئے اور ہم بڑے ذلیل وخوار ہو گئے اور بارش کی بہت قلت ہے اور بڑی تنگی ہے اور پانی نہیں ہے حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی اور بارش شروع ہوگئی اور شروع ہوئی تو وہ رُک نہیں رہی تھی کہ پھر جمعہ آ گیا اور وہی دیہاتی وہی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' پھر کھڑا ہو گیا اُس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مال مویشی مر گئے چھتیں ٹپک رہی ہیں بال بچے تباہ ہو رہے ہیں غلہ گودام بھیگ گیا کوئی زندگی کی سبیل باقی نہیں رہی تو بارش نے تو ہمیں بالکل اُڑا کے رکھ دیا تو حضور اکرم ﷺ نے انگلی مبارک سے اشارہ فرمایا کہ

اللھم حوالینا و لاعلینا. اس طرح فرمایا حوالینا و لا علینا . ہمارے اردگرد برستی رہو اور ہمارے اوپر نہ برس یعنی شہر پر سے ہٹ جاؤ اور اردگرد وادیوں اور گھاٹیوں پہ برسو۔ تو اللہ کی شان شہر پر سے بادل ہٹ گئے اور کئی دن گھاٹیوں وادیوں پہاڑوں پہ بارش ہوتی رہی۔

یہ تو اللہ کا احسان ہے وہ قادر ہے اُس نے دعا قبول فرمائی جتنی دیر جلسہ رہا جلسہ گاہ پہ بارش نہ ہوئی اردگرد برستی رہی جلسہ گاہ پہ نہ ہوئی تو یہ تو دعا تھی اللہ نے قبول کر لی نہ قبول فرماتا تو کسی کا اُس پہ زور نہ تھا۔ دعا تو ایک درخواست ہوتی ہے اور جب جلسہ ختم ہوا تو جی کھول کے برسی جلسہ گاہ پہ بھی برسی جو لوگ تھوڑی دیر میں وہاں سے نکلے وہ بھیگ گئے۔

تو ایک ساتھی کا خط آیا اوہ جی میں اللہ اللہ کر رہا تھا اور وہ بھکر کے ہمارے جو امیر ہیں انہوں نے اس طرح سے بتایا کہ حضرت نے بارش روک دی تو یہ تو شرک ہے تو میرا تو دل ٹوٹ گیا۔ میں نے کہا آپ کا دل بڑا نازک ہے اگر دعا کرنا شرک ہے تو پھر تو ساری عبادت دعا ہی ہے۔

الدعا مخ العبادۃ. او کما قال رسول اللہ ﷺ کہ دعا ہی

www.naqshbandiaowaisiah.com

عبادت کا حاصل اور مغز ہے جس طرح بادام میں اخروٹ میں مغز ہوتا ہے اوپر سارا اُس کی حفاظت کے لئے ایک چھلکا ہوتا ہے تو ساری عبادات جو ہیں وہ اُس کی حفاظت کرتی ہیں جو دعا ہے اصل وہ ہے مغز وہ ہے جیسے میں نے عرض کیا کہ اللہ سے جو تعلق بنتا ہے عبادت کا حاصل اصل چیز وہ ہے۔ اگر دعا کی اور اُس سے یہ کام ہو گیا تو یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ مجھے بھی اچانک خیال آ گیا یہ بھی اُس کی طرف سے ہے تو میں نے اُس وقت بادل کو دیکھ کر دعا کی میں نے تو انگلی اٹھانے کی جسارت بھی نہیں کی۔ اب اُس کی مرضی اُس نے روک دی۔ نہ روکتا تو اُس کی اپنی مرضی۔ تو اُس میں شرک کہاں سے آ گیا۔

یہی واقعہ بے شمار لوگوں کے لئے ہدایت کا سبب بن گیا اور کسی کے لئے تو بُرائی کا سبب بھی بن گیا۔ یہ انسان کی سوچ بھی عجیب ہے۔ کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو ہمارے سلسلے سے عقیدت نہیں رکھتے تھے۔ دیکھا دیکھی یا دوستی یاری میں آ گئے چلو ان کا جلسہ ہے تو انہیں بھی عقیدت پیدا ہو گئی جماعت سے کہ نہیں ان پر اللہ کی رحمت ہے اور ان پر اللہ کی برکت ہے اللہ ان کی دعائیں سنتا ہے' اچھے لوگ ہیں اور یہ جو ذکر کرتا تھا اس سے چھوٹ گیا کہ جی یہ تو شرک ہو گیا۔ یہ انسان کا اپنا فعل ہے سمجھ نہیں آتی کہ انسان کیا ہے اور اس کے اندر کیا بکھیڑے ہیں اور کس وقت وہ کیا سوچے گا۔ مجھے وہ آیت کریمہ یاد آئی کہ قرآن ہے تو کتاب ہدایت لیکن......

یُضل بہٖ کثیرا ویھدی بہٖ کثیرا. اس سے بہت سے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ وما یضل بہٖ الا الفسقین. لیکن گمراہ وہ ہوتے ہیں جن کا کردار صحیح نہیں ہوتا اُس میں قرآن کا یا اُسی واقعہ کا قصور نہیں ہوتا اُن کا اپنا کوئی ایسا جرم یا ایسی خطا ہوتی ہے جو اُن کی سمجھ کو پھیر دیتی ہے نگاہ کو اُلٹ دیتی ہے اور انہیں اُس کا مفہوم کچھ اور سا نظر آنے لگتا ہے تو وہی بات ہے کہ اللہ پر اعتماد نصیب ہو جائے۔ بعض لوگ جہالت میں لوگوں کی بتائی ہوئی رسومات کو بے چارے نیکی سمجھ کر کرتے رہتے ہیں لیکن وہ ایسے عجیب سے بے ضرر سے لوگ ہوتے ہیں کہ انہیں علم ہی نہیں ہوتا کوئی انہیں پیار سے سمجھائے اور یہ بتائے کہ یہ صحیح نہیں ہے تو وہ چھوڑ دیں۔

جب بہادر شاہ ظفر کے آخری دن تھے اور قلعہ معلیٰ پر ہی بادشاہت رہ گئی تھی۔ شہر میں بھی بادشاہ کی کوئی نہیں سنتا تھا تو قلعہ معلیٰ میں بھی بہادر شاہ ظفر کی ایک پھوپھی تھی زیادہ بات اُس کی چلتی تھی وہ اپنا دربار لگاتی اجلاس کرتی اور نیک خاتون تھی۔ پردے کے پیچھے اجلاس کرتی اور باقاعدہ دربار ہوتا اور قلعہ معلیٰ میں بھی بادشاہ کی نسبت بیگم کا جو اُس کی پھوپھی تھی اُس کا ملکہ کا زیادہ احترام اُس کی بات زیادہ سنی جاتی تھی۔ تو ایک رواج تھا "بی بی کی صحنک" بزرگ لوگ رواج بنا لیتے ہیں تو لوگوں نے ایک ایسا رواج بنایا کہ اُس وقت مٹی کے برتن ہوتے تھے چوڑے چوڑے جن میں آٹا گوندھا جاتا تھا اور اُسے "صحنک" کہتے تھے۔ ہمارے علاقے میں بھی اُسے صحنک ہی کہتے تھے۔ پنجابی میں بھی صحنک کہتے تھے۔ تو "بی بی کی صحنک" ایک رواج پڑ گیا کہ وہ جو پرات مٹی کی ہے وہ پرات بھر کے چوری بنائی جائے اُس میں گھی ڈال کے روٹی ڈال کے اور شکر ڈال کے چوری بنائی جائے وہ تقسیم کی جائے۔ یہ کیا ہے یہ بی بی کی صحنک ہے۔ یہ اُس کی طرف سے تقسیم ہو گی۔ کوئی کربلا کے واقعات کے ساتھ اُسے کسی طرح جوڑ دیا گیا۔ تو اس کا معاملہ شاہ اسمٰعیل شہید رحمتہ اللہ نے دہلی کی جامع مسجد میں اس کے خلاف تقریر میں بہت شدت سے اس کا انکار فرما دیا۔ فرمایا نہ کوئی یہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے نہ اہل بیت سے ثابت ہے نہ اس کا واقعہ کربلا سے کوئی تعلق ہے۔ یہ یار لوگوں نے کہیں گھڑ لیا ہے اُس کی کوئی سند نہیں ملتی۔ اور اس بدعت سے بچو۔ اب جب شاہی محل میں بھی وہ چیز تھی تو ظاہر ہے سارے شہر میں عام ہو گئی پھر ملک میں پھیل گئی تو وہ یار لوگوں نے جا کر اُسے ملکہ سے شکایت کی کہ مولوی اسمٰعیل نے بھی بی بی کی صحنک سے منع کیا ہے۔ وہاں سے طلبی ہو گئی تو مولانا حاضر

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہوئے بی بی پردے کے پیچھے اجلاس کرتی تھی اُس نے پوچھا کہ مولانا آپ نے بی بی کی سہنک سے منع کیا انہوں نے کہا معاذ اللہ۔ میری کیا جرات ہے، میں کون ہوتا ہوں کہ بی بی کے معاملات میں دخل دوں۔ میں نے کوئی منع نہیں کیا۔ میری اتنی جرات کہاں ہے۔ وہ جنہوں نے شکایت لگائی تھی ملکہ نے اُن کی طرف دیکھا۔ انہوں نے کہا ہمارے سامنے انہوں نے تقریر کی ہے اُس میں کہا کہ یہ غلط ہے۔ یہ غلط ہے یہ غلط ہے تو وہ فرمانے لگے کہ ان کم بختوں نے غلط سمجھا ہے ملکہ معظمہ میں نے منع نہیں کیا بی بی کے والد ماجد محمد رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے میں تو اُن کی بات سُنا رہا تھا یہ کہتا ہے میں منع کر رہا ہوں میں نے منع نہیں کیا۔ میری کیا حیثیت ہے۔ وہ تو بی بی کے والد گرامی جو اللہ کے رسول ﷺ ہیں انہوں نے منع فرمایا ہے کہ جس بات کی شریعت میں کوئی اصل نہ ہو وہ عبادت نہیں ہے اور وہ اگر عبادت کے نام پہ کی جائے گی تو گناہ ہوگا اور میں اُس سے ناراض ہو جاؤں گا تو میں نے تو نبی کریم ﷺ کی بات آگے بیان کر دی۔ میں نے کسی کو کچھ نہیں کہا۔ میری کیا حیثیت ہے۔ تو ملکہ حیران ہوئی وہ کہنے لگی کیا واقعی نبی کریم ﷺ منع فرماتے ہیں فرمایا جی ہاں۔ آپ دیکھ لیجئے یہ حضور ﷺ کے ارشادات ہیں یہ حدیث ہے یہ قرآن کی آیتیں ہیں اس پر میں نے تشریح کی یہ واقعات ہیں تو اُس نے حکماً بند کرا دی۔ کہ جو چیز نبی کریم ﷺ نے جس سے منع فرمایا اُسے عبادت سمجھ کے کیوں کریں۔

تو بہت سے لوگ بے چارے غلط فہمی کی وجہ سے یا جاہل برائے نام جو لوگ مولوی بنے ہوئے ہوتے ہیں علم ہوتا نہیں رسومات پہ زور دیتے ہیں کہ اس میں اتنا ثواب ہے اس میں اتنا ہے جاہل آدمی بے چارا ثواب سمجھ کے کرتا رہتا ہے۔ اب اس کو فتویٰ لگا لیا جائے کفر و شرک کا تو یہ مناسب نہیں ہے اگر ہو سکے تو اُسے سمجھایا جائے کہ بھئی تم اللہ کی خوشی کے لئے یا رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی کے لئے کرتے ہو تو اُن کا ارشاد تو یہ ہے کہ اس طرح سے کرو۔ تو فتویٰ لگا دیں گے تو وہ بھاگ ہی جائے گا بیچارہ اور ہو سکتا ہے کہ سمجھایا جائے تو وہ سمجھ سکے۔ تو لوگوں کا اپنا اپنا مزاج ہے۔ ایک ہی واقعہ سے بندہ ہدایت پا جاتا ہے اور ایک ہی واقعہ سے دوسرا گمراہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اُس گمراہی کے پیچھے اُس کا اپنا کوئی کردار ہوتا ہے۔ قرآن سے گمراہ نہیں ہوتا یا اولیاء اللہ کی کرامات سے وہ گمراہ نہیں ہوتا۔ گمراہ اپنے کسی ذاتی فعل کے سبب سے ہوتا ہے اور وہ واقعہ اُسے کچھ اور نظر آنے لگ جاتا ہے۔ واقعہ اور ہوتا ہے اُس کی۔ بعض چیزیں دکھائی جائیں تو نگاہ میں فرق آ جاتا ہے کوئی شراب پیتا ہے تو اُسے کچھ کا کچھ نظر آنے لگ جاتا ہے کوئی بھنگ پیتا ہے تو دیکھتا کچھ اور چیز ہے نظر کچھ اور آتا ہے اس طرح سے گناہوں کا بھی اثر ہوتا ہے۔ جس طرح بھنگ چرس شراب کا ہوتا ہے اسی طرح سے گناہوں کا بھی اثر ہوتا ہے اور سوجھ بوجھ اور نگاہ بدل جاتی ہے وہ اور ہوتی ہے وہ اور مفہوم سمجھ لیتا ہے اور نظر آنے لگتا ہے تو زندگی کا حاصل ہے کہ کوئی اللہ کریم سے اپنا تعلق جتنا استوار کر لے وہ تھوڑا بھی کافی ہے اور کافی یا اُس کی انتہا کوئی ہے ہی نہیں۔ آدمی کو اگر لاکھوں زندگیاں بھی ملیں تو قرب الٰہی کی کوئی حد نہیں ہے ایک جگہ پہنچ کر وہ کہے جی اب بس مکمل ہو گیا۔ نہیں ایسی بات نہیں ہے لامحدود ہے اور جب تک اللہ کسی کو توفیق دے اُسے ترقی درجات ہوتی رہے اور وہ چلتا رہے۔

اللہ کریم ہمیں صحیح سمجھ دے ہمارے گناہ معاف فرمائے اور ٹوٹی پھوٹی نیکیاں قبول فرمائے اور ہمیشہ اپنے ساتھ اور اپنے حبیب ﷺ کے ساتھ قلبی رشتہ خلوص کے ساتھ استوار رکھنے کی توفیق دے۔

و آخر دعونا ان الحمدللّٰہ

رب العلمین

گوشہ خواتین

کچھ عرصہ قبل گوشہ خواتین میں عرب کی ایک عالمہ اور ادیبہ کی دس نصیحتیں نقل کی گئی تھیں جو اس نے اپنی بیٹی کو کی تھیں' اس کے جواب میں الاخوات لاہور کی ایک بہن نے بذریعہ خط اپنے بیٹے کو کی جانے والی دس نصیحتیں تحریر فرمائی ہیں۔ آج گوشہ خواتین کے لئے انہی دس نصیحتوں کا انتخاب کیا گیا ہے

ایک مسلمان ماں کی بیٹے کو دس نصیحتیں

1- میرے پیارے بیٹے! جب تم بیوی بیاہ کر لاؤ تو ہمیشہ یاد رکھنا کہ تم نے اللہ کو حاضر و ناظر جان کر اور سنت نبی ﷺ پر عمل کرتے ہوئے اپنے گھر میں لائے ہو۔ اب اسکو ہمیشہ وہ عزت دینے کی کوشش کرنا جو تمہارے نبی ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو دی۔

2- میرے پیارے بیٹے! اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا کہ اللہ نے تمہیں ایک درجہ بلند دے کر بہت بڑی ذمہ داری میں ڈال دیا ہے کہ تم زیادہ سمجھداری' سوجھ بوجھ' حکمت و دانائی کا مظاہرہ کرو۔ بیوی سے کوئی غلطی ہو جائے تو حاکم کی طرح جھٹ Excercise of Power نہ شروع کر دینا بلکہ اُسے بھی ایک انسان جان کر مسئلے کو حکمت و دانائی سے حل کرنا۔

3- میرے پیارے بیٹے! اپنی بیوی کی غلطیوں' لغزشوں یا چھوٹی بڑی انسانی کمزوریوں کو اپنے خاندان' رشتہ داروں یا دوست احباب میں مذاق و تضحیک کا نشانہ بنانے کی بجائے بڑی دانائی سے اسکی عزت نفس پہ حملہ کئے بغیر اسکی تربیت کی بہترین طریقے سے کوشش کرنا' کہ اسکی تربیت بھی اب تمہارے ذمہ ہے تاکہ وہ تمہارے بچوں کی بہترین تربیت کر سکے۔

4- میرے پیارے بیٹے! بیوی کو بیوی سمجھ کر اپنے گھر کی زینت بنانا' ملازمہ سمجھ کر مت لانا کہ گھر کے کام کاج میں سارا دن کولہو کے بیل کی طرح لگی رہے۔ بلکہ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو اُسے ایک ملازمہ مہیا کرنا تاکہ وہ گھر بار کی زیادہ بہتر نگہداشت کر سکے تمہارے بچوں کی زیادہ بہتر تربیت کر سکے اور اپنے آپ کو تمہارے لئے بنا سنوار کر رکھ سکے۔

5- میرے پیارے بیٹے! اپنی بیوی کو یہ اعتماد دینا کہ تم پہ تمہارے مال و گھر پہ' اسکا بھی پورا حق ہے۔ اُسے کبھی بھی تم سے چوری چھپے کچھ بھی کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ جتنا تم اسکو حفاظت کا احساس دو گے اتنا ہی وہ تمہارے بچوں کو خود اعتمادی اور تم سے محبت منتقل کرے گی۔ ورنہ گھر ایک محبت بھرا Unit بننے کی بجائے بہت سے فریقین کا جنگ خانہ بن جائے گا۔

6- میرے پیارے بیٹے! جس چیز یا کام سے تم اپنی بیوی کو روکنا چاہو پہلے خود کو اس سے روکنا تاکہ تمہاری بات میں اثر پیدا ہو۔ اور یہ بھی ضرور خیال رکھنا کہ شرعاً وہ بات روکنے کی ہے بھی یا نہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ شریعت اُسے کسی بات یا کام کا حکم دے رہی ہو اور تم اُسے

www.naqshbandiaowaisiah.com

روک کر گناہگار ہو جاؤ۔

7- میرے پیارے بیٹے! نہ صرف یہ کہ خود دین سیکھنے اور عمل کی کوشش کرتے رہنا بلکہ گھر میں بیوی اور بچوں کو بھی بہترین طریقے سے سکھانے کا اہتمام کرتے رہنا۔ کیونکہ دین کے بغیر دنیا کے کام ایسے ہیں جیسے کہ خلا میں بغیر کسی سہارے کے کھڑے ہونے کی کوشش کہ کسی بھی وقت دھڑام سے نیچے آ گرو گے۔

8- میرے پیارے بیٹے! یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ تمہیں اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں بڑا منصب عطا فرمایا ہے۔ میرے بیٹے اسکو بھول نہ جانا اور کہیں دنیا میں لگ کر دنیا کمانے کی مشین نہ بن جانا۔ اگر ایسا ہوا تو خدانخواستہ ایک مسلم گھرانہ تباہ ہو جائے گا کہ گھر کا سردار ہی اپنے فرائض و منصب بھول گیا تو بیوی بچوں کی تربیت و حفاظت اب کس کے ذمہ ہوگی۔

اسی طرح کہیں دوسری Extreme پہ نہ چلے جانا کہ کام کاج چھوڑ کر گھر ہی بیٹھ جاؤ کہ مرد باہر کے کام کاج اور تبلیغ و جہاد ہی کے لئے جان مارتے اچھے لگتے ہیں۔ سارا دن T.V کے آگے بیٹھ کر خبریں سننے یا کرکٹ و فٹ بال کے میچ دیکھتے بھلے نہیں لگتے۔ اور نہ ہی یہ مردوں کے کرنے کے کام ہیں۔

9- میرے پیارے بیٹے! اگر تم چاہتے ہو کہ اُس کی نگاہوں میں عزت و تکریم پاؤ تو اُسے اپنے رشتہ داروں' بچوں اور اسکے رشتہ داروں کے سامنے بھی اور غیر موجودگی میں بھی عزت دینا۔ اسکے والدین کی عزت کرنا تا کہ وہ تمہارے والدین کی عزت کرے۔

10- میرے پیارے بیٹے! یہ بات یاد رکھنا کہ اللہ نے تمہارے لئے والدین کے بعد سب سے زیادہ اہم رشتہ بیوی کا بنایا ہے پھر بچے اور پھر بہن بھائی۔ اس لئے اگر کبھی تم اسے اپنی مرضی کے مطابق نہ بھی پاؤ تو اُسے توڑنے کی کوشش مت کرنا۔ زیادہ ذمہ داری تمہاری ہے۔ ازالے کی بجائے عمالہ کی کوشش کرتے رہنا۔ مسلسل محبت وشفقت مندی ضدی انسان پر بھی ضرور مثبت اثر کر جاتی ہے۔

اسرار التنزیل سے انتخاب

خلوص:- اگر خلوص نصیب ہو تو ایمان کے باعث اللہ کی طرف سے شعور نصیب ہوتا ہے۔ نیکی اور بُرائی میں فرق سمجھ آنے لگتا ہے۔ آدمی بڑی بُری قربانی دیکر نیکی اپنانے اور بُرائی سے بچنے کی سعی کرتا ہے۔

خلوص:- دعوے ایمان کے ساتھ مسلسل برائی کرنا خلوص میں کمی کی علامت ہے۔

خلوص:- ذکر قلبی کا خاصہ ہے اسی لئے صوفیا ذکر قلبی پر بہت زور دیتے ہیں۔

خلوص:- قلب کے رابطے اور مضبوطی سے دل میں وہ جرات رندانہ آتی ہے کہ سب کچھ قربان کر کے بھی اللہ کی اطاعت کو ہی اختیار کرنے کا حوصلہ پالیتا ہے۔

معرفت الٰہی:- انسان کو دل حصولِ معرفت کیلئے دیا گیا ہے جب تک معرفت الٰہی نہ پالے بےقرار رہتا ہے۔ دلوں کا سکون معرفت الٰہی سے ہے۔

رضائے الٰہی:- اللہ کریم کی رضا کی دلیل صحت عقیدہ کے ساتھ عمل صالح کی توفیق ہے۔

معرفت الٰہی کا یہ کمال ہے کہ غیر اللہ سے امید بھی منقطع ہو جاتی ہے اور غیر اللہ کا خوف بھی دل میں نہیں رہتا۔ جو لوگ خوف یا لالچ کی وجہ سے غلط بات کو درست کہتے ہیں وہ معرفتِ الٰہیہ سے محروم ہو جاتے ہیں خواہ بظاہر پیر بنے ہوئے ہوں۔

مراسلہ:- حافظ غلام قادری' راولپنڈی

www.naqshbandiaowaisiah.com

طب وصحت "مرگی"

مرگی: اسکی دو اقسام ہیں شدید اور خفیف

علامات

خفیف

☆...... معمولی تشنج ایک یا دو لمحے کیلئے

☆...... ہاضمہ کا نظام بگڑ جاتا ہے۔

☆...... نہ مریض زبان کاٹتا ہے نہ منہ سے جھاگ نکلتی ہے۔

☆...... کسی دوسرے کو بھی خبر نہیں ہوتی۔

☆...... بعض اوقات معمولی یا خفیف مرگی شدید مرگی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

علامات شدید مرگی

☆...... مریض چیخ مار کر اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے اور تڑپنے لگتا ہے۔

☆...... عضلات میں تشنج ہو کر چہرہ ڈراؤنا اور نیلا ہو جاتا ہے۔

☆...... آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کی جانب پھر جاتے ہیں۔

☆...... دل دھڑکتا ہے۔

☆...... سانس مشکل سے آتا ہے

☆...... منہ سے جھاگ نکلتی ہے۔

☆...... اکثر زبان دانتوں کے نیچے آ کر کٹ جاتی ہے

☆...... بے خبر مریض کا پیشاب اور پاخانہ خارج ہو جاتے ہیں۔

☆...... پھر ایک جھٹکا سا لگ کر دورہ ختم ہو جاتا ہے۔

☆...... مریض بے ہوشی میں چلا جاتا ہے۔

☆...... اور بھی کئی امراض ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔

☆...... ناک سے خاص قسم کی بو۔ آنکھوں کے سامنے چنگاریاں

☆...... سردرد۔ سرچکر۔ بدہضمی۔ عقل کا فتور۔ فالج۔ دیوانگی یا نفسیاتی مسائل وغیرہ

☆...... بعض اوقات جسم کے کسی حصہ انگلی' پاؤں یا شکم میں سرسراہٹ ہوتی ہے جو اس مقام سے اوپر چڑھتی ہے اور مرض کا دورہ ہو جاتا ہے۔ مرگی کی سرسراہٹ کہلاتی ہے۔

اسباب

☆...... اکثر موروثی ہوتا ہے۔

☆...... بچوں میں دانت نکلنا اور پیٹ کے کیڑے

☆...... بچوں میں ڈر جانا یا خوف

☆...... جوانوں میں جلق

☆...... صدمہ دماغ

☆...... محنت دماغی

☆...... زیادہ رنج وغم

☆...... شراب خوری

☆...... آتشک

☆...... نقرس

☆...... سمیت خون

☆...... انتڑیوں میں خراش دار مادہ موجود رہنا

☆...... اعضائے تناسل میں خراشی مادہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

☆ خواتین میں نقص حیض

☆ بے راہ روی

☆ Gray Matter Changes

علاج (دورہ کے دوران)

☆ مریض کی زبان کو دانتوں کے اندر کر کے دانتوں کے درمیان کوئی چیز مثلاً کارک یا کپڑے کا ٹکڑا رکھ دیں۔ تازہ ہوا کا بندوبست۔ سرہانہ اونچا کر دیں۔ گلے اور سینے کے بٹن کھول دیں۔ چہرے پر سرد پانی کے چھینٹیں ماریں۔ ایمل نائٹریٹ۔ فوراً سنگھائیں اس سے دورہ ختم ہو جاتا یا رُک جاتا ہے۔ مریض بے ہوش ہو جائے تو اُسے ہوش میں لانے کی کوشش نہ کریں اُسے ویسے ہی لیٹا رہنے دیں۔

احتیاط وپرہیز

☆ مرض کا سبب معلوم کر کے علاج کریں۔

☆ بچوں میں پیٹ کے کیڑے اور دانت نکلنے کے عوارض

☆ قبض نہ ہونے دیں۔

☆ دماغی محنت سے پرہیز

☆ نشہ سے پرہیز

☆ ازدواجی تعلقات سے پرہیز

☆ جلق اور بدعادات۔ بے راہ روی سے پرہیز

☆ گوشت انڈے سے پرہیز

☆ دودھ سبزی مناسب غذا ہے

☆ صاف ستھری ہوا

☆ روزانہ سرد پانی سے غسل

☆ حفظان صحت کی پابندی

☆ ایسے مریضوں کی شادی نہ کریں ورنہ اولاد میں منتقل ہو جائے گا۔

(مریض درست ہونے تک)

ادویات سے علاج

طب نبوی

کلونجی آدھا گرام پیس کر ہفتے میں ایک بار سند یا گڑ کے شربت کے ساتھ۔

کدو (پکا کر) سبزی کی صورت میں

☆ انگور (موسم میں حسب خواہش)

کمزوری دور کرنے کیلئے

شہد دن میں دوبار

زیتون کا تیل دن میں دوبار

ڈاکٹری علاج

Group-1

Phenobarbitone

Sodium Valporate

Clonazepam

Diazapam

Group-ii

Tofranil 25mg

Lenton 10/30mg

Nenvin 0.5 mg

Cap Rise 20 mg

Tab- Stamatil 25mg /5mg Ect.

ہومیو علاج

Onenthy-30 مرگی کی کامیاب دوا ہے دن میں تین بار۔ مرگی کی ہر حالت۔ ہر سٹیج درد کی صورت میں سنگھا سکتے ہیں۔

Heleborus-30 Nigra دماغی ابتری۔ یہ مرگی کی کامیاب دوا ہے دونوں دوائیں ایک ساتھ یا الگ دی جا سکتی ہیں۔ ہر سٹیج پر۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہم انتظار میں ہیں کہ فلاں توبہ
کرے گا تو میں بھی کرلوں گا۔ فلاں اصلاح
کرے گا تو میں بھی کرلوں گا، فلاں اپنے آپ کو بدلے
گا تو میں بھی بدل لوں گا۔ نہیں بھائی کسی کا انتظار نہ کرو، اپنے
آپ کو بدلو جہاں ہو اور جتنے بدل سکتے ہو یہ تبدیلی مجھ سے، آپ
سے، ہم سے پھیلتی ہوئی اللہ کرے عالم اسلام میں پہنچے اور عالم
انسانیت کو پناہ دینے کی توفیق نصیب ہو نہ صرف مسلمانوں
کو بلکہ انسانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ عاطفت میں
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گھنی چھاؤں میں، دم لینے کی
فرصت نصیب ہو۔

کنز الطالبین

تعاون

اسلم ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ

مینوفیکچررز
آف پی سی یارن

پل کوریاں، سمندری روڈ فیصل آباد فون
041-2667571
041-2667572

www.naqshbandiaowaisiah.com

امیر المکرم مدظلہ کی ڈاک

ریاضی اور قرآن

☆ (منجانب سعدیہ زیب)

السلام علیکم حضرت جی!

عمر یوسف جو کہ اے وی ایم یوسف کا بیٹا ہے اور سو یوسف جو کہ اب آسٹریلیا میں رہتے ہیں انہوں نے دو دن پہلے یہ دلچسپ رپورٹ بھیجی ہے عنوان ہے اس کا ریاضی اور قرآن

ڈاکٹر طارق ال سویڈن نے کچھ دلچسپ معلومات فراہم کی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

طارق ال سویڈن نے قرآن پاک کی چند ایسی آیات دریافت کی ہیں جو ظاہر کرتی ہیں کہ ایک چیز دوسری کے برابر ہے جیسا کہ آدمی عورتوں کے برابر ہیں۔ تاہم یہ بات ہمیں عجیب حالات میں مبتلا کرتی ہے۔ چونکا دینے والی بات یہ ہے کہ قرآن پاک میں لفظ ''آدمی'' 24 مرتبہ آیا ہے اور لفظ ''عورت'' بھی 24 مرتبہ آیا ہے تاہم یہ بات عقل کے طور پر بھی قابل قبول ہے اور ریاضی کے حساب سے بھی جیسا کہ 24=24

کچھ دوسری آیات کا ترجمہ کرنے کے بعد انہوں نے بتایا کہ پورے قرآن پاک میں یہ بات واضح ہے کہ ایک چیز دوسری کے برابر ہے اس چونکا دینے والے نتیجہ کو قران پاک کی روشنی میں دکھایا گیا۔

دنیا ۱۱۵ مرتبہ	=	آخرت ۱۱۵ مرتبہ
ملائکہ ۸۸ مرتبہ	=	شیاطین ۸۸ مرتبہ
زندگی ۱۴۵ مرتبہ	=	موت ۱۴۵ مرتبہ
منافع ۵۰ مرتبہ	=	نقصان ۵۰ مرتبہ
لوگ ۵۰ مرتبہ	=	پیغام دینے والے ۵۰ مرتبہ
ابلیس (شیطانوں کا بادشاہ) ۱۱ مرتبہ	=	مجاہدین (جہاد کرنے والے) ۱۱
مصیبت ۷۵ مرتبہ	=	شکر ۷۵ مرتبہ
صدقہ ۷۳ مرتبہ	=	مطمئن ۷۳ مرتبہ
راستے سے بھٹکے ہوئے لوگ ۱۷ مرتبہ	=	مرے ہوئے لوگ ۱۷ مرتبہ
۴ مرتبہ	=	جہاد ۴۱ مرتبہ
سونا ۸ مرتبہ	=	عام زندگی ۸ مرتبہ
جادو ۶۰ مرتبہ	=	فساد ۶۰ مرتبہ
زکوۃ ۳۲ مرتبہ	=	برکت ۳۲ مرتبہ
دماغ ۴۹ مرتبہ	=	نور ۴۹ مرتبہ
زبان ۲۵ مرتبہ	=	اسلامی گفتگو ۲۵ مرتبہ
بزدلی ۸ مرتبہ	=	ڈر ۸ مرتبہ
لوگوں سے خطاب ۱۸ مرتبہ	=	اشاعت ۱۸ مرتبہ
سختی ۱۱۴ مرتبہ	=	تحمل ۱۱۴ مرتبہ
محمد ۴ مرتبہ	=	تعلیمات ۴ مرتبہ
آدمی ۲۴ مرتبہ	=	عورت ۲۴ مرتبہ

نیچے دیئے گئے الفاظ کو دیکھیں کہ وہ کتنی مرتبہ دیئے گئے۔

صلوۃ	5 مرتبہ
مہینہ	12 مرتبہ
دن	365 مرتبہ
سمندر	32 مرتبہ
زمین	13 مرتبہ

سمندر + زمین = 45=13+32

$$\text{سمندر} \quad \frac{\text{سمندر}}{\text{سمندر + زمین}} \quad x100 = \frac{32\text{x}100}{45} = 71.111\%$$

$$\text{زمین} \quad \frac{\text{زمین}}{\text{سمندر + زمین}} \quad x100 = \frac{13\text{x}100}{45} = 28.8888889\%$$

سمندری + زمین = 100.00%

موجودہ سائنس نے جو ثابت کیا ہے وہ یہ ہے کہ پانی 71.111 ہے اور خشکی 28.889 یہی ترتیب ہے؟

سوال یہ ہے کہ حضور پاک کو یہ سب کس نے بتایا؟ خود بخود ہمارے ذہن میں آتا ہے کہ یہ سب اللہ تعالی نے بتایا۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

Daily
WIFAQ
وفاق
Published Simultaneously from: Lahore| Rawalpindi| Sargodha|Rahimyarkhan| Gujranwala

Ref. Dwl/786/05
Date. 17-9-05

قابل احترام جناب ابوالاحمدین صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

حیاتِ طیبہ حضرت العلام مولانا اللہ یار خانؒ میرے سامنے ہے۔ ایک عرصہ سے سن رہے تھے کہ جماعت کے ایک سینئر اور حضرت جیؒ کے شاگرد اور امیر محترم کی راہنمائی میں مرتب کرر ہے ہیں۔ تمام کتاب تقریباً دو دن میں ختم کر چکا ہوں اور جوں جوں صفحات ختم ہونے لگے میرے لئے مقام حیرت بنتا گیا اس سے پہلے کہ میں اس کتاب سے متعلق کچھ لکھوں چند سال پیچھے جانا چاہتا ہوں امیر محترم نے حکم دیا کہ اسرار التنزیل کی تقریب رونمائی کروانی ہے۔ بندہ نے حسب سابق حکم کی تعمیل کی اور پروگرام ترتیب دیا۔ اسی دوران جب صاحب تفسیر نے یہ انکشاف کیا کہ جب پہلی جلد چھپ کر آئی تو ایک مفتی صاحب نے فتویٰ صادر فرما دیا کہ ایک ایسا فرد جو کسی جامعہ سے فارغ التحصیل نہ ہے کیسے تفسیر لکھ سکتا ہے۔ لہٰذا صاحب تفسیر مفتی صاحب کو جلد اول ارسال کر دی کہ براہ کرم اچھی طرح دیکھ لیں اگر یہ مطلوبہ قوائد پورے ہوتے ہیں تو ٹھیک ورنہ اس کے بعد کام بند کچھ عرصہ کے بعد اس اعتراض کے ساتھ تفسیر واپس آ گئی کہ باقی سب ٹھیک ہے آپ نے اس میں اسرار الٰہی کھول کھول کر بیان فرما دیئے ہیں۔ جو آج تک کسی مفسر نے بیان نہیں کئے۔ صاحب تفسیر نے پھر لکھا کہ اگر اسرار الٰہی شریعت کے مطابق نہ ہوں تو بندہ مجرم اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اعتراض ختم ہونا چاہئے۔ اس کے بعد دوسرا اعتراض بھی ختم اور آج الحمدللہ دس جلدوں میں تفسیر منظر عام پر آ چکی ہے بلکہ ہزاروں سیٹ لوگوں تک پہنچ چکے ہیں اور مستفید ہو رہے ہیں میرے لئے یہ خبر کہ امیر محترم کسی جامع سے فارغ التحصیل نہ ہیں کسی عجوبہ و کرامت سے کم نہ تھا۔ اور آج جب جناب ابوالاحمدین کے ہاتھوں سے لکھی اور ترتیب شدہ حیات طیبہ دیکھی تو یہ میرے لئے ایک بڑی کرامت کے ساتھ ساتھ دوسری مرتبہ مقام حیرت ہے اس لئے کہ صاحب مرتب اور ترتیب سوانح عمری کو میں پچھلے سترہ سال سے جانتا ہوں اور جو نہیں جانتا کہ ابوالاحمدین کون ہے تو وہ سمجھنے پر مجبور ہوگا کہ اس کا مرتب مصنف پہلے سے بہت سی کتابوں کا نہ صرف مصنف ہے بلکہ وہ سوانح کے اسلوب سے اچھی طرح واقف ہے۔ اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مرتب نے کمپوزنگ' الفاظ کی سیٹنگ' صفحات کی لے آؤٹ اور عمدہ کاغذ پرنٹنگ اعلیٰ بائنڈنگ کے علاوہ مضامین کی ترتیب انتہائی احسن طریقے سے کی جو اس شعبے سے متعلقہ ایک انتہائی ماہر فن کا کمال ہوتا ہے جبکہ موصوف کا اس شعبے سے دور دور کا بھی واسطہ نہیں ہے اور صاحب کمال کا کمال یہ کہ حضرت جیؒ سے متعلق تحریروں کے اندر سلسلہ عالیہ کی نسبت سے کیفیات و برکات کے ٹھاٹھے مارتے ہوئے سمندر کی لہروں کو نہ صرف صاحب نظر ہی محسوس کر سکتا ہے بلکہ عام انسان بھی اس کتاب سے اسی قدر مستفید ہوگا۔ انشاءاللہ العزیز اس کی زندگی میں یقیناً تبدیلی پیدا ہوگی اور یہ تمام کمال حضرت جیؒ کی شخصیت کے علاوہ شاگرد اعلیٰ امیر محترم مولانا محمد اکرم اعوان کے ذات گرامی کی سرپرستی و خصوصی معاونت اور شب و روز کی محنت شامل ہے۔ یہ سوانح حیات انشاءاللہ قیامت تک سلسلہ عالیہ کی ترویج و ترقی کے لئے منارہ نور بن کر اندھیروں میں اجالے کا کام کرے گی۔

وقار مصطفی نقشبندی اویسی لاہور

www.naqshbandiaowaisiah.com

☆☆☆..........پاک فوج کے جی دار جوان..........☆☆☆

پاک فوج کی تین ڈویژن سپاہ کے ہزاروں جوان ان دنوں آزاد کشمیر اور ہزارہ ڈویژن کی وادیوں میں بے سہارا انسانوں کی تلاش میں بکھر چکے ہیں اور میں جو پہاڑوں کی گود میں پلا بڑھا ہوں خوب جانتا ہوں کہ پہاڑ کا سفر انسانوں کا مشکل ترین سفر ہے۔ وہ چرواہے بھی جن کی عمر پہاڑوں میں گزرتی ہے اس سفر میں تھک ہار کر کسی چٹان پر بیٹھ جاتے ہیں اور ان کی بکریاں دور دور تک چرنے نکل جاتی ہیں پہاڑوں پر چڑھنا اور اترنا انسانی قوت کی ایک بہت بڑی آزمائش ہے اور جب پہاڑوں کے مسافروں کے کندھوں پر کچھ سامان بھی ہو اور دل پریشان بھی ہوں تو حیرت ہوتی ہے کہ وہ کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں کہ اس سفر پر نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ ان اجنبی پہاڑوں میں اگر کہیں کوئی پگڈنڈی تھی بھی تو ان جوانوں کو اس کا پتہ نہیں انہیں صرف یہ بتایا جاتا ہے کہ اس سامنے والے پہاڑ کی دوسری طرف کچھ لوگ کسی ہیلی کاپٹر سے دیکھے گئے ہیں ان تک پہنچنا ہے اور انہیں بچانے کی کوشش کرنی ہے۔ وہ ایک پہاڑ کی دوسری طرف اتر کر ان زلزلہ زدگان تک پہنچتے ہیں۔ یہ ایک ناممکن مہم ہے جو پاک فوج کے جوان سر کر رہے ہیں۔ عمران خان نے سچ کہا ہے کہ بچانے کا یہ معرکہ فوج ہی کر سکتی ہے۔ ٹیلی وژن یہ سب کچھ پوری قوم کو دکھا رہے ہیں چیف ریلیف کمشنر فاروق خان کہتے ہیں کہ میں نے اخبار پڑھنے چھوڑ دیئے ہیں کہ زلزلہ زدگان کی تصویریں دیکھنے کی ہمت باقی نہیں رہی۔ راتوں کی نیند اڑ گئی ہے اور مجھ میں نہیں آتا کہ اس فرض سے کیسے سبکدوش ہوں گا۔ میں جنرل صاحب سے عرض کرتا ہوں کہ ان کا یہی احساس ان کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ فوج کے ان ڈویژنوں کے افسر دن رات جاگ رہے ہیں ایک کٹی پھٹی زمین اور ٹوٹے پھوٹے پہاڑ ان کے سامنے ہیں اور ان الٹ پلٹ پہاڑوں میں کہیں وہ انسان ہیں جن کو بچانے کے لئے وہ ان پہاڑوں میں نکل آتے ہیں پریشان حال اور غمزدہ قوم کو اسی فوج کی وجہ سے کچھ تسلی ہے لاکھوں کی تعداد میں مردہ اور زندہ زخمی انسانوں کی ذمہ داری قبول کرنا نہایت ہی غیر معمولی جرات اور آہنی ارادوں کے مالک لوگوں کا کام ہے۔ فوج سے گلے شکوے اپنی جگہ لیکن فوج کا یہ کردار اس کے سینے پر چمکتا ہوا تمغہ ہے۔

زلزلے سے متعلق معاملات اس وقت دو افراد کے سپرد ہیں ایک جناب صدر اور دوسرے جناب وزیراعظم کوئی تیسرا اس عظیم ذمہ داری کی پالیسی سازی میں شریک دکھائی نہیں دیتا سوائے ان لوگوں کے جن کو خدا نے توفیق دی ہے کہ ہیلی کاپٹر بھی میسر ہے اور فوٹو گرافروں کی معقول تعداد بھی۔ وزراء بھی بعض میٹنگوں میں ادھر ادھر بیٹھے یا محفوظ مقامات کے دورے کرتے دکھائی دے جاتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ وہاں دن رات کام میں مصروف فوجیوں اور اصل کام کرنے والے اہلکاروں کا وقت ضائع کرتے ہیں جس طرح بیرونی دوروں پر پابندی لگائی گئی ہے اسی طرح زلزلے والے علاقوں میں بھی ان وزرا کے دوروں پر پابندی لگا دی جائے۔ میں چونکہ قومی دارالحکومت سے دور لاہور میں بیٹھا ہوں اور قابل اشاعت زیادہ معلومات نہیں رکھتا اس لئے نہیں بتا سکتا کہ صدر اور وزیراعظم کے شب و روز کا کیا حال ہے لیکن یہ دونوں میدان کارزار میں مصروف فوجیوں کی طرح شاید نیند بھی پوری نہ کر پاتے ہوں۔ ان دونوں کی کسی کامیابی کا تو کوئی ذکر کرے یا نہ کرے لیکن ان کی ناکامیوں کا ذکر ضرور ہوگا۔ اس کے لئے انہیں کھلے دل سے تیار رہنا چاہئے۔ کام اتنا بڑا اور کٹھن ہے کہ اس سے پوری طرح عہدہ برآ ہونا کسی کے لئے ممکن نہیں۔ یہ وقت ہی ہے جو زلزلے کے زخموں کو مندمل کر سکے گا۔ مجھے تو لاتعداد اپاہج انسان دکھائی دے رہے ہیں اور لاتعداد نفسیاتی مریض بھی۔ پھر ہمارے پڑوسی اور دشمن سیاست پر تلے ہوئے ہیں۔ خود تو وہ اپنے مقبوضہ کشمیر میں نہ خود زلزلہ زدگان کی خدمت کرتے ہیں اور نہ کسی بیرونی امدادی ٹیم کو اس کشمیر میں داخل ہونے کی اجازت دیتے ہیں مگر انہیں آزاد کشمیر کے زلزلہ زدگان کی بہت فکر ہے اور چند ہیلی کاپٹر سٹارٹ کر کے بیٹھے ہیں اور سادگی و پرکاری کی انتہا ہے کہ مشترکہ فوجی کارروائیوں پر اصرار کیا جا رہا ہے۔ کیا دنیا کو معلوم نہیں کہ زلزلے سے زیادہ کشمیری تو انہوں نے اپنی گولیوں سے مار دیئے ہیں۔ زخمی اور عصمتوں سے محروم عورتیں الگ ہیں۔ وہ کس منہ سے کشمیریوں کی ہمدردی کی باتیں کرتے ہیں۔ غالباً زلزلے کے بعد ایک اور حادثہ بھی ہونے والا ہے امریکہ اپنے پورے لاؤ لشکر کے ساتھ زلزلہ زدہ کشمیر میں داخل ہونے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ اللہ خیر کرے۔

شکریہ روزنامہ "جنگ" ....☆☆☆

سلسلہ وار ....

مکتوبات از

حضرت العلام **مولانا اللہ یار خان** رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

'' کہنے کو مکتوبات ہیں مگر دراصل عرفان و آگہی کا ایسا سمندر جس سے اللہ کی رحمت سے معرفت وحقیقت کے موتی نصیب ہوتے ہیں''۔

قسط نمبر 6

از چکڑالہ **حافظ غلام قادری صاحب کے نام**

27-11-64

ناچیز اللہ یار خان

بخدمت عزیزم السلام علیکم!

گرامی نامہ مل کر کاشف حال ہوا۔ میں نے جمعدار صاحب کو بوقت روانگی کہہ دیا تھا کہ جو شخص بھی حاضر ہو بشرطیکہ محض امتحان کنندہ ہو نہ ہی سوڈا کی بوتل کا جوش لے کر آیا ہو۔ ایسے اشخاص کو داخل نہ کیا جائے۔ ورنہ جو بھی آئے اول اس کو بتا دینا کہ عقائد کی درستی ایسے کرنی ہوگی جیسے شیخ یعنی استاد کے ہوں گے پھر اعمال کی درستی' فرائض کی پابندی لازمی ہوگی۔ حتی کہ اجتناب ضروری ہوتا ہے اور فلم وغیرہ سے بھی۔ داڑھی مطابق سنت رکھنی ہوگی ان پر جو پابندی کرنا چاہے۔ گھر میں نماز کی پابندی کرائے۔ روٹی نمازی کے ہاتھ کی ہونی ضروری ہے۔ ان چیزوں کی پابندی کرنے والے کو بڑی خوشی سے داخل کر کے توجہ کریں۔ لطائف مراقبات کرادیں۔ مگر جو بھی داخل ہونا چاہے اس کے حالات سے مطلع کر دیا کریں۔ جمعدار صاحب کو بھی خود پکڑ کر زدوکوب کیا کریں۔ دم بھی کیا کرنا۔ ایک بار پھر اگر بندہ کے پاس حاضر ہوئے تو جن انشاء اللہ تعالیٰ بالکل ختم ہو جائیں گے۔ آپ اپنے نفس وعمال واقوال کا محاسبہ کیا کریں۔ داڑھی مطابق سنت بنالیں۔ اب وہ سابق جمعدار نہیں رہے اب تم رسولی جماعت وفوج رسول اکرم ﷺ کے جمعدار بن چکے ہو۔ خیال میں معمول کی کوشش جانفشانی سے کیا کرنا۔ جو منازل میں نے طے کرائے ہیں ان پر سختی سے کاربند رہنا۔ پھر خطوط سے دریافت کرلیا کرنا۔

میں دسمبر کی چھٹیوں میں چکوال حاضر ہوں گا۔ آپ پتہ کر رکھیں وہاں دن رات کے لئے حاضر ہو جانا۔ پھر میں لاہور جاؤں گا۔ حج کی درخواست نامنظور ہو چکی ہے باقی خیریت۔ جمعدار صاحب وتمام رفقاء راولپنڈی والے آپ کے زیر اثر ہوں گے ان کا خیال رکھنا' توجہ کرنا' ان کی راہبری کرنا۔ سابقہ اعمال' چال چلن بدل دو۔ والسلام

www.naqshbandiaowaisiah.com

از چکڑالہ

حافظ غلام قادری صاحب کے نام

12-12-64

ناچیز اللہ یار خان

بخدمت عزیزم السلام علیکم!

گرامی نامہ مل کر کاشف حال ہوا۔ عزیزم انبیاء میں سے بعض نبی میدان قیامت میں ایک جان لے کر حاضر ہوں گے۔ کوئی ہمراہ نہ ہوگا۔ چونکہ دنیا میں کوئی مسلمان نہیں ہوا تھا اس وقت کا مسلمان دین سے دور ہو چکا ہے۔ قیامت کی گرفت کا منکر ہو چکا ہے۔ رسول خدا ﷺ سے روحانی تعلق توڑ چکا ہے۔ دین سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔ آپ کوشش کریں اور خود صالح بنیں۔

جمعدار صاحب سے کہیں کہ بیوی کو نماز کی سخت تاکید کریں۔ عورت اگر نیک اور صالح بن گئی جن وغیرہ کا وجود ختم ہو جائے گا خود جمعدار صاحب نے اپنا اور بیوی کا حال نہیں لکھا کیا وجہ ہے؟

میں انشاء اللہ 20-12-64 کو چکوال جاؤں گا۔ آپ اول ہی اس پروگرام کا پتہ چکوال سے کریں۔ میرا ارادہ چکوال 26-12-64 تک قیام کا ہے' لاہور والوں نے یہی تاریخ لکھی ہے مگر میں ان کو رمضان شریف کے بعد وقت دوں گا۔ تمام دوستوں کو السلام علیکم۔

☆☆☆

از چکڑالہ

حافظ غلام قادری صاحب کے نام

16-01-65

ناچیز اللہ یار خان

بخدمت عزیزم السلام علیکم!

گرامی نامہ مل کر کاشف حال ہوا۔ میں نے ایک دستی خط جمعدار صاحب کے نام چکڑالہ سے ایک آدمی کو دیا تھا اس کا ذکر خط میں نہیں آیا کہ ملا ہے یا نہیں۔

بنگال جانا تو آپ کا اچھا ہے مگر ضرورت اس کی ہے کہ اگر آپ کو کچھ دن کے لئے رخصت مل جائے تو چکوال پہنچ کر فنا فی الرسول تک مزید منازل حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ پھر اگر بنگال چلے جائیں تو بڑا فائدہ ہوگا۔ آپ کو وہاں پر حلقہ بنانے کی اجازت دے دی جائے گی اور خلق خدا کو اس نعمت عظمیٰ کا وہاں بھی تعارف ہو جائے گا۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

مولوی صاحب کو جونہیں سمجھنا چاہتے نہ سمجھائیں۔ مولوی اگر سمجھنا چاہے تو اسے میری طرف متوجہ کریں۔ بولیں کہ حضرت اگر کوئی سوال جواب تسلی وتشفی کے لئے کرنے ہیں تو خود ان سے کریں۔ میں مولوی نہیں ہوں۔ جمعدار صاحب کو بولیں کہ فنا فی الرسول میں اکثر اوقات اور بعض اوقات احدیت کے مقام پر بھی رہا کریں۔ پھر جب ملاقات ہوئی تو انشاء اللہ آگے آپ کو سالک المجذوب بنایا جائے گا۔ باقی خیریت ہے رمضان میں وقت کی قلت ہوتی ہے۔ اس وجہ سے میں نے تمام دوستوں کو منع کر دیا ہے کہ نہ آئیں۔ رحمت الٰہی صاحب سے عرض کرنا کہ مومن کا اصل سرمایہ اور دولت یہی ہے انسان کی پیدائش خدا کی معرفت کے لئے ہوئی ہے اور جناب کو اس کا راستہ صحیح حافظ صاحب سے مل گیا ہے۔ کسی وقت بندہ سے بھی ملاقات ہو جائے گی تو آپ کو مزید کوئی چیز بھی مل جائے گی اور معلوم بھی ہو جائے گا کہ ذکر الٰہی کی کیا لذت اور سرور ہے۔ فرائض کی سخت پابندی کرنا۔ حرام اور جھوٹ سے سخت اجتناب کرنا۔ بری مجالس سے دوری اختیار کرنا۔ خدا کا بندہ بن جانا۔

غلام قادری صاحب آپ جمعدار صاحب کو کہیں کہ آپ کو مراقبات کرادیں۔ شاید ایسا نہ ہو کہ آپ کو بنگال جانا پڑ جائے تو حفظ ماتقدم کے طور پر منازل طے کروائیں۔ تمام رفقا حلقہ کو السلام علیکم قبول ہو۔

☆☆☆

از چکڑالہ

حافظ غلام قادری صاحب کے نام

ناچیز اللہ یار خان

بخدمت عزیزم حافظ صاحب السلام علیکم!

گرامی نامہ مل کر کاشف حال ہوا۔ عزیزم اصل مقصود علم سلوک سے سالک کا رضا الٰہی ہے اور وصال ہے نہ کہ کشف والہام۔ پنڈی سے کوئی شخص لاہور کو موٹر پر سوار ہو کر چلتا ہے۔ راستہ میں نظر بند کر کے گزرتا ہے کوئی چیز نہیں دیکھتا تو کیا وہ لاہور نہ جا پہنچے گا۔ یہی حال ہے سالک کا۔

میں انشاء اللہ تعالیٰ 10-3-65 کو چکوال حاضر ہو جاؤں گا۔ چکوال دو تین دن قیام ہوگا۔ ایک دو دن موہڑہ پھر واپسی پر ایک دن یا دو دن۔ جمعدار صاحب کا حال اور ان کے گھر کا حال لکھیں۔ میں ان کو چہل قاف تعویذ لکھ دوں گا۔ پندرہ دن مسلسل درد شقیقہ میں مبتلا رہا کوئی کام نہ ہو سکتا تھا۔

تمام رفقاء کو السلام علیکم عرض کرنا۔ فرائض و نماز کی سخت پابندی کرنا اور اسی میں نفع ہے۔ فرض راس المال ہیں۔

☆☆☆

قسط نمبر 5

سلسلہ وار ....

فرض کی بجا آوری اور مشن کی تکمیل میں جہاں نوردی کے دوران امیر محمد اکرم اعوان مدظلہ کی نگاہِ بصیرت نے کیا دیکھا؟ اچھوتے قلم نے کیسے بیان کیا؟

پیشِ خدمت ہے سفر نامہ

"غبارِ راہ"

موت سے زندگی تک

پھر کھانا تقسیم ہوا مرغ تھی اور سلاد دی اور پہلی بار جہاز میں جلیبیاں دیکھیں چند چمچ چاول کھائے دہی اور سلاد اور بدقسمتی سے گوشت کے چھوٹے چھوٹے تین چار ٹکڑے بھی کھا لئے جنہوں نے رات بھر تنگ کیا طبیعت خراب ہے۔ اہلیہ نے کہا پیٹ میں درد ہے۔ بچے کا دل گھبرا گیا بچی نے باقاعدہ قے کر دی۔ کچھ سمجھ نہ آئی کہ ماجرا کیا ہے؟ رات تو خیر ہوش کے تھا دوسرے دن صبح خیال آیا کہ یہ مرغ تو مشینی ذبح ہوتے ہیں جو درآمد کئے جاتے ہیں اور سعودیہ میں تو فتویٰ ان کے حلال ہونے کا ہے تو لاہور کی ایک دعوت بھی یاد آئی۔ ایک بار وہاں بھی مرغ کھایا تھا۔ جو بعد میں بہت مہنگا ثابت ہوا۔ پاکستانی وقت کے مطابق ریاض پہنچے۔ وہاں نیچے اُترنا اور امیگریشن وغیرہ کرانا تھا جو واقعی بڑا تھکا دینے والا کام ہوتا ہے اور دنیا کے جس ملک میں آپ جائیں یہ سب کچھ ضرور بھگتنا پڑتا ہے پھر یہاں تو ایک خاص ادائے بے نیازی بھی ہوتی ہے بادشاہت ہے اور ہر سپاہی بادشاہت کا نمائندہ ہوتا ہے مگر تماشہ یہ ہوا کہ کچھ ہی لوگ فارغ ہوئے تھے کہ ڈیوٹی تبدیل ہونے کے اوقات آ گئے حضور! سب نے قلم' مہر وغیرہ رکھا ہاتھ جھاڑے اور چلے گئے۔ ظاہر ہے نئے لوگوں کو سیٹ پر بیٹھنے میں کچھ تو وقت لگتا تھا۔ وہاں سے فارغ ہوئے تو جہاز کا عملہ بڑی پھرتی دکھا رہا تھا چلیں بھی جلدی چلیں! عرض کیا بندہ خدا ابھی تو وضو کریں گے عشاء پڑھیں گے اور احباب احرام باندھیں گے اس لئے کہ ابھی بہت لوگ باقی ہیں۔

یہ بھی عجیب بات ہے جہاز مکہ مکرمہ سے ایک طرف سے ہو کر گزرتا ہے مگر حدِ حرم کے ایک کونے کو عبور کرتا ہے اور جہاز والے ضرور بتاتے ہیں کہ احرام باندھنے والے لوگ باندھ کر گزریں۔ مگر علماء کا مسلک یہ ہے کہ فضا میں نماز ادا نہیں ہوتی اس لئے کہ جہاز کا تعلق بیت اللہ شریف سے نہیں ہوتا۔ ہاں بحری جہاز یا ریل وغیرہ کی بات دوسری ہے تو پھر حدِ حرم سے جہاز کا فضا میں کیا تعلق! رہے سعودی' تو ان کا مسلک یہ ہے کہ فضا میں بھی نماز ہو سکتی ہے لہٰذا اس مسلک کے حضرات کو ضرور احرام باندھ لینا چاہئے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

چنانچہ نماز ادا کی' کچھ احباب نے احرام باندھا' کچھ نے جدہ پہنچ کر باندھنے پہ چھوڑا اور یوں بس میں بیٹھے پتہ چلا جہاز تبدیل ہو چکا ہے لہذا ہم رات کو ایک بجے سعودی وقت کے مطابق جدہ پہنچے۔ جہاں کسٹم کا مسئلہ درپیش تھا۔

کہا جاتا ہے کہ پاکستانیوں کی عزت نہیں کرتے یا ان سے نامناسب سلوک کیا جاتا ہے مگر جب بھی حاضری نصیب ہوتی دیکھا یہی ہے کہ پاکستانی انہیں تنگ کرتے ہیں اور یہ اللہ کریم کا احسان ہے کہ تین چار بار سال میں یہ سعادت نصیب ہو جاتی ہے۔ ذرا اب کی بار جو دیکھا وہی سن لیں کہ متعدد لائنیں بنا دی گئیں اور کئی کاؤنٹر کام کرنے لگے پہلے تو دور تھا جب قریب پہنچا تو دیکھا کہ ایک صاحب خواہ مخواہ ایئر سٹاف کی وردی پہنے ہوئے تھے۔ مقصد صرف رعایت حاصل کرنا تھا انہوں نے اپنی بات کی' ساتھ ایک اور شریف آدمی کی بھی سفارش کر دی۔ کسٹم افسر نے بڑی عزت کی' ہنس ہنس کر بولا مگر ایک ایک چیز کو دیکھا اور بہت وقت لگایا۔ پھر ایک مولانا صاحب کی باری آئی انہوں نے عربی میں باتیں کیں' اوس نے کہا سامان لائیے! سمجھے شاید جان چھوٹی' تین چار ساتھیوں کا بھی کہہ دیا۔ اس نے سب کا سامان منگوالیا اور ایک ایک کپڑا الگ کر دیا۔ کافی دیر سمیٹتے رہے۔ پھر دو سرحدی جوان تھے ان کے بورے جو کھلے تو جوتے کئی جوڑے خشک فروٹ کی متعدد گتھیاں' مٹھائیاں' بھنے ہوئے مکی کے دانے' چلغوزے' اخروٹ اور نہ جانے کیا کچھ۔ کسٹم والے نے بھی چاقو منگوا کر سب کو پھاڑا جوتوں کو دہرا کر کے دیکھا۔ پھر ایک جوتے کے تلوے اُدھیڑنے کا کہا۔ غرض رہی کسر انہوں نے پوری کر دی۔ میری طرف دیکھا' پوچھا' کیا ہے؟''

کہا'' یہ بیگ ہے مگر یہ ریاض چیک ہوا ہے اور یہ بکس!''

کہنے لگا'' بس جی بس! بیگ اٹھا لیں''۔

بکس کا ڈھکن اٹھا کر دیکھا ہنس کر کہا'' کچھ ہے؟''

میں نے کہا'' سامنے ہے جو کچھ ہے!''

کہنے لگا'' لے جائیں!''

تو سمجھ آئی کہ قصور اُن لوگوں کا کم' اپنا زیادہ ہوتا ہے۔ بہر حال ایک سے تین بج گئے۔ ابھی لوگ باقی تھے باہر نکلے' ساتھی منتظر تھے۔ زاہد کے ساتھ گھر چلے گئے۔ احباب سیدھے مکہ مکرمہ قیام گاہ پر چلے گئے اور ہم کل صبح جدہ سے چل کر پہنچے۔ سب نے مل کر عمرہ ادا کیا۔ اگرچہ درد تھا مگر طوائف اور سعی میں اللہ نے ہمت دی اور آدھی سعی کرسی پر کی۔ یوں کل کا دن تمام ہوا۔

آج علی الصبح درس ہوا۔ سورۃ انفال کی دوسری' تیسری اور چوتھی آیات مبارکہ کا ترجمہ اور کچھ حسب توفیق تشریح عرض کی۔ ماحصل یہ ہے کہ اسلام اور مذاہب باطلہ میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اسلام اللہ کی معرفت عطا فرما کر تمام امور اس وحدہٗ لاشریک کے سپرد کرنے کی تلقین کرتا ہے اور ہر کام کو آخرت کے لئے کرنے کا حکم دیتا ہے جبکہ تمام دیگر مذاہب امور دنیا کو عبادات کا حاصل قرار دیتے ہیں۔

یہ سوال کہ اگر سب کچھ اللہ کی طرف سے ملتا ہے تو کام کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ تو اسلام کام کرنے کا حکم حصول رزق کی بنیاد کے طور پر نہیں بلکہ عالم اسباب میں اسباب و ذرائع کو اختیار کرنے کو عبادت قرار دیتا ہے اور طلب رزق حلال کو فرض' مگر نتیجہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اسی لئے فرمایا گیا ہے کہ مومن کی دنیا بھی دین ہے اور یہی توکل کا مفہوم بھی ہے مگر اصل طلب قرب الٰہی اور رضائے باری کی پیدا فرماتا ہے حتی کہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

مومن کی نشانی یہ بتاتا ہے کہ جب اللہ کریم کا ذکر ہو تو اس کا دل روشن ہو جاتا ہے' باغ باغ ہو جاتا ہے اور جب اللہ کریم کی آیات سنتا ہے تو اس کے ایمان یعنی یقین کی کیفیت میں اور زیادتی ہوتی ہے اور اُسے اپنے رب پر جو اس کے ہر حال سے واقف ہر ضرورت پوری کرنے پہ قادر اور سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا اور مہربان ہے بھروسہ نصیب ہوتا ہے۔ نہ یہ کہ وہ کام کاج چھوڑ کر گوشہ گیری اپنا لیتا ہے بلکہ کام کو عبادت سمجھ کر مزید حسن وخوبی سے کرتا ہے اور اصل نگاہ اللہ کی رضامندی پہ رکھتا ہے۔ اگر زندگی میں کوئی دکھ تکلیف یا تنگی ترشی بھی آئے تو یہ جانتا ہے کہ میرا رب میرے حال سے آگاہ ہے اور جو کچھ مجھ پر وارد ہوا ہے یہی میرے حق میں بہتر صورت تھی۔ ورنہ یقیناً دوسری صورت میں زیادہ نقصان اٹھانا پڑتا۔ ممکن ہے کوئی دنیا کا فائدہ کسی دینی نقصان کا سبب اور عارضی خوشی دائمی راحت میں خلل کا باعث بنتی۔ کیونکہ انسان خواہش کر سکتا ہے اسے مانگنے کا حکم ہے اور مالک اتنا کریم ہے کہ زیادہ مانگنے والے پہ زیادہ خوش ہوتا ہے لیکن دعا بہر حال دعا ہے اسے حکم کا درجہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

اللہ کریم کا علم بھی وسیع ہے اور اس کی قدرت بھی کامل۔ وہ خوب جانتا ہے کہ کس کو کونسی شے مناسب ہے اگر بظاہر تکلیف بھی آئے تو مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے ڈاکٹر آپریشن کرتا ہے کہ بلا ضرورت چیر پھاڑ نہیں کرتا اور فاسد مادوں کو خارج کر کے زخم کا علاج بھی کرتا ہے پھر اس کی قدرت ایسی کامل کہ انسان سمجھ ہی نہیں پاتا بھلا دیکھیں! اور شب ہجرت پر غور کریں۔ ساری مخلوق میں اپنا پیارا بندہ اور بے مثل تخلیق' غار کے اندر تشریف فرما ہے۔ بدترین دشمن دہانے پر پہنچ چکے ہیں۔ اُسے حفاظت منظور ہے تو کیسا عجیب سبب پیدا فرما دیا۔ اگر انسان سوچے تو کوئی آسمانی بجلی گرنی چاہیے۔ کسی بہت بڑے اژدھے یا شیر نر کو حکم ہو کہ مکہ والوں کو بھگا دو۔ مگر اس کی شان ملاحظہ ہو' مکڑی سے فرمایا ''جالا تن دو''! سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

کیسی شان کبریائی کا اظہار فرمایا کہ دو عالم میں برگزیدہ ہستی کو بدترین دشمنوں سے محفوظ رکھنے کے لئے روئے زمین کا کمزور ترین سبب استعمال فرمایا اور مشرکین مکہ ناکام و نامراد خاک چھانتے پھرے۔

بھلا انسانی عقل ان امور کو کیسے پا سکتی ہے۔ ہاں! اس کی ذات سے ربط نصیب ہو۔ اس کے ذکر سے فرحت حاصل ہو تو پھر اس پر بھروسہ نصیب ہوتا ہے اور انسان ہمہ تن اس کی عبادت میں مصروف ہو جاتا ہے کہ امور دنیا بھی اطاعت الٰہی کا روپ اختیار کر کے درجہ عبادت کو پا لیتے ہیں۔

درس تو طویل تھا مگر کسی حد تک خلاصہ عرض کر دیا ہے۔ پھر دن بھر آرام کیا۔ رات امریکہ سے چھ ساتھی آئے تھے۔ دمام والے آج رخصت ہوئے۔ بس یہ آنا جانا رہے گا۔ عصر کے بعد عمرہ کیا بالکل حج کا سماں تھا وہی بھیڑ بھاڑ' وہی رونق اور انسانوں کا سمندر' ہر طرح اور ہر ملک' ہر رنگ اور ہر زبان کے لوگ' مگر اللہ کے طالب' ایک نبی کی امت اور ایک دین کے پیروکار یہ لاکھوں ایک ہی ہیں۔ اللہ مسلمانوں کی عملی سیاسی اور مدنی زندگی میں بھی اتفاق اور ایسا اتفاق جو نیکی پہ ہو نصیب فرمائے۔

☆☆

(جاری ہے)

www.naqshbandiaowaisiah.com

سلسلہ وار

تصوف کی حقیقت، شیخ کی ضرورت واہمیت، مقام شیخ اور آداب شیخ پر آسیہ اسد اعوان صاحبہ کا منفرد تحقیقی مقالہ

"طریق السلوک فی آدابِ الشیوخ"

نوٹ۔ (آسیہ اسد اعوان صاحبہ اب قلم کی دنیا میں "ام فاران" ہو چکیں)

قسط نمبر 5

وضاحت

[illegible] [illegible] اور ان کے شیخ کے فرمودات نقل کئے ہیں وہاں بتدریج "شیخ المکرم" اور "اعلیٰ حضرت" کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ اعلیٰ حضرت سے میری مراد نسبت اویسیہ کے مجدد شیخ "حضرت اللہ یار خان" (متوفی 1984ء) کی ذات مراد ہے۔ اللہ آپ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کے درجات مزید بلند فرمائے۔ آپ نے نسبت اویسیہ کی خلافت اپنے شاگرد "حضرت مولانا محمد اکرم اعوان" کو منتقل فرمائی جو سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کے موجودہ شیخ ہیں اور ان کیلئے "شیخ المکرم" کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔

تصوف کا باقاعدہ آغاز

جیسا کہ اوپر اشارہ کر دیا گیا ہے کہ خیر القرون کے دور کے بعد سلاسل تصوف وجود میں آنے اور ذکر اذکار، اشغال، مجاہدات کا دور شروع ہوا۔ اب جن ہستیوں نے تعلیمات نبوی ﷺ کو کما حقہٗ حاصل کیا اور محنت و مجاہدہ کر کے اپنے سے اگلوں نے فیض صحبت سے اپنے سینے منور کئے اور پھر اللہ کریم نے انہیں یہ برکات آگے منتقل کرنے کی استعداد بھی بخشی یہ مشائخ کہلائے۔ اس ضمن میں معروف کتب میں صورت حال کی نقشہ کشی یوں کی گئی ہے۔

1- عوارف المعارف

حضرت شہاب الدین سہروردیؒ جو سلسلہ سہروردیہ کے بانی ہیں، فرماتے ہیں زمانہ جوں جوں نبی اکرم ﷺ سے دور ہوتا گیا مکدر ہوتا گیا۔ لوگ مختلف آراء ہو گئے اور خرافات دنیا میں گھر کر اعمال صالحہ سے کنارہ کش ہوتے گئے تو ایسے ماحول میں کچھ حضرات نے عزلت نشینی کو غنیمت سمجھا۔ اور زاویوں میں جا کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے اسباب کو ترک کیا اور ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہو گئے اس ریاضت کے باعث ان میں صفائے فہم پیدا ہوئی اور انہیں عرفان الٰہی حاصل ہوا۔ ایمان ظاہری کے ساتھ ساتھ وہ ایمان باطنی سے بھی بہرہ ور ہو گئے۔ تب انہوں نے اپنے مشاہدات و کیفیات سے حاصل کردہ علوم جدیدہ کے لئے ایسی اصطلاحات وضع کیں جو ان کے خیالات کی ترجمانی کر سکیں۔ ان کے وجدان، الہام و باطنی کیفیات کو ظاہر کر سکیں۔ ان کی ان تعلیمات، اصطلاحات کو علوم تصوف یا تصوف کہا جانے لگا اور یہ حضرات صوفی کہلائے اور پھر یہ سلسلہ ایسا جاری و ساری ہوا کہ زمانہ مابعد میں باقاعدہ ایک علم کی شکل اختیار کر گیا۔"

2- امام قشیریؒ اپنے رسالہ قشیریہ میں فرماتے ہیں۔

"تبع تابعین کے بعد لوگوں میں اختلاف پیدا ہوا چنانچہ ان خاص قسم کے لوگوں کو جنہیں علوم دینی سے خاص لگاؤ تھا "زاہد اور عابد" کہا جانے لگا۔ پھر بدعتیں رونما ہوئیں اور ہر فرقہ مدعی بن بیٹھا کہ ان میں "زاہد" پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ اہل سنت میں سے ان خاص لوگوں نے

www.naqshbandiaowaisiah.com

جنہوں نے اپنے نفوس اللہ کے لئے وقف کر دیئے تھے اور اپنے دلوں کو غفلت سے محفوظ رکھا اپنے لئے ایک الگ نام "صوفی" رکھ لیا۔ ان بزرگوں کے لئے یہ نام دوسری صدی ہجری سے پہلے مشہور ہو چکا تھا۔"

3- حضرت شہاب الدین سہروردیؒ مزید فرماتے ہیں۔

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ لفظ "صوفی" دوسری صدی ہجری تک استعمال نہیں کیا گیا (حالانکہ) حضرت سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ ابو ہاشم صوفی نہ ہوتے تو میں ریا کاری کی باریک باتوں سے واقف نہ ہوتا۔ (نیز) ابو ہاشم کوفی پہلے صوفی تھے۔ یعنی ابو ہاشم اور ان سے متعلق یہ روایت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ لفظ صوفی قدیم زمانے سے ہی مشہور اور معروف ہے۔

4- "مقامات تصوف" میں ہے کہ

"آقائے نامدار ﷺ کے زمانے میں آپ ﷺ کی مجلس میں ایمان کے ساتھ حاضر ہوتے ہی درجہ احسان حاصل ہو جاتا تھا۔ کیونکہ آپ ﷺ کی روحانی قوت اس قدر تھی لیکن آپ ﷺ کے بعد یہی حال ایک درجہ میں صحابہ کرامؓ تابعین و تبع تابعین کی مجلس میں رہا اور پھر مشائخ کرام اور اولیاء عظام کی صحبت اختیار کئے بغیر مرتبہ احسان حاصل کرنا نہایت دشوار ہی نہیں ناممکن ہو گیا۔ لہذا طالبان مولیٰ نے ہمیشہ ان مبارک صحبتوں اور مجالس حسنہ کو اختیار کیا اور اللہ کے سچے اور مخلص بندے بنے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔"

5- غنیۃ الطالبین میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں۔

"ابتداء سے اللہ نے روحانی تربیت کا سلسلہ اس طرح قائم کیا ہے کہ ایک شخص فیض دیتا ہے اور دوسرا لیتا ہے۔ انبیاء کے بعد ان کے جانشین حواری یا صحابہ اور ان کے بعد ان کے تربیت یافتہ افراد آئے اور دنیا ان سے فیض پاتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔"

تصوف سے متعلق چند اشتباہ

طریقت واجب ھے

1- شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ یہ تیسرا فن (اخلاص و احسان) مقاصد شرعیہ کے ماخذ کے لحاظ سے بہت باریک اور گہرا ہے اور تمام شریعت کے لئے اس فن کی وہی حیثیت ہے جو جسم کے لئے روح کی ہے اور لفظ کے لئے معنی کی ہے۔"

(تفہیمات الٰہیہ)

2- اعلیٰ حضرتؒ فرماتے ہیں۔

"اخلاص و احسان شریعت کی روح ہے جس طرح بدن روح کے بغیر بے کار ہے اسی طرح بدون اخلاص تمام عقائد و اعمال بے کار ہیں۔"

(دلائل السلوک)

تصوف کا حصول فرض عین ھے

1- قاضی ثناء اللہ پانی پتی سورۃ توبہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

''صوفیا کرام جس کو علم لدنی کہتے ہیں اس کا حصول فرض عین ہے کیونکہ اس کا ثمر صفائی' قلب ہے دوام حضور اور تزکیہ نفس ہے رذائل اخلاق سے اور متصف ہونا ہے فضائل اخلاق سے۔ رذائل وفضائل کی تفصیل کے بعد فرماتے ہیں کہ ''رذائل مومن کے لئے اعضاء وجوارح کے گناہوں سے زیادہ شدت سے حرام ہیں اور فضائل نماز روزہ وغیرہ سے زیادہ اہم ہیں کیونکہ ہر عبادت جس میں خلوص نہ ہو بے فائدہ ہے اور خلوص کا نام ہی تصوف ہے۔'' (تفسیر مظہری)

2-امام غزالی فرماتے ہیں۔

''جیسے باقی علوم فرض ہیں اس طرح علوم سلوک بھی فرض ہے جو علم احوال قلب ہے جیسے توکل' خشیت' رضا فقاء وغیرہ''

3-علامہ شامی احوال قلب کی تفصیل بیان فرما کر نتیجہ نکالتے ہیں کہ

''پس مومن کو لازم ہے کہ رذائل سے چھٹکارا کے لئے اتنا علم حاصل کرلے جتنا اپنے نفس کو محتاج پائے کیونکہ ان (رذائل) کا ازالہ فرض عین ہے۔''

طلب طریقت واجب ھے

1-قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا قول ہے۔

''علم باطن فرض ہے اور طلب طریقت واجب ہے اور بیعت ہونا سنت ہے۔ (مقامات تصور)

2-صاحب عمدۃ السلوک لکھتے ہیں۔

''طریقت کی تلاش اور اندرونی کمالات کے حصول کی کوشش کرنا واجب ہے''۔ اس کو ثابت کرنے کے لئے وہ قرآن وحدیث سے دلائل پاتے ہیں۔ مثلاً دلیل اول

یا ایھا الذین امنو اتقوا للہ حق تقاتہ' اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔

ان اللہ لا ینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم (مسلم)

بے شک اللہ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا لیکن وہ تمہارے قلوب واعمال کو دیکھتا ہے۔

ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم بے شک تم میں سے سب سے زیادہ تقوی کرنے والا اللہ کے نزدیک زیادہ بزرگ ہے۔

ان اعلمکم واتقاکم باللہ انا (صحیحین) تحقیق میں اللہ کو تم سے زیادہ جانتا ہوں اور تم سے زیادہ اس سے ڈرتا ہوں

وقل رب زدنی علما اے میرے رب میرے علم میں اضافہ کر

اس کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ ''جب نبی کریم ﷺ کو علم یعنی ظاہری و باطنی علوم کی زیادتی طلب کرنے کا حکم ہو رہا ہے تو دوسروں کو تو بدرجہ اولیٰ لازم ہوا کہ ظاہری و باطنی قرب کے مرتبوں کو طلب کرتے رہیں اور کاملوں کے لئے قرب کے مراتب پہ قناعت کرنا حرام ہے۔''

(عمدۃ السلوک)

تصوف تواتر سے ثابت ھے

اعلیٰ حضرتؒ فرماتے ہیں ''تصوف تواتر سے ثابت ہے اور اتنی بڑی جماعت کا تواتر ہے جو علم وعمل' زاہد وتقوی اور خشیت میں اپنی نظیر نہیں رکھتی اور اتنی بڑی جماعت کا جھوٹ پہ متفق ہونا عقلاً محال ہے۔'' (جاری ہے)

www.naqshbandiaowaisiah.com

قسط نمبر 7

سلسلہ وار ....

ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظیم تصنیف

"اسلام کی چار بنیادیں"

سے اقتباس ......

مشرکین مکہ اور ہمارے ایمان کا موازنہ

لاہور میں ایک شخص نے چوری کی۔ پوچھا گیا کہ کیا تم نے چوری کی؟

اس نے کہا۔نہیں! کہا: قسم کھاؤ۔ وہ اللہ کی قسم کھا گیا کہ اللہ کی قسم میں نے چوری نہیں کی۔ ایک اور آدمی بیٹھا ہوا تھا اور وہ سمجھتا تھا کہ یہ چور ہے' اس نے کہا: اب داتا صاحب کے نام کی قسم کھا! وہاں آ کے پکڑا گیا کیونکہ اس نے سید علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے نام کی قسم نہیں کھائی اور جب مجبور کیا گیا' قسم کھانے پر تو اس نے چوری کا اقرار کرلیا۔ غور کریں! اللہ کے نام کی قسم کھا کے اس نے کہا میں چور نہیں ہوں اور اللہ کے نام کی قسم کھاتے ہوئے اس کو کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوا۔ جب اس سے کہا گیا'' داتا صاحب کے نام کی قسم کھا'' تو وہ ڈر گیا۔ یہ ہے شرک! کہ اللہ کے نام سے زیادہ کسی اور کے نام کی عظمت' کسی اور کے نام کا خوف دل میں ہو۔

قرآن مجید میں کفار اور مشرکین کا ذکر ہے۔ اب وہ لوگ جن کے خلاف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد (قتال) کیا' جنگیں کیں اور زخمی ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی شہید ہوئیں' ان کا ایمان' ان کا عقیدہ کیا ہے؟ سورۃ المومنوں کی آیت ۸۴ پہ غور فرمائیں۔ قل لمن الارض ومن فیھا انکنتم تعلمون '' اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ان سے پوچھو جو کچھ زمین میں ہے' کس کا حال ہے؟ سیقولون للّٰہ یہ کہیں گے سب اللہ کا ہے۔ کون کہیں گے؟ کفار مکہ! قل افلا تذکرون '' ان سے کہیں: کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے''۔ ان سے پوچھو من رب السموت السبع ورب العرش العظیم. '' سات آسمانوں اور عرش عظیم کا رب کون ہے؟'' سیقولون للّٰہ یہ کہیں گے اللہ ہی ہے اور کوئی نہیں قل افلا تتقون '' ان سے کہیے' پھر اللہ کا تقویٰ اختیار کیوں نہیں کرتے؟ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کفار مکہ سے پوچھو۔ من بیدہ ملکوت کل شیء؟ '' وہ کون ذات ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی طاقت ہے؟ وھو یجیر وہی ہے جو پناہ دیتا ہے ولا یجار علیہ اور ان کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا' وہ اگر ہاتھ ڈال دے تو کوئی چھڑوا نہیں سکتا! ان کنتم تعلمون وہ ذات گرامی کون ہے جو پناہ دیتا ہے۔ اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا؟ اگر جانتے ہو تو بتاؤ! سیقولون للّٰہ کہیں گے سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر ان

www.naqshbandiaowaisiah.com

سے پوچھیں فانی تسحرون تم پر کس چیز کا جادو چل گیا ہے' اصل ہدایت کی طرف کیوں نہیں آتے؟

کفار مکہ جنہیں مشرکین کہا جاتا ہے' جن کے ساتھ حضور ﷺ نے جنگ فرمائی' ان کا عقیدہ تو یہ ہے کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کا ہے۔ ملکوت کل شیء ہر چیز کی طاقت' اختیار' ہر چیز کا تصرف صرف اللہ کو ہے اور یہ اختیار بھی صرف اللہ کو ہے کہ جس کو چاہے' پناہ دے اور اگر وہ کسی کو پکڑ لے تو کوئی اسے پناہ نہیں دے سکتا۔ یہ قرآن میں لکھا ہوا ہے۔

ان کفار مکہ کے مقابلے میں ہمارا عقیدہ کیا ہے۔؟

جو پکڑے خدا تو چھڑا لے محمد ﷺ

جو پکڑے محمد ﷺ چھڑا کوئی نہیں سکتا

یعنی کس قدم شرم کی بات ہے کہ ہم اپنے ایمان' توحید میں اس درجہ بھی پر نہیں ہیں جس درجے پر کفار مکہ تھے جن کے خلاف حضور ﷺ نے جنگ کی ہے۔ ہم اس سے بھی نیچے چلے گئے ہیں اور کوئی سوچنے سمجھنے والا نہیں۔

غیر اللہ سے مانگنے کی مثال

ایاک نستعین پر جو قرآن کریم نے ایک خوبصورت تمثیل باندھی ہے اس پر غور فرمائیں۔ اللہ کے سوا دوسروں سے مانگتے ہو؟ اس کی مثال قرآن میں بڑی واضح ہے۔

لهٗ دعوة الحق والذين يدعون من دونه لا يستجيبون لهم بشيء الا كباسط كفيه الى الماء ليبلغ فاهُ وما هوا ببالغه وما دعاء لكٰفرين الا في ضلل ٥

''صرف اللہ کو ہی پکارنا حق ہے' صرف اسی سے دعا مانگنا حق ہے کسی اور سے نہیں۔ جو اللہ کے سوا کسی اور سے دعا مانگتے ہیں (جن سے دعا مانگی جارہی ہے) وہ کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ (کیوں جواب نہیں دیتے۔ اس کی مثال کیا ہے؟) اس کی مثال ایسی ہے جیسے سامنے فاصلے پر پانی بہہ رہا ہے اور ایک شخص پانی کی طرف یوں ہاتھ کر کے دعا مانگنے کہ ''اے پانی تو وہاں سے اٹھ کر میرے منہ میں داخل ہو جا اور میری پیاس بجھا دے''۔ پانی تو اس کے منہ تک نہیں پہنچے گا۔ (الرعد: 14)

کفار کی دعائیں سوائے تیر بے ہدف اور تیر بے نشانہ کے اور کیا ہیں۔''

یہ مثال بہت بلیغ ہے۔ پانی کی طرف یوں ہاتھ کرنا' اس سے دعا کرنا اور مطالبہ کرنا کہ تم وہاں سے اڑ کے میرے منہ میں آؤ' میری پیاس بجھاؤ اس میں پہلا عقیدہ تو یہ شامل ہے کہ پانی میری بات سن اور سمجھ رہا ہے۔ دوسرا عقیدہ یہ ہے کہ پانی میں اتنی طاقت ہے کہ وہ اتنے فاصلے سے اڑ کے میرے منہ میں چلا آئے گا۔ تیسرا یہ کہ پانی اس کی دعا کو قبول کرے گا۔

(جاری ہے۔)